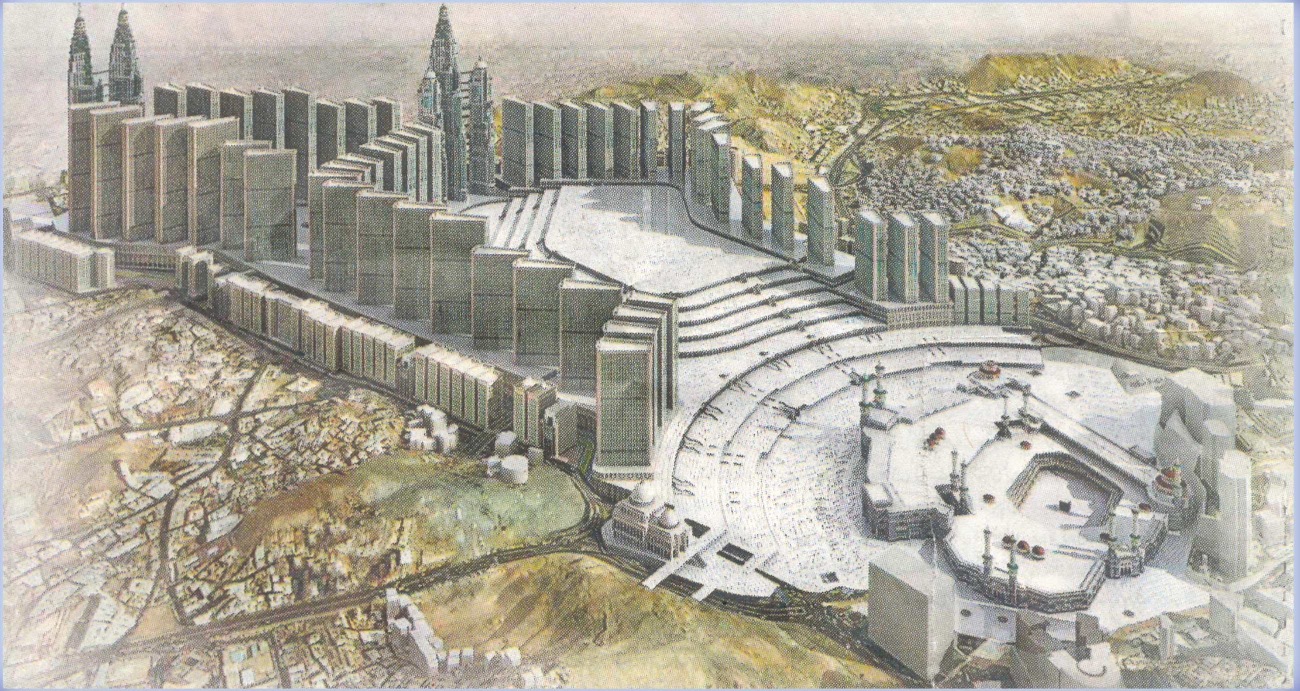
سفرِ حج

کی مشکلات اور انکا ممکن حل

تالیف : قمرالدین خان





اَلقَلَم پبلیکیشنز

سفرِ حج

کی مشکلات اور انکا ممکن حل

تالیف: قمرالدین خان



الَقلَم پبلیکیشنز
AL-QALAM Publications
344گلی گڑھیا، بازار مٹیا محل، جامع مسجد، دھلی-6
Phone: 011-2324, 2326 1481, Fax : 2324 1481 (On Demand)
E-mail: alqalam_publications@hotmail.com

سفرِ حج کی مشکلات اورانکا ممکن حل

چھپائی کے حقوق عام ہیں۔یعنی اس کتاب کوکوئی بھی شخص یاادارہ کتابی شکل میں یاانٹرنیٹ پرشائع کرسکتا ہے یااس کا ترجمہ کرواسکتا ہے۔اسے عام کرنے کی پوری اجازت ہے۔البتہ مصنف کواسکی پیشگی اطلاع دینااورطبع شدہ کتاب کی چند کاپیاں مصنف کوبھیجنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا۔

Written by: **Mr. Q. S. Khan**
B. E.(Mech.)

Phones: 022-25965930, 09892064026
E-mail: hydelect@vsnl.com

Visit following website for FREE download of more than ten books of the writer on various topics
www.freeeducation.co.in
For free downloading and reading visit:
www.scribd.com (Search "Q.S. Khan")

Printed and published by:

القلم پبلیکیشنز 

AL-QALAM Publications

344گلی گڑھیا، بازار مٹیا محل، جامع مسجد، دھلی۔6
Phone: 011-2324, 2326 1481, Fax : 2324 1481 (On Demand)
E-mail: alqalam_publications@hotmail.com

Sixth Edition: 2010
Price: Rs. 25/-

- اگرآپ گہرائی سے حج اوراس کے مسائل کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو کتاب "**معلّم الحجاج**" پڑھیے۔تالیف:حضرت مولانا الحاج قاری سعیداحمد۔ناشر:حنفی کُتب خانہ،نمبر23،لال باغ،فورٹ روڈ،مسجد مساولی، بنگلور4۔(قیمت-/Rs. 70)
- اگرآپ کم وقت میں حج کے مسائل کے بارے میں پوری طرح واقف ہونا چاہتے ہیں تو پڑھیں: "**مسائلِ حج و عمرہ**"،تالیف:محمدمعین الدین احمد، ناشر:کلاسک آرٹس،344،گلی گڑھیا، بازار مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی نمبر6۔(.Off) 23281481 ,(R) 011-23528638 (قیمت-/Rs. 15)
- "**حج اور عمرہ ، فلاحی کے همراہ**"یہ حج کی تعلیم کے لئے آسان اور بہترین کتاب ہے۔

اردوترجمہ:مولانا رشیدابراہم خانپوری۔ناشر:مفتی احمد دیولوی، جامعہ علوم القرآن، جمبوسر، تعلقہ بھروچ۔392150(گجرات)

Phone: 02644-220786, Fax: 02644-222677
www.jamiahjambusar.com, Email: jamia@satyam.net.in

فہرست

پیش لفظ

سفر خواہ کوئی بھی ہو وہ تکلیف کا باعث اور مشقت کا طالب ہے۔امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ حج کے سفر میں آدمی جو کچھ خرچ کرے اس کو نہایت خوش دلی سے کرے اور جو نقصان جانی یا مالی پہنچے اس کو زیب خاطر سے برداشت کرے یہ اس کے حج کے قبول ہونے کی علامت ہے۔حج کے راستہ میں تکلیف اٹھانا جہاد میں تکلیف اٹھانے کے برابر ہے اس لئے جو مشقت اٹھائے گا یا نقصان برداشت کرے گا اللہ کے یہاں اس کا بڑا اجر ہے وہ ضائع نہیں ہوگا۔

حدیث میں آتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔

حُضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا ''اے عائشہؓ تیرے حج کا اَجر تیری مشقت کے مطابق ہوگا''۔(بخاری شریف)

فریضۂ حج ادا کرنے میں جسے جتنی تکلیف ہوتی ہے اُسے اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔اسی لئے لوگ حج کی ہر مُشکل کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرتے ہیں اور اُف تک نہیں کرتے۔ اور نہ ہی کسی سے اپنی تکلیف کا ذکر کرتے ہیں۔لوگ حج کی تکلیفیں کسی سے اس لئے بھی بیان نہیں کرتے کہ کم ہمّت والے حج کرنے سے گھبرانے نہ لگیں۔

حج سے پہلے میں نے حج کی جو تربیت حاصل کی اُس میں تمام عُلماءِ کرام نے صرف اس بات پر زور دیا کہ فریضۂ حج کس طرح ادا کیا جائے، کسی نے یہ نہ بتایا کہ وہاں کے چالیس دن کے قیام میں جو تکلیفیں پیش آئیں گی ان سے کیسے نمٹا جائے۔ میں نے حج کے اُن چالیس دنوں میں محسوس کیا کہ بہت ساری پریشانیاں صرف ہمارے انجان ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔اس سے ہمارا بہت سارا قیمتی وقت جو کہ عبادت میں گزارا جاسکتا تھا ضائع ہو جاتا ہے۔اس لئے میں نے یہ کتاب لکھنے کی جسارت کی۔اس کتاب کے ذریعہ میں حاجی صاحبان کو آنے والی مُشکلوں سے آگاہ کرنے اور اُن کے ممکن حل کے بارے میں ضروری معلومات، ہدایات اور مشورے دینا چاہتا ہوں۔

اگر حاجی صاحبان ان مشوروں پر عمل کریں گے تو امید ہے کہ بہت سی پریشانیوں سے بچ کر اپنا زیادہ وقت اور قُوت خُدا کی عبادت میں لگا سکتے ہیں۔

اگر آپ اس کتاب سے فیضیاب ہوں تو اپنی دعاؤں میں اس گنہ گار قمرالدین خان کو ضرور یاد رکھیں۔یہ کتاب محض دورانِ حج پیش آنے والی مشکلات اور غلطیوں سے محفوظ رہنے کیلئے ضابطۂ تحریر میں لائی گئی ہے۔گو کہ اِس میں دعائیں اور نقشہ جات بھی شامل کئے گئے ہیں تا ہم مناسک حج کی مکمل معلومات کیلئے حج کے موضوع پر معیاری کتابیں پڑھیں، عالموں سے تعلیم حاصل کریں اور مختلف اداروں کی جانب سے جو مجالس منعقد کی جاتی ہیں اُن میں شریک ہو کر زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرلیں تاکہ آپ خوب بہتر طریقے پر حج جیسی مہتم بالشان عبادت کا حق ادا کرسکیں اللہ رب العزت سے دعاء ہے کہ آپ کو حج مقبول ومبرور کی سعادت نصیب فرمائے (آمین)۔

والسلام
فقط طالب الدعاء
قمرالدین۔ایس۔خان

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

مقدمہ

بسمِ اللہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

زیرِ نظر کتاب ہمارے محترم دوست الحاج قمرالدین صاحب نے خیرُ النّاسِ من ینفع النّاس (بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے کام آئے) کے مقولہ پرعمل کرتے ہوئے اپنے حج کے تجربات سے حجاج کرام کو آگاہ کرنے کے لئے خالصتاً لوجہ اللہ تحریر کی ہے امید ہے کہ حجاج کرام اس سے بھر پور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ زھد وعبادت میں صرف کریں گے۔یہ کتاب آنمحترم کے تجربات کی ہی نہیں بلکہ انکے سوز وگداز قوم وملّت کی دلی ہمدردی کی آئینہ دار ہے۔ساتھ ہی ساتھ موصوف کے زورِ قلم کا اعتراف بھی کرواتی ہے۔یہ کتاب آنجناب کے تصنیفی میدان میں نوآموزی کے باوجود ہر جگہ کہنہ مشق مصنف کی جھلک دکھاتی ہے الفاظ کا حسن، جملوں کی بہترین ترتیب دِل کو موہ لیتی ہے۔اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ ہو۔

رب العالمین سے دعا یہ ہے کہ اس کتاب کو مصنف کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے اور عام مسلمانوں کو اس سے خوب مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔
''ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد''

مولانا فصیح الدین
خادم دارالعلوم حسینیہ، سوناپور، بھانڈوپ، ممبئی۔۷۸

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

حَج کے دوران ملنے والے شناختی کارڈ اور اُن کی اہمیت

حج کا فارم بھرنے سے لے کر اخیر تک الگ الگ مرحلوں میں آپ کو مختلف شناختی کارڈ اور ہاتھ میں پہننے کے کڑے وغیرہ دیئے جاتے ہیں۔ جن کی بہت اہمیت ہے اکثر حاجی صاحبان لاپرواہی سے انہیں گُم کر کے بہت پریشانی اُٹھاتے ہیں۔ آپ ان کی اہمیت اچھی طرح سمجھ لیں۔ اُن کی حفاظت کریں اور صحیح ڈھنگ سے استعمال کریں۔

حج کمیٹی کی طرف سے اطلاعاتی خط اور کوَر نمبر (Intimation Letter & Cover No.) :

حج کا فارم بھرنے کے بعد قرعہ اندازی ہوگا۔ اور اگر قرعہ اندازی میں آپ کا نام آ گیا تو یا تو فون سے آپ کو اطلاع دی جائے گی یا آپ کے گھر پر حج کمیٹی سے ایک اطلاعاتی خط آئیگا۔ جس میں بہت ساری معلومات کے ساتھ آپ کا کوَر نمبر (Cover No.) لکھا ہوا ہوگا۔ یہ نمبر آپ کے لئے بہت اہم ہے۔ حج سے پہلے اور حج کے دوران یہی آپ کی شناخت ہے۔ آپ کا کوئی بھی فارم اور کاغذی کاروائی اس نمبر کے بغیر مکمل نہیں ہوگی۔ اس لئے اس خط کو حفاظت سے رکھیں اور کوَر نمبر یاد کر لیں۔ یہی خط دکھا کر آپ کو حج کمیٹی سے آپ کا پاسپورٹ، ہوائی ٹکٹ، شناختی کارڈ اور کڑا وغیرہ ملیگا۔ آپ کا ڈرافٹ حج کمیٹی اسی نمبر پر قبول کرے گی۔

پاسپورٹ کی اہمیت :

۲۰۰۸ء تک حج کمیٹی والے سفرِ حج کے لئے ایک اسپیشل پاسپورٹ بناتے تھے۔ مگر ۲۰۰۹ء سے سعودی حکومت نے انٹرنیشنل پاسپورٹ کو لازمی قرار دیا ہے۔ اس لئے اگر آپ کا حج کا ارادہ ہے تو فوراً پاسپورٹ بنوانے کی کاروائی شروع کر دیجیے۔ مکّہ پہنچنے کے بعد یہ پاسپورٹ آپ سے آپ کا معلّم لے لیگا۔ اور واپسی کے وقت پاسپورٹ واپس کرے گا۔

ہوائی ٹِکٹ :

حج کمیٹی سے پاسپورٹ کے ساتھ آپ کو آنے اور جانے دونوں کا ہوائی ٹکٹ (بورڈنگ پاس) ملے گا۔ جسے دکھا کر ہی آپ ہوائی جہاز میں سوار ہو سکیں گے۔ اس لئے ہوائی ٹکٹ کو واپسی کے سفر تک انتہائی حفاظت کے ساتھ رکھیں۔ اور پاسپورٹ سے الگ رکھیں اور معلّم کو صرف پاسپورٹ دیں ٹکٹ نہ دیں۔

شناختی کارڈ :

حج کمیٹی سے آپ کو آپ کا فوٹو لگا ہوا ایک شناختی کارڈ (Identity Card) ملیگا۔ یہ کافی بڑا اور پلاسٹک کے کوَر میں اور گلے میں پہننے کے لئے ہوتا ہے۔ اسے آپ ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیں اور جو دوسرے کارڈ آپ کو مکّہ میں ملینگے اُسے بھی اس میں پیچھے کی طرف رکھ لیں۔

شناختی کارڈ میں مندرجہ ذیل باتیں درج ہونگی:

(۱) آپ کا نام (۲) آپ کا پاسپورٹ نمبر (۳) آپ کا بَلڈ گرُوپ (Blood Group)
(۴) آپ کا درجہ (Category)

کڑا :

حج کمیٹی کی طرف سے آپ کو ایک اسٹیل کا کڑا ملیگا۔ جسمیں مندرجہ ذیل معلومات درج ہونگی۔
(۱) آپ کا نام (۲) آپ کا کوَر نمبر (۳) آپ کا پاسپورٹ نمبر (۴) مُلک کا نام

اس کڑے کو آپ ہاتھ میں پہن لیں اور واپس آنے تک ہرگز نہ اتاریں۔ کڑے کے ساتھ ایک چین بھی ہوتی ہے۔ اگر آپ کو تکلیف ہو تو چین نکال لیں مگر کڑا ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے۔ کیوں کہ ضرورت پڑنے پر اسی کے ذریعے آپ کی شناخت ہو سکے گی۔

خُدانخواستہ اگر آپ کسی حادثہ میں بے ہوش ہو گئے یا آپ کا سارا سامان گُم ہو گیا تب بھی کڑے پر لکھے کوَر نمبر سے آپ کو پہچانا جا سکتا ہے اور آپ کے مقام تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ میں نے ایسے بھی واقعات سُنے ہیں کہ لوگ بغیر شناخت کے حج کے پہلے گُم ہو گئے اور حج کے بعد بھکاریوں کی شکل میں ملے۔ اس لئے یہ کڑا آپ ہمیشہ آپ کے ساتھ رکھیں۔ نہاتے وقت یا بیت الخلاء جاتے وقت کسی بھی حال میں اسے نہ اُتاریں۔

زَرِمُبادلہ (Foreign Exchange) :

چھٹی چیز جو آپ کو حج کے لئے روانہ ہونے سے پہلے ایرپورٹ سے ملیگی وہ ہے سعودی روپیہ (ریال) یا ڈرافٹ۔ یہ آپ کے راحت کا سامان بھی ہے۔ اور جان کا دشمن بھی۔ ہمارے پڑوس کے ایک صاحب ۲۰۰۷ء میں حج کے لئے گئے اور مکّہ میں انتقال کر گئے۔ اُن کے ساتھیوں سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ اُن کا سارا روپیہ ایرپورٹ پر تلاشی کے بہانے پولس نے لے لیا تھا وہ سمجھے کہ جدّہ ایرپورٹ پر واپس ملیگا۔ مگر جب نہ ملا تو بہت فکر مند ہوئے اور اسی فکر میں دورۂ قلب (Heart Attack) کی وجہ سے وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ مکہ میں جس کمرے میں ہم مقیم تھے ٹھیک اُس کے سامنے والے کمرے میں ماں بیٹی رہتی تھیں۔ ان دونوں کے سارے روپے حرم شریف میں طواف کرتے ہوئے چوری ہو گئے۔ پوچھنے پر دونوں نے بتایا کہ مکّہ پہنچتے ہی عمرہ کرنا تھا۔ کمرہ نیا۔ کمرے کے ساتھی بھی نئے۔ کس پر کیسے بھروسہ کریں؟ اس لئے سارے روپے ساتھ ہی لئے تھے اور حرم شریف میں جیب کٹ گئی۔

ہمارے ایک دوست مکّہ میں وکیل ہیں انہوں نے بتایا کہ مکّہ میں جتنی چوری کی وارداتیں ہوتی ہیں اُن میں اکثر حرم شریف کے اندر ہی ہوتی ہیں۔

ہمارے ایک اور دوست نے اپنا روپیہ اتنی حفاظت سے اپنے سامان میں رکھ لیا کہ خود بھُول گئے کہ کہاں رکھا ہے۔ بہت پریشان رہے صلواۃ الحاجات پڑھ کر خدا سے دعا کی۔ تب جا کر اپنا روپیہ اپنے سامان میں کھوج پائے۔

اس لئے ایرپورٹ پر ملنے والے روپیہ کا خاص خیال رکھیں اور مکّہ میں اپنی رہائش گاہ پر پہنچنے کے بعد یا تو ہوٹل کے کاؤنٹر پر جمع کر دیں اور رسید لے لیں یا اپنے مُعلّم کے پاس جمع کر کے رسید لے لیں۔ رسید لینا نہ بھُولیں۔ ورنہ وہاں بھی آپ روپیوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اپنی ضرورت کے مطابق تھوڑا تھوڑا روپیہ نکالتے رہیں۔ اگر ان دونوں جگہ بھی پیسہ رکھنا آپ کے لئے ممکن نہ ہو تو اپنے سوٹ کیس میں ہی رکھ لیں مگر سوٹ کیس کا تالہ مضبوط ہو۔

جدّہ ایرپورٹ پہنچنے کے بعد ایرپورٹ سے آپ کی رہائش گاہ کے سفر کے دوران بس میں آپ سے آپ کا پاسپورٹ لے لیا جائیگا۔ اور تین شناختی چیزیں دی جائیگی وہ اس طرح ہیں۔

کلائی پٹّہ :

معلّم کی طرف سے آپ کوایک کلائی پٹّہ دیا جائیگا جس میں معلّم کا پتہ لکھا ہوگا۔اس پٹّہ کی اہمیت یہ ہے کہ آپ کبھی مکّہ میں گُم ہوگئے تو کوئی بھی اس پٹّے کی مدد سے آپ کو آپ کے معلّم کے آفس تک پہنچادیگا۔معلّم کے آفس میں گائیڈ (رہبر) ہوتے ہیں۔جو آپ کی رہائش گاہ تک پہنچادیں گے۔

مُعلّم کا شناختی کارڈ :

جدّہ ایرپورٹ پر معلّم آپ کا پاسپورٹ آپ سے لے لیگا۔اور آپ کو اپنا ایک شناختی کارڈ دیگا جس میں معلّم کا پتہ آپ کے بلڈنگ کا نمبر اور آپ کے کمرے کا نمبر لکھا ہوگا۔

جدّہ ایرپورٹ سے بس سیدھے آپ کو آپ کی بلڈنگ تک پہنچادے گی۔اور معلّم کے آدمی آپ کا سارا سامان آپ کے کمرے تک پہنچادیں گے۔

کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ (Computerised -I-Card) :

یہ دوسرا اور بہت اہم شناختی کارڈ آپ کو مکّہ میں ایک یا دو دن کے بعد معلّم کی طرف سے ملیگا۔ یہ پلاسٹک کا کمپیوٹرائزڈ کارڈ ہے۔یہ ایک طرح سے آپ کا پاسپورٹ ہے۔اس میں آپ کے فوٹو کے ساتھ وہ ساری باتیں درج ہوتی ہیں جو آپ کے پاسپورٹ میں ہوتی ہیں۔قانونی طور سے ہر حاجی کو یہ کارڈ اپنے ساتھ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔اور پوچھنے پر دکھانا ضروری ہوتا ہے۔اگر آپ کو مکّہ سے جدّہ یا اور کسی شہر جانا ہوگا تو اس کارڈ کے بغیر نہیں جاسکتے۔

جب آپ مکّہ سے مدینہ جائیں گے تو مدینے میں آپ کا دوسرا معلّم ہوگا اور رہائش گاہ بھی نئی ہوگی اس لئے مدینہ میں بھی آپ کو آپ کا بغیر فوٹو کا ایک کمپیوٹرائز کارڈ ملیگا اور معلّم کا شناختی کارڈ بھی ملیگا۔جس میں معلّم کا پتہ آپ کی بلڈنگ کا پتہ اور کمرہ نمبر لکھا ہوگا۔مدینہ کے دس دن قیام میں آپ یہ دونوں کارڈ حفاظت سے رکھیں۔وطن کے لئے واپسی کے سفر کے شروع میں اسی کارڈ کو دیکھ کر آپ کو بس کا نمبر دیا جائے گا۔اِسی بس میں آپ کو آپ کا پاسپورٹ واپس ملے گا اور یہی بس آپ کو ایئرپورٹ تک پہنچادے گی۔

معلّم کا شناختی کارڈ (مِنیٰ کیلئے):

مِنیٰ جانے سے پہلے معلّم آپ کو پھر اپنا ایک شناختی کارڈ دے گا۔جس میں آپ کے مِنیٰ کا خیمہ نمبر لکھا ہوگا۔مِنیٰ میں ایک معلّم کے بہت سارے خیمے ایک ہی مقام پر ہوتے ہیں۔جن کے چاروں طرف حفاظت کیلئے لوہے کے جنگلے لگے ہوتے ہیں۔

گیٹ پر معلّم کے پہرے دار ہوتے ہیں جو یہ کارڈ دیکھ کر ہی آپ کو جنگلے کے اندر خیموں کی طرف جانے دیں گے۔اس لئے مِنیٰ کے قیام میں اِس کارڈ کو بھی اپنے ساتھ رکھیں۔اور اِس کارڈ کے پیچھے اپنے ہاتھ سے اپنے خیمہ کے قریب کے کھمبے پر پہچان کے لئے لکھے گئے نمبر کو نوٹ کرلیں اور پُل کا نام نوٹ کرلیں۔اِس سے انشاءاللہ مِنیٰ میں آپ اپنے خیمہ کا پتہ نہیں بھولیں گے۔

میڈیکل سرٹیفیکیٹ :

حکومتِ سعودیہ عربیہ نے ۲۰۰۹ء سے حج بیت اللہ جانے والے حجّاج کرام کے لئے ضابطۂ صحت مقرر کیا ہے۔جس کی رو سے تمام عازمینِ حج کے لئے مندرجۂ ذیل ٹیکے/انجکشن لگوانا ضروری ہے۔

پولیو کا ٹیکہ: سعودی وزارتِ صحت کے حکّام نے پولیو کی خوراک ((بلاتفریق عمر)) لینے اور اس بابت سرٹیفیکیٹ حاصل کرنا لازمی قرار دیا ہے۔اس سرٹیفیکیٹ کو پاسپورٹ کے ساتھ نتھی کرنا ضروری ہے۔ جس کے بغیر سعودی حکومت ویزا جاری نہیں کرے گی۔یہ سرٹیفیکیٹ حج درخواست فارم کے ساتھ نتھی کیا گیا ہے۔اس لئے وہ حضرات جن کا حج کا ارادہ ہے وہ (O.P.V) پولیو کی خوراک لیں،اس کا سرٹیفیکیٹ حاصل کریں اور حج کمیٹی آف انڈیا کو اپنے فارم کے ساتھ بھیج دیں تا کہ ان کے لئے حج ویزا کی حصولیابی میں دشواری نہ ہو۔

دماغی بخار: تمام عازمین حج کے لئے لازم ہے کہ سعودی عرب میں داخلے کے لئے ہوائی جہاز کی روانگی سے چھ ہفتہ قبل دماغی بخار کی روک تھام کے لئے انجکشن لگوانے کا سرٹیفیکیٹ حاصل کریں جس کے جاری کئے جانے کی مدّت سعودی عربیہ میں آمد کے وقت دس دن سے کم اور تین سال سے زیادہ نہ ہو۔

حج گائیڈ:

حج کمیٹی کی طرف سے آپ کو ایک کتاب دی جائے گی۔اس میں حج کی معلومات کے ساتھ بہت سارے اہم پتے اور فون نمبرز ہوں گے۔اس کتاب کو آپ غور سے پڑھ لیجئے اور ضرورت کے مطابق معلومات کا استعمال کریں۔اگر آپ کو حج کے سفر میں کوئی شکایت ہو یا آپ کوئی صلاح دینا چاہتے ہیں تو اس کتاب میں بہت سارے وزیروں اور سفارت کاروں (Counslators) وغیرہ کے پتے اور فون نمبرز ہیں۔ان سب جگہ خطوط لکھیں۔حکومت اور منسٹروں نے حج میں ہونے والی مشکلات کو نظرانداز کر رکھا ہے۔اگر لاکھوں حاجی اس سلسلے میں انہیں خطوط لکھیں گے تو ضرور ان کے کان پر جوں رینگیں گی۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

عیسائی یا یہودی کی طرح موت

مشرکین مکہ شرک کرتے تھے مگر حج بھی کرتے تھے جب کہ عیسائی اور یہودی خدا کو مانتے تھے، روزِ آخرت پر ایمان رکھتے تھے، جنت اور جہنم کے بھی قائل تھے اور روزے بھی رکھتے تھے۔مگر حج نہ کرتے تھے۔حج اسلام کا پانچواں اور اہم رُکن ہے۔جو حج کرنے کی استطاعت رکھنے کے بعد بھی حج نہ کرے ایسے انسان کے لئے حضورؐ نے سخت ناراضگی کا اظہار کر کے فرمایا ہے۔مندرجہ ذیل حدیث کا مفہوم ہے کہ ایسے شخص کا بغیر حج کئے مرنا عیسائی یا یہودی کی طرح مرنا ہے۔

حدیث شریف : حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے پاس سفرِ حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو ایسی سواری بھی میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے، پھر بھی وہ حج نہ کرے، تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (دارمی)

اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ عالی ہے کہ ''اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو انکار کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا جہاں سے بے نیاز ہے''۔ (آل عمران۔۹۷)

حج نہ کرنے پر وعید

- حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص تندرست ہو، حج کے اخراجات رکھتا ہو، پھر بھی بغیر حج کے مرجائے تو قیامت کے دن اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ (دُرِ منثور)

حصولِ علم فرض ہے

- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دین کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔'' (ابنِ ماجہ۔ بہ روایت حضرت انسؓ)

سامانِ سفر

حج کے سفر میں آپ جتنا کم سامان لے جائیں گے۔ آپ کو اُتنی ہی آسانی ہوگی۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے قیام کے حالات اور ہماری صلاح مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کھانے پینے کا انتظام:

رہائش گاہ (بلڈنگ) کے ہر منزلہ پر ایک یا دو کچن (باورچی خانہ) ہوتے ہیں۔ جس میں گیس اور چُولھا معلّم یا مکان مالک کی طرف سے پہلی بار مفت ملتا ہے۔ حاجی صاحبان کھانا بنانے کا پورا سامان ساتھ لے جاتے ہیں اور وہاں کھانا بنا کر کھاتے ہیں۔ سعودی قانون کی رو سے کوئی بھی کھانے کی چیز سعودی عرب میں لانا منع ہے مگر میں نے دیکھا کہ نہ ہندوستان کے ایرپورٹ پر کسی نے کسی حاجی کو روکا نہ جدّہ ایرپورٹ پر۔ صرف تیل، پانی یا سیّال مادّہ (Liquid) دونوں ایرپورٹ والے کبھی کبھی ضبط کر لیتے ہیں۔

مکّہ اور مدینہ میں بے شُمار پاکستانی ہوٹلیں ہیں جو ہندوستانی ذائقہ کا کھانا بناتے ہیں۔ جن کی قیمتیں (۲۰۰۹ء میں) ۸ سے ۱۰ ریال کے درمیان ہیں۔

اگر آپ ایک پلیٹ دال یا گوشت یا سبزی لیں تو تین روٹی مُفت ملتی ہے۔ یہ دو سے تین لوگوں کیلئے کافی ہوتی ہے۔ اس لئے بہت سارے حاجی کھانا بنانے میں وقت ضائع کرنے کے بجائے کھانا خرید کر کھاتے ہیں اور پُورا وقت عبادت میں لگاتے ہیں۔ اور یہ بات مناسب اور درست ہے۔

کبھی کبھی دوسرے اور تیسرے درجے کے حاجیوں کو عزیزیہ مقام پر ٹھہرایا جاتا ہے۔ جو نئی آبادی ہے۔ اور وہاں ہوٹل وغیرہ نہیں ہے۔ ایسے حاجی اگر کھانا بنانے کا سامان ساتھ لے جائیں تو بہتر ہے۔

۲۔ کپڑے:

ہر منزلہ پر کئی باتھ روم (غسل خانہ) ہوتے ہیں جس میں آپ آسانی کے ساتھ کپڑا دھو سکتے ہیں۔ سُکھانے کیلئے آپ گھر سے رسّی لے جائیں اور لابی یا بلڈنگ کی چھت پر آسانی کے مطابق کپڑا سُکھا لیں۔ مکّہ اور مدینہ میں لانڈری بھی ہے جو کہ ایک جوڑا دھونے کا ۵ ریال لیتے ہیں۔ چونکہ وہاں نماز کے سوا اور کوئی کام ہوتا نہیں اس لئے کپڑے کم ہی گندے ہوتے ہیں۔ اس لئے دو یا تین جوڑوں میں گزر آسانی کے ساتھ ہوجاتا ہے۔

حج کے سفر میں بُزرگوں سے سنا ہے کہ روزمرّہ کے کپڑوں کے ساتھ اگر دو جوڑے نئے ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ ایک ۱۰ ذی الحجہ کیلئے جس دن عید ہوتی ہے۔ اور ایک مسجد نبوی کے لئے جس دن پہلی بار آپ حضورﷺ کی قبر مبارک پر حاضری دے کر صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرینگے۔

۳۔ بستر:

مکّہ اور مدینہ دونوں جگہ آپ کو آپ کے کمرے میں پلنگ گدیلہ، تکیہ اور ایک کمبل، بیڈشیٹ (چادر) ملے گی۔ اس لئے مکّہ اور مدینہ میں خود کے بستر کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مِنٰی کے خیموں میں زمین پر قالین بچھا ہوتا ہے۔ مگر تکیہ اور چادر نہیں ملتی اس لئے موسم کے مطابق ایک ہوائی تکیہ اور ایک چادر لے لیں تو بہتر ہوگا۔

۴۔ دوائیں:

سعودی عرب میں دوائیں بہت مہنگی ہیں۔ اور اُن کے نام بھی الگ ہوتے ہیں۔ اس لئے روزمرّہ کی ساری دوائیں آپ ساتھ لے جائیں۔ سعودی حکومت اور انڈین حج کمیٹی کی طرف سے بھی مفت دوائیں ملتی ہیں۔ مگر آپ اپنی صحت کی حفاظت خود کریں اور اپنی دوائیں اپنے ساتھ لے جائیں۔ ضرورت پڑنے پر مکّہ اور مدینہ میں ہندوستانی کونسلیٹ کے اوپر ہندوستانی اسپتال ہیں جہاں ہندوستانی ڈاکٹر ملتے ہیں اُن سے اپنا مفت علاج کرواسکتے ہیں۔ وہاں سعودی اسپتال بھی ہیں ان میں بھی مفت علاج ہوتا ہے۔ مِنٰی میں بھی سعودی اسپتال ہیں۔

۵۔ موبائل فون:

حج کے موقع پر سعودی حکومت حاجیوں کے لئے اسپیشل سیم کارڈ (Sim Card) جاری کرتی ہے جو کہ ۱۰۰ ریال کا ہوتا ہے۔ اور آپ ۱۰۰ ریال قیمت ختم ہونے تک بات کرسکتے ہیں۔ آپ کو اپنا موبائل نمبر ملتا ہے۔ جسے آپ اپنے گھر والوں کو اور ساتھیوں کو دے سکتے ہیں۔ موبائل اگر صحیح استعمال کریں تو بہت سے فائدے ہیں۔ آپ ہمیشہ اپنے گھر اور کاروبار سے باخبر ہوتے ہیں۔ اس لئے اطمینان سے عبادت کرسکتے ہیں۔ حج کے دوران ساتھیوں سے بچھڑ جانے کے بعد یا کسی تکلیف میں فوراً دوستوں سے رابطہ قائم کرسکتے ہیں۔ اور غلط استعمال کریں تو وبال ہی وبال ہے۔ آپ وہاں عبادت کے لئے جاتے ہیں۔ موبائل پر وہیں سے تجارت یا بزنس نہ کرنے لگیں۔ موبائل حرم شریف میں بند رکھیں نہیں تو لاکھوں کے حساب سے گناہ ہوگا۔

پہیوں والا چھوٹا بیگ:

حج کے سب سے مشکل دن ۸ سے ۱۳ ذی الحجہ کے ہوتے ہیں۔ اس دوران آپ کو مندرجہ ذیل سفر کرنے ہونگے۔

تاریخ	مقام	دوری	درکار وقت
۸ ذی الحجہ	مکّہ سے مِنٰی	۵ کلومیٹر	ایک گھنٹہ
۹ ذی الحجہ صبح	مِنٰی سے عرفات	۶.۵ کلومیٹر	دو گھنٹے
۹ ذی الحجہ شام	عرفات سے مزدلفہ	۵.۵ کلومیٹر	دو گھنٹے
۱۰ ذی الحجہ صبح	مزدلفہ سے مِنٰی	۱ کلومیٹر	آدھا گھنٹہ
۱۰ ذی الحجہ دوپہر	مِنٰی سے مکّہ	۵ کلومیٹر	ایک گھنٹہ
۱۰ ذی الحجہ شام	مکّہ سے مِنٰی	۵ کلومیٹر	ایک گھنٹہ
۱۲ ذی الحجہ شام	مِنٰی سے مکّہ	۵ کلومیٹر	ایک گھنٹہ

جو لوگ یہ سفر پیدل کرتے ہیں وہ بس یا کسی اور سواری سے سفر کرنے والوں کے مقابلے میں زیادہ آرام سے رہتے ہیں۔ اور ہر جگہ وقت پر پہنچتے ہیں۔ خالی ہاتھ پیدل چلنا آسان ہے اور سامان لے کر چلنا بہت مشکل۔ مگر مکّہ سے مِنٰی اور مِنٰی سے عرفات کے سفر میں سامان تو ہوتا ہی ہے۔ اس لئے آسانی کے لئے جو چھوٹا بیگ آپ خریدیں اگر وہ پہیوں والا ہو تو بہت آسانی ہوگی۔ مِنیٰ اور عرفات کے سفر میں سامان بہت ہی کم ہوتا ہے (ایک چٹائی، پانی کی بوتل، تھوڑا سا کھانے کا سامان اور ایک شال)۔ اس لئے یہ بیگ زیادہ

بڑانہ ہو۔ پہیوں والے اِس چھوٹے بیگ سے منیٰ اور مکہ کے سفر میں آپ کو بہت آرام ملے گا۔

۶۔ روزمرّہ کے استعمال کی چیزیں :

روزمرّہ کے استعمال کی ساری چیزیں آپ کو مکّہ اور مدینہ شریف میں دُکانوں پر مل جائیں گی۔اس لئے اگر ہندوستان میں کچھ چیزیں چُھوٹ جائیں تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ویسے اگر آپ کا سامان ۳۵ کلو سے کم ہے تو مندرجہ ذیل سامان احتیاط کے لئے رکھ لیں۔

(۱) کھانا رکھنے اور کھانے کے نہ ٹوٹنے والے برتن۔
(۲) ٹوتھ پیسٹ، صابن اور سر میں لگانے کا تیل۔
(۳) جانماز۔
(۴) رات کے وقت پہننے کے کپڑے۔
(۵) ۱۰ ارمیٹر نائلون کی رسّی اور پتلا پردے کا کپڑا
(ہوسکتا ہے آپ کو اپنے کمرے میں عورتوں کے لئے پردہ کرنا پڑے)
(۶) دوعدد احرام، ایک موٹے کپڑے کا ایک پتلے کپڑے کا اور بیلٹ (کمرپٹہ)۔
(۷) مزدلفہ میں رات گزارنے کے لئے چٹائی۔
(۸) پانی کی تھرماس یا بوتل
(جس سے آپ حرم سے آبِ زم زم کمرے تک لاسکیں)۔
(۹) ایسی کھانے کی چیزیں جو بہت دنوں تک خراب نہ ہوں منٰی وعرفات میں کھانے کی سب چیزیں ملتی ہیں۔ مگر احتیاط کے لئے رکھ لینا بہتر ہے۔
(۱۰) اگر بینائی کمزور ہے اور چشمہ استعمال کرتے ہیں تو دوعدد چشمے ضرور ساتھ لے لیں۔

دو سامان ایسے ہیں کہ جن کی سخت ضرورت تو نہیں ہوتی مگر اگر ساتھ رکھ لیں تو بہتر ہے۔ ایک ہے دھوپ کا چشمہ اور دوسرا (Nose-Mask) ناک پر لگانے کا کاغذ کا رومال۔

دھوپ کا چشمہ سے دوپہر کے وقت دودھ کی طرح سفید فرش پر طواف کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

اگر آپ کو نزلہ اکثر رہتا ہے یا جلدی ہوجاتا ہے تو Nose-Mask استعمال کرنے سے آپ اور دوسرے لوگ Infection سے محفوظ رہتے ہیں۔نوز ماسک صرف پانچ روپیہ میں کسی بھی میڈیکل دُکان پر مل جاتا ہے۔یہ مکہ شریف میں ایک ریال میں مل جائے گا۔

۷۔ ہینڈ بیگ :

حج کمیٹی یا بنک وغیرہ سے ایک چھوٹا ہینڈ بیگ آپ کو تحفہ کے طور پر ملیگا۔جو حج کے پُورے چالیس دن آپ کا ساتھی ہوگا اور آپ کے بہت کام آئیگا۔اس میں دو پٹّے لگے ہوتے ہیں۔ایک گردن سے لٹکانے کے لئے اور دوسرا کمر سے باندھنے کے لئے۔اگر دونوں پٹّے آپ اچھی طرح پہن لیں تو یہ آپ کے جسم سے چپکا رہیگا۔اور بھیڑ بھاڑ میں بھی اس کے کھونے کا اندیشہ بہت کم ہوتا ہے۔اس میں دو حصّے ہوتے ہیں۔ایک باہری اور چھوٹا حصّہ جس میں شفاف پلاسٹک لگا ہوتا ہے۔اس میں آپ اپنا شناختی کارڈ اور دوسرے کاغذات رکھ سکتے ہیں۔دوسرے حصہ میں آپ چپل وغیرہ رکھ سکتے ہیں۔حرم شریف کے دروازے کے باہر رکھے ہوئے چپّل خادم وقفہ وقفہ سے ہٹا کر پھینکتے رہتے ہیں۔دروازے سے لگی الماریوں سے چپّل دوسرے حاجی پہن کر لے جاتے ہیں۔اس لئے چپّل کو پلاسٹک کی تھیلی میں رکھ کر اس بیگ میں رکھ لیں۔حرم شریف میں دو سے چار گھنٹے تک بھی بیٹھنا پڑتا ہے۔اس لئے کھانے کے لئے کچھ کھجوریں اور بسکٹ وغیرہ بھی رکھ لیں۔پینے کے لئے آبِ زم زم حرم شریف میں ہر جگہ ملیگا۔اگر یہ بیگ آپ کو تحفہ میں کوئی نہ دے تو انتظار نہ کیجئے بلکہ بازار سے خرید لیجئے۔

۸۔ سَفری سُوٹ کیس :

حج کے سفر میں تقریباً آٹھ سے دس بار آپ کا لگیج قُلی حضرات کے ہاتھوں میں ہوگا۔جو اکثر اسے بڑی بیدردی سے اِدھراُدھر پھینکیں گے۔اس لئے آپ کا سوٹ کیس اور بیگ ایسے ہوں کہ آسانی سے نہ ٹوٹیں یا تو ایسے ہوں کہ جن کے ٹوٹ جانے کا آپ کو غم نہ ہو۔

۲۰۰۸ء میں حاجیوں کو ہوائی سفر میں سخت پریشانیاں ہوئی تھیں۔حاجیوں کی کئی پروازیں چھوٹ گئی تھیں۔کئی کئی دن ائرپورٹ پر رہنا پڑا۔سامان کئی ہفتوں یا مہینوں بعد ملا وغیرہ وغیرہ۔

اس کہ وجہ یہ تھی کہ پہلے تو حاجیوں نے حکومت کے قوانین کو نظر انداز کرکے ضرورت سے زیادہ سامان ساتھ لے لیا۔پھر بغیر زیادہ کرایہ دیئے سامان مفت میں ہندوستان لانے پر اَڑ گئے۔اس لئے تنگ آکر جہاز کے عملے نے بغیر حاجیوں کے ہی جہاز روانہ کردیا۔جب ایسے لاوارث حاجیوں کی تعداد ائرپورٹ پر زیادہ بڑھی اور حکومت کو دخل دینا پڑا تو ایمرجنسی میں اس نے سارے شیڈول اور پلاننگ کو سائڈ میں رکھ کر جو بھی فلائٹ خالی ملی اس سے حاجیوں کو واپس بھیجنا شروع کیا۔اس unsheduled روانگی میں حاجی کسی اور جہاز سے روانہ ہوتے اور ان کا سامان کسی اور جہاز سے روانہ ہوتا، اور کئی ہفتوں یا مہینوں بعد ملتا۔

اس افراتفری کی وجہ حاجیوں کی لاپرواہی اور ضد کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔اس لئے حکومت نے اس کا سخت نوٹس لیا ہے اور سوٹ کیس کے سائز اور وزن کی پابندی کو سختی سے لاگو کرنے کا تہیہ کیا ہے۔اس لئے اس مبارک اور مقدس سفر میں آپ بھی اس بات کا ضرور خیال رکھیں۔تاکہ آپ کا اور دوسرے حاجیوں کا سفر وقت پر اور آسانی سے ہو۔

سامان کے متعلق حکومت کے قوانین مندرجہ ذیل ہیں:

۱) ہندوستان سے سعودی جاتے وقت حاجیوں کو ۳۵ رکلو سامان مفت لے جانے کی اجازت ہوگی۔

۲) واپسی پر ۵۵ رکلو سامان اور ۱۰ ارلیٹر زم زم کا پانی لانے کی اجازت ہے۔

۳) واپسی میں ۵۵ رکلو میں سے ۴۵ رکلو آپ کے Check-in-luggage کا ہوگا اور ۱۰ رکلو وزن آپ کے ہینڈ بیگ کا ہوگا۔چیک اِن لگیج یعنی وہ بڑے بیگ جو جہاز کے نچلے حصے میں لوڈ کئے جاتے ہیں۔اور ہینڈ بیگ یعنی وہ چھوٹے سوٹ کیس جو آپ اپنے ساتھ جہاز کے اندر لے جائیں گے۔

۴) سعودی حکومت کے قانون کے مطابق ۴۵ رکلو بھی آپ کے ایک ہی سوٹ کیس کا وزن نہ ہو بلکہ دو ر۲ سوٹ کیس کا وزن ہو۔اور آپ کا کوئی سوٹ کیس ۲۳ رکلو وزن سے زیادہ نہ ہو۔

۵) زم زم کے پانی کا ڈبہ گول نہ ہو بلکہ چوکور ہو۔اور پلاسٹک کی تھیلی میں اس طرح بند (seal) کیا ہوا ہو کہ سفر کے دوران پانی نکل کر بہنے کا اندیشہ نہ ہو۔

۶) حج کمیٹی آف انڈیا کے مطابق دونوں چیک ان لگیج کے سوٹ کیس مندرجہ ذیل سائز کے ہوں۔

پہلے سوٹ کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی کو جمع کیا جائے تو ۶۲ رانچ سے زیادہ نہ ہو۔

اور دوسرے سوٹ کیس کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی کو جمع کیا جائے تو ۴۴ رانچ سے زیادہ نہ ہو۔

۷) جہاز کے اندر اپنے ساتھ لئے جانے والے بیگ یا سوٹ کیس کا سائز بھی "22"X16"X8 سے زیادہ نہ ہو۔اور وزن ۱۰ رکلو سے زیادہ نہ ہو۔اس سائز کے بیگ کو آپ آسانی سے جہاز کے اوپری خانوں میں رکھ سکتے ہیں۔

۸) زائد سامان آپ کو کارگو کے ذریعے روانہ کرنا ہوگا۔۵۵ رکلو سے زیادہ سامان پر زائد ہوائی کرایہ بھی دینا ہوگا۔اور حج کمیٹی ان سامان کی ذمہ دار نہیں ہوگی۔

(چھوٹا بیگ یا سوٹ کیس اگر پہیوں والا ہو تو آپ کو مکہ سے منیٰ اور منیٰ سے مکہ پیدل سفر کرتے وقت آسانی ہوگی۔)

حاجیوں کے سامان کا سائز اور وزن صحیح ہونا کیوں ضروری ہے؟

کیوں کہ ائر پورٹ پر سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بیلٹ کنویئر (Belt Conveyer) پر لے جایا جاتا ہے۔ ان بیلٹ کنویئر کی سامان ڈھونے کی طاقت اور سائز محدود ہے۔ اور یہ کئی کھڑکیوں سے گذرتے ہیں۔ ان کھڑکیوں کی سائز بھی محدود ہے۔ بڑے سامان اگر کنویئر بیلٹ پر رکھ بھی دئے جائیں تو وہ کھڑکیوں میں جاکر اٹک جاتے ہیں۔ اور اگر وہ آگے ہی نہ بڑھیں تو جہاز میں لوڈ کیسے ہوں گے۔

جہازوں میں بھی ہر سامان الگ الگ لوڈ نہیں کیا جاتا بلکہ پہلے انہیں چھوٹے ڈبّوں container میں پیک کرتے ہیں۔ پھر ان چھوٹے کنٹینرز کو ایک جیپ یا ٹریکٹر کے ذریعے کھینچ کر جہاز تک لے جایا جاتا ہے۔ پھر جہاز میں لوڈ کیا جاتا ہے۔ تو بڑے سامان یا سوٹ کیس کو ان چھوٹے کنٹینرز وں میں بھرنے میں بھی بہت دقت ہوتی ہے۔ اس لئے جہاز والے بڑے سامان مسافروں کے ساتھ لے جانے نہیں دیتے ہیں۔

آپ اپنے ہر بیگ اور سوٹ کیس پر اپنا کور نمبر اور گھر کا پورا پتہ اور (Embarkation point یا مرکز روانگی) لکھنا نہ بھُولیں وہ بھی پرمانٹ مارکر پین (پکّی روشنائی) سے جس سے کہ پتہ بالکل نہ مٹے۔ تاکہ خدانخواستہ اگر آپ کا سامان کھو جائے تو کور نمبر اور پتہ سے آپ کو واپس مل جائے۔

دُور سے ایر پورٹ پر اپنے سامان کو پہچاننے کے ربن یا رنگ یا اور نشانی بھی ضرور لگالیں اس سے سامان ڈھونڈنے میں آسانی ہوگی۔ ورنہ سبھی سوٹ کیس دور سے ایک جیسے لگتے ہیں۔

دوسری اہم بات یاد رکھئے کہ آپ کے لگیج پر دوسروں کے لگیج کا ۵۰۰ کلو سے زیادہ کا بھی بار پڑ سکتا ہے۔ اس لئے آپ کے سوٹ کیس یا بیگ میں ایسا کوئی سامان نہ ہو جس کے ٹوٹنے سے آپ کا اور دوسروں کا سامان خراب ہو جائے۔

مکّہ اور مدینہ شریف کے قیام اور منٰی کے خیموں میں مستُورات پردے کی وجہ سے الگ رہ سکتی ہیں۔ اس لئے آپ اپنا روزمرّہ کے استعمال کا سامان مستُورات کے سامان سے الگ رکھیں ورنہ دونوں کو بڑی پریشانی ہوگی اور چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے ایک دوسرے کو آواز دینا پڑیگا۔

آپ اپنا سوٹ کیس مضبوط تالوں کا لیں تاکہ آپ روپیہ پیسہ سوٹ کیس میں رکھ کر اطمینان سے حرم شریف جاسکیں۔

۹ اچھّی صحت :

سب سے ضروری چیز جو آپ کو اپنے ساتھ لے جانا ہے وہ ہے اچھی صحت۔ کیونکہ مکّہ کے قیام اور حج کے دوران آپ میں جتنی زیادہ قوت ہوگی آپ اتنی ہی زیادہ عبادت کر سکیں گے۔ طواف وسعی اور رہائش گاہ سے حرم تک آپ کو جتنا چلنا ہے اور اس میں جتنا وقت درکار ہے اندازاً میں یہاں درج کرتا ہوں اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ روز کم از کم آپ کو کتنی دیر تک مسلسل چلنا ہے۔

طواف :

کعبہ کے گرد سات چکّر یا پھیرا لگانے پر ایک طواف ہوتا ہے، چکّر یا پھیرا کو عربی میں شوط کہتے ہیں۔

صبح ۹ سے ۱۰ بجے، دوپہر ۱:۳۰ سے ۲:۳۰ بجے اور رات ۱۲ بجے سے ۳ بجے کے وقت جب بھیڑ کم ہوتی ہے۔ کعبہ شریف سے ۵۰ فٹ کی دُوری پر ایک شوط (پھیرا یا چکّر) میں ۳ منٹ اور ۱۰۰ فٹ کی دُوری سے ایک شوط میں ۶ منٹ لگتے ہیں۔ اس لئے سات شوط کیلئے کم بھیڑ کے وقت ۲۰ سے ۴۲ منٹ کے درمیان لگیں گے۔ بھیڑ کے اوقات میں سات شوط یعنی ایک طواف میں ایک گھنٹہ سے زیادہ بھی لگ جاتا ہے۔

زیادہ بھیڑ میں جب مطاف میں طواف کرنا مشکل ہوتا ہے تو پہلے منزلے یا چھت پر طواف کرنا پڑتا ہے۔ جہاں ایک شوط کے لئے ۱۳ سے ۱۵ منٹ لگتے ہیں۔ اس لئے سات شوط کے لئے ۹۱ سے ۱۰۵ منٹ لگ جاتے ہیں۔ تب جاکر ایک طواف ہوتا ہے۔

سَعیٔ :

صفاء اور مروہ کے درمیان 395 میٹر کا فاصلہ ہے۔ صفاء اور مَروہ پہاڑ کے بیچ چلنے کو سَعی کہتے ہیں۔ سعی میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکّر لگانا پڑتا ہے۔ پہلا چکّر صفا سے شروع ہوتا ہے۔ اور ساتواں چکّر مروہ پر ختم ہوتا ہے۔ ایک چکّر کے لئے کم بھیڑ میں ۴ سے ۵ منٹ لگتے ہیں۔ اس لئے سات چکّر میں قریب ۳۰ منٹ کا وقت لگتا ہے۔ بھیڑ کے اوقات میں ایک گھنٹہ سے زیادہ بھی وقت لگ جاتا ہے۔

رہائش گاہ سے حرم شریف تک آنے جانے کا وقت:

عام طور پر حاجیوں کا قیام حرم سے ۵ سے ۱۵ منٹ کی دُوری پر ہوتا ہے۔ مگر ۴ ذی الحجّہ سے ۱۵ ذی الحجّہ تک لوگوں کا زبردست ہجوم ہوتا ہے۔ اس دوران یہ ۵ سے ۱۵ منٹ کا راستہ طے کرنے میں ۱۵ سے ۳۰ منٹ کا وقت بھی لگ سکتا ہے۔

نماز کا انتظار :

۴ ذی الحجّہ تک چونکہ ۳۰ سے ۳۵ لاکھ لوگ مکّہ شریف پہنچ چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے حرم میں بھی زبردست بھیڑ ہوتی ہے۔ اگر نماز سے ۳۰ سے ۴۵ منٹ پہلے آپ حرم میں نہ پہنچے تو تمام جگہیں بھر چکی ہوتی ہیں۔ اس لئے ہر نماز سے ایک گھنٹہ پہلے آپ کو اپنے کمرے سے نماز کیلئے نکل جانا ہوتا ہے۔

حرم شریف سے کمرہ تک آنے جانے میں بھی کافی وقت لگتا ہے اس لئے لوگ تہجد کے لئے آتے ہیں اور فجر پڑھ کر جاتے ہیں۔ اسی طرح مغرب کے لئے آتے ہیں اور عشاء پڑھ کر جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ ظہر سے عشاء تک حرم میں ہی رہتے ہیں۔ اور نماز، تلاوت اور تسبیحات میں مصروف رہتے ہیں۔ اور عشاء پڑھ کر جاتے ہیں۔

صرف حرم شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ گنا ہے۔ حرم شریف کو چھوڑ کر کسی اور آس پاس کی چھوٹی مسجد کو یہ فضیلت حاصل نہیں ہے۔

جو لوگ مکّہ کے رہنے والے ہیں اُن کے لئے حرم شریف کی نفل نماز، نفل طواف سے افضل ہے۔ مگر جو لوگ دوسرے شہروں سے آتے ہیں اُن کے لئے نفلی طواف، نفل نماز اور دوسری عبادت سے زیادہ افضل ہے۔ اس لئے ہر حاجی کو پانچ وقت کی نماز حرم شریف میں پڑھنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ طواف کرنا چاہئے۔

مندرجہ بالا وقت کے حساب سے آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کو کتنا وقت چلنا اور حرم میں بیٹھ کر انتظار کرنا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "قوی مومن کمزور مومن سے بہتر ہے"۔ (ابن ماجہ۔ مسلم)
کیونکہ قوی مومن دین کے بہت سارے وہ کام کر سکتا ہے جو کمزور مومن نہیں کر سکتا۔

حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق جو لوگ صرف جہاد کے لئے گھوڑے پالتے ہیں۔ اُنہیں گھوڑے کے کھانے پینے، چلنے یعنی اُس کے ہر کام پر بھی ثواب ملتا تھا۔ (بخاری شریف)

ہم اور آپ اگر اپنی صحت اس مقصد سے بہتر بنانے کی جدّ و جہد کریں کہ انشاء اللہ اچھی صحت سے ہم اسلام اور مسلمانوں کی فلاح اور بہبودی کے لئے کام کریں گے تو اپنی صحت کو بہتر بنانے کی کوشش میں بھی ہم کو ثواب ملے گا۔

ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ہر شخص کو دن میں کم از کم ۲۰ منٹ تک تیز چلنا چاہئے اس سے دل کا دورہ، ذیابیطس اور دوسری بہت ساری بیماریاں نہیں ہوتیں۔ یا کنٹرول میں رہتی ہیں۔

اس لئے حج کے لئے جو سب سے پہلی تیاری آپ کو کرنا ہے وہ یہ ہے کہ صبح اور شام کم از کم ۳۰ منٹ چلیں اور اپنی صحت کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

حرم شریف پہنچ کر بھی اپنی صحت کا خیال رکھیں، ہضم ہونے والی غذا کھائیں، پھلوں کا استعمال خوب کریں، ہمیشہ زم زم کا پانی پئیں، گرمی کے دِنوں میں جب پانی سے پیاس نہ بجھے تو ٹھنڈے پانی اور

مشروب کے بدلے سلیمانی چائے یا قہوہ کا استعمال کریں۔صبح چار بجے سے پہلے اُٹھیں تا کہ اطمنان سے ضروریات سے فارغ ہوکر آپ تہجد پڑھ سکیں۔

۱۰۔ سب سے اہم زادِ سفر :

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَتَزَوَّدُوْافَاِنَّ خَیْرَالزَّادِ التَّقْوٰی و اتَّقُوْنِ یٰاُوْلِی الْاَلْبَاب. (سورۃ بقرہ۔۱۹۷)

ترجمہ : اورزادِراہ جوبہترین زادِراہ ہے وہ تقویٰ ہے اوراے عقلمندو میرا تقویٰ اختیار کرو۔

حضرت آدمؑ کے بیٹے قابیل کی قربانی اس لئے قبول نہیں ہوئی تھی کیونکہ اُس میں تقویٰ کا جذبہ نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (سورۃ مائدہ۔۲۷)

ترجمہ : اللہ متقیوں ہی سے قبول فرماتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا۔

التقویٰ ھٰھُنا و یشیرالٰی صدرہ ثلاث مرات (مسلم)

ترجمہ : تقویٰ یہاں ہوتا ہے آپؐ نے تین مرتبہ اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

اس لئے حج کے سفر پر جانے سے پہلے ساری تیاریوں کے ساتھ اپنے دل کی کیفیت کو بھی سنواریں۔حاجی کہلانے کی چاہ، دِکھاوا، سیر وتفریح کی نیت، خوب خریدی کی تیاری وغیرہ کا ارادہ بھی حج کے نیت کے ساتھ ہو تو توبہ واستغفار کیجئے اور خالص خدا کی خوشنودی کے لئے حج کے سفر کی تیاری کیجئے۔

اشیاءممنوعہ:

۱) ہتھیار یا ان کے حصے یا فوجی استعمال کی اشیاء

۲) تمام قسم کی دھماکہ خیز اشیاء یا بارود۔

۳) مٹی کا تیل اور پٹرول اور تمام قسم کے سیّال ماڈّے (Liquid) اوراسٹو وغیرہ

۴) آتش گیر اشیاء، چمک پیدا کرنے والی گیم ماچس، گیم راکٹ وغیرہ

۵) تمام نشہ آور مشروبات وادویات جو کہ خواب آور ماڈّے، افیون چرس، مارفین کوکین یا اس قسم کے ماڈّوں سے بنی ہوئی ہوں یا ان میں ان اشیاء کی کوئی مقدار شامل ہو۔

۶) ایسی اشیاء جن میں زہریلا ماڈّہ یا اسی قسم کی ادویات شامل ہوں جب تک وزارتِ صحتِ عامہ سے منظوری حاصل نہ ہو۔

۷) تمام ادویات ماسوائے جن کی وزارتِ صحتِ عامہ سے منظوری حاصل ہو۔

۸) تمام طبع شدہ مواد جو کہ اخلاقی اور اسلامی اصولوں کے خلاف ہوں۔

۹) ننگی تصاویر یا اسی قسم کی دوسری اشیاء جو عیسائیوں کے کراس (+) کی شکل میں ہوں۔

۱۰) بڑی سائز کی تصاویر جو کہ بغرض فروخت آپ لے جانا چاہتے ہوں۔

۱۱) فلمیں ماسوائے اس سماجی فلموں کے ٹیپ جو کہ وزارتِ اطلاعات ونشریات نے منظور کئے ہوں۔

۱۲) وائرلیس اور اس کے پرزے جب تک کہ وہ حکومت کے استعمال کے لئے درآمد کئے جائیں اور وزارتِ خبر رسانی کی منظوری حاصل کر لی گئی ہو۔

۱۳) کھلونے والی بندوقیں جو کہ بچّوں کے لئے ہوں۔

۱۴) بچّوں کے واسطے شوٹنگ کے لئے تمام قسم کی بندوقیں جب تک وزارتِ داخلہ کی منظوری نہ ہو۔

۱۵) چاقو، خنجر اور ہتھیار وغیرہ

۱۶) وہ تمام کتابیں، پمفلٹ یا دوسری اشیاء جن میں کمیونزم کا پروپیگنڈہ کیا ہو یا سعودی حکومت کی پالیسی کے خلاف ہوں یا اسلام کے خلاف لٹریچر۔

۱۷) مچھلیاں پکڑنے کے لئے خصوصی پھول جو کہ جہاز رانی اور انسانی زندگی کے لئے ضرر رساں ہو۔

۱۸) وہ تمام سامان جن پر اسرئیل کا تارا یا ان کا کوئی نشان بنا ہو۔

۱۹) بچّوں کی مٹھائیاں جو سگریٹ کی شکل میں ہوں یا اسی طرح کی دوسری اشیاء جو سگریٹ کی پبلسٹی کے لئے ہوں۔

۲۰) تیل اور تیل سے بنی ہوئی تمام اشیاء جو کہ صحت عامہ کے لئے مضر ہوں۔

۲۱) کالے رنگ کی تسبیح کے دانے جو پلاسٹک، کانچ یا اس قسم کی دوسری چیزوں سے بنے ہوں۔

۲۲) وِیڈیو اور آڈیو کیسٹ

مندرجہ ذیل اشیاء ہر ہوائی سفر میں ہینڈ بیگ میں رکھنا ممنوع ہے۔

۱) قینچی، نیل کٹر (ناخون کاٹنے کا سامان)، بلیڈ، چھُری، چاقو اور ایسے سارے سامان جن سے کسی انسان کو زخمی کیا جا سکتا ہے۔

۲) آج کل بم بنانے کے کیمیکل، سیّال مادے یا پلاسٹک کی طرح ہوتے ہیں۔اس لئے اب جہاز کے اندر پانی کی بوتل اور تمام سیّال ماڈّے لے جانا ممنوع ہیں۔

۳) ایسے تمام قسم کے کھلونے بھی ممنوع ہیں جس سے کسی کو ڈرا کر جہاز کو اغوا کیا جا سکتا ہے۔جیسے پلاسٹک کی بندوق وغیرہ۔

یہ ساری چیزیں ائرپورٹ پر ضبط کر لی جاتی ہیں۔

۴) ائرپورٹ پر تلاشی کے دوران اگر کوئی ڈرگ یا نشے والی چیز آپ کے سامان میں مل گئی تو سعودی حکومت میں اس کی سزا عام طور پر سزائے موت ہی ہوتی ہے۔

۵) بال کاٹنے کی قینچی، سبزی کاٹنے کی چھُری، ناخون کاٹنے کے اوزار یا بچوں کے کھلونے وغیرہ آپ چیک اِن لگیج والے سوٹ کیس میں رکھ سکتے ہیں جو کہ جہاز کے نچلے حصے میں لوڈ ہوگا۔یہ اشیاء جہاز کے اندر لے جانا منع ہے، ان کے ساتھ سفر کرنا منع نہیں ہے۔

۶) بال کاٹنے کی قینچی، شیونگ بلیڈ، ناخن کاٹنے کا اوزار، سبزی کاٹنے کی چھری، ان سب کی ضرورت آپ کو حرم کے قیام میں اور عمرہ کے بعد اور حج کرنے سے پہلے ہوگی۔اس لئے ان کو چیک اِن لگیج (بڑے سوٹ کیس) میں رکھ لیں اور اپنے مقام پر پہنچ کر نکال لیں اور استعمال کریں۔

▼▼▼▼▼▼

حج مقبول

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون سا عمل زیادہ افضل ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان۔عرض کیا اس کے بعد فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد۔عرض کیا پھر۔فرمایا حج مقبول۔(بخاری مسلم)

حضرت امام حسینؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا، ''حضور میں کمزور بھی ہوں اور بزدل بھی'' فرمایا: ''تو ایسا جہاد کیا کر جس میں کانٹا بھی نہ لگے۔'' اس نے عرض کیا، ایسا کون سا جہاد ہے جس میں تکلیف نہ پہنچے؟ فرمایا: ''حج کیا کر۔'' (طبرانی)

حج کے دوران راستہ بھُولنے اور کھو جانے کا مسئلہ

مکّہ مکرّمہ میں کھو جانے کا مسئلہ :

حرم شریف کی مسجد میں ۹۲ دروازے ہیں۔ جن پر نمبر لکھے ہوئے ہیں۔ کچھ دروازوں پر نمبر نہیں ہیں۔ انہیں بھی گِنا جائے تو سوؔ سے زیادہ دروازے ہیں نئے آدمی کو سب دروازے ایک جیسے لگتے ہیں اس لئے جب پہلی مرتبہ آپ حرم شریف جائیں تو جس دروازے سے داخل ہوں اُس کا نمبر نوٹ کرلیں۔ اور اُسی دروازے سے باہر آئیں۔

جب آپ حرم کے اندر مطاف (صحن) میں ہونگے تب بھی چاروں طرف سارے دروازے آپ کو ایک جیسے لگیں گے پہچان کیلئے حکومت نے پانچ اہم دروازوں پر پانچ الگ الگ رنگ کی محرابیں بنادی ہیں۔ جب آپ حرم میں داخل ہوں تو ان رنگوں کو اچھی طرح پہچان لیں اور اسی طرف کے دروازے سے باہر نکلیں۔ دروازوں کی محرابیں اور اُن کے رنگ اسطرح ہیں۔

دروازے کا نام	محراب کا رنگ	سمت (طرف)
(۱) بابِ عبدالعزیز	ہرا	یہ دروازہ نمبر ۱ ہے اور مسفلہ علاقے کی طرف ہے۔
(۲) بابِ صَفا	سفید	یہ حجرا سود کے سامنے صفا پہاڑی کی طرف ہے۔ جہاں سے سعی شروع کی جاتی ہے۔
(۳) بابِ فَتح	نیلا	یہ مَروہ پہاڑی کی طرف ہے۔
(۴) بابِ عمرہ	سلیٹی	یہ دروازہ نمبر ۶۲ ہے۔
(۵) بابِ فہد	پیلا	یہ دروازہ نمبر ۹۲ ہے۔ بادشاہ فہد نے حرم کے ایک حصّہ کی بہت زیادہ توسیع کی ہے جس میں ۸۰ ہزار لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ محراب اُسی حصّہ کی طرف ہے۔

گیٹ ۶۲ کے باہر گمشدہ لوگوں اور سامان کا آفس ہے۔ اگر آپ گیٹ بھُول جائیں اور اکیلے گھر جانے کی ہمت یا اعتماد نہ ہو تو گیٹ ۶۲ کے پاس آفس میں پہنچ جائیں۔ وہ گائیڈ کے ذریعہ آپ کو آپ کے گھر یا معلّم کے آفس تک پہنچا دینگے۔

جِدّہ ایئرپورٹ پر کھو جانے کا مسئلہ :

جِدّہ ایرپورٹ بہت وسیع اور عریض ہے۔ اور اس ایرپورٹ پر آپ کو کافی دیر رکنا ہے اور تقریباً تین سو فُٹ بس ڈپو تک چلنا ہے۔ اِس ایرپورٹ کے ہر کھمبے پر نمبر لکھے ہوئے ہیں۔ بس ڈپو تک تو گائیڈ آپ کو راستہ بتا دیں گے۔ مگر دوسری کسی ضرورت سے آپ اگر دور جاتے ہیں تو آپ کا سامان جس کھمبے کے پاس ہے اُسے ضرور نوٹ کرلیں۔

مِنٰی میں راستہ بھولنے کا مسئلہ :

مِنٰی میں اکثر ہر شخص ایک بار راستہ ضرور بھولتا ہے۔ اس لئے اگر آپ منٰی کا جغرافیہ سمجھ لیں تو اِنشا اللہ راستہ نہیں بھُولیں گے۔ منٰی دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی کا نام ہے اِس وادی میں مکہ کی طرف سے داخل ہوتے ہی جمرات یعنی شیطان کو کنکری مارنے کا مقام پہلے ہے پھر اِسکے بعد خیموں کا سلسلہ ہے۔ وادی کے دوسری طرف سے باہر نکلیں تو آدھے کلومیٹر کی دوری پر مزدلفہ ہے پھر اور آگے جائیں تو چھ کلومیٹر کی دوری پر عرفات ہے۔

منٰی لمبائی میں بسا ہے اِسکی چوڑائی کم ہے۔ راستہ اور خیمہ نہ بھولنے کے لئے سب سے پہلے آپ جمرات کی جگہ پہچان لیجئے پھر منٰی کے اوپر چوڑائی کی سمت میں تین پُل ہیں اِن کے نام یاد کر لیجئے۔ جمرات سے نزدیک پہلے پُل کا نام ہے کنگ خالد برِج دوسرے پُل کا نام ہے کنگ عبدالعزیز برِج۔ تیسرا پُل منٰی سے باہر مزدلفہ کی سرحد پر ہے، اِس کا نام ہے کنگ فیصل برِج۔ زیادہ تر ہندوستانی خیمے پہلے اور دوسرے پُل کے آس پاس ہی ہوتے ہیں۔ تیسری اور سب سے اہم نشانی اور آپ کے خیمے کا پتہ منٰی میں لگے کھمبے یا ستون ہیں جن پر نمبر لکھے ہوتے ہیں۔ اگر آپ صرف اِن کھمبوں پر لکھے نمبر بھی نوٹ کرلیں تو کوئی بھی آپکو ان نمبروں کی مدد سے آپکے خیمے تک پہنچا دے گا۔

احتیاط اور تدبیریں:

- مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پہنچتے ہی ہوٹل کے کاؤنٹر سے ان کا سناختی کارڈ مانگ لیں اور ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔

- احتیاط کے طور پر ایک چھوٹی سی ڈائری اور پین جیب میں رکھا کیجئے اور اِس میں مندرجہ ذیل باتیں نوٹ کیا کیجئے:

  ☆ اپنے قیام گاہ کی سمت میں حرم شریف کے دروازے کا نمبر۔

  ☆ اپنے قیام گاہ کے پاس کے مشہور ہوٹل یا دُکانوں کے نام۔

  ☆ منٰی میں اپنے خیمہ کے نزدیک کے کھمبے کا نمبر۔

  ☆ روزمرہ کا اپنا خرچ۔

اِس سے آپ کو اپنا ٹھکانہ تلاش کرنے میں آسانی ہوگی اور خرچ بجٹ کے اندر رہے گا۔

- طواف کرتے وقت اگر دو لوگ بھی ساتھ ہوں تو الگ الگ ہو جاتے ہیں اِس لئے ایک دوسرے کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑنے کے بدلے حرم شریف میں داخلے کے وقت ہی آپس میں طے کر لیں کے عبادت ختم کر کے کہاں اور کب ملیں گے۔ ہر ایک حرم شریف میں داخل ہوتے وقت باہر سے دروازہ کا نمبر نوٹ کر لے اور مطاف یا خانہ کعبہ کے صحن کی طرف سے جو محراب اُس دروازہ کی طرف ہے اس کا رنگ نوٹ کرلیں (دروازہ کا نام اور نمبر دونوں طرف لکھے ہوئے ہیں مگر آسانی کے لئے مطاف کی طرف سے پانچ اہم دروازوں کی محرابیں بھی الگ الگ رنگ کی ہیں۔ اِس سے بھولنے کا ڈر کم رہتا ہے۔) پھر اگر طواف کرتے کرتے ساتھ چھوٹ جائے تو ساتھی کو تلاش کرنے کے بدلے عبادت جاری رکھیں اور پہلے سے طے شدہ جگہ اور وقت پر حرم شریف کے دروازے پر ملیں۔

- منٰی اور عرفات میں بھی بھیڑ میں ساتھ چھوٹ جانے کا ڈر رہتا ہے۔ وہاں تو آپ پہلے سے جگہ بھی طے نہیں کر سکتے۔ اِس لئے وہاں لوگ مندرجہ ذیل تدبیر اختیار کرتے ہیں۔

(۱) ایک گروپ کا ہر فرد ایک ہی جیسا کوئی نشان اپنے کپڑے یا دوپٹے پر لگائے رہتا ہے، جیسے لال ربن یا کپڑے کے پھول وغیرہ اِس سے ایک دوسرے کو پہچاننے میں آسانی ہوتی ہے۔

(۲) ایک گروپ میں کسی ایک شخص کے ہاتھ میں کوئی نشانی کی چیز ہوتی ہے جو وہ بلند کیئے رہتا ہے، جیسے جھنڈا، چھتری، لکڑی وغیرہ۔ گروپ کے باقی کے لوگ اُس نشان کو دیکھ کر اُس گروپ لیڈر کے پیچھے چلتے رہتے ہیں اور کھو جانے پر دور سے ہی پہچان کر آملتے ہیں۔

یہ دونوں طریقے طواف کرتے وقت بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

(۳) تیسرا طریقہ موبائیل کا استعمال ہے۔ مگر اِسے اُس وقت اِستعمال کریں جب کوئی چارہ نہ ہو۔ مطاف اور حرم شریف کے اندر موبائیل بند ہی رکھیں اور حرم سے باہر نکل کر استعمال کریں۔ مسجد کی اندر دُنیا داری کی بات کرنے والوں پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ اور مسجد حرم میں کیا گیا ایک گناہ ایک لاکھ گناہ کے برابر ہے۔

گمشدہ عازمین کرام اور سامان:

- اگر آپکا کوئی ساتھی کھو جائے تو ہندوستانی حج مشن کے برانچ آفس کو فوراً اطلاع دیں۔ اور اگر آپ کا کوئی سامان کھو جائے تو بھی پہلے اپنے برانچ آفس A.H.O کو اطلاع کریں۔ اور پھر ان کے مشورے پر سعودی حکومت کے گمشدہ سامان کے برانچ آفس میں اطلاع کریں۔

رقم کا گم ہونا یا چوری ہونا:

- اگر آپ کی رقم گُم ہوجائے یا چوری ہوجائے تو ایسی صورت میں شعیب عامر علاقے میں موجود ہندوستانی مشن کے صدر دفتر میں افادۂ عام ڈیسک سے رجوع کریں۔ آپ کو عارضی امداد، ہندوستانی عازمین افادہ فورم (I.P.W.F) کی جانب سے فراہم کی جائے گی۔

اپنے ساتھی عازم کی موت ہو جانے پر:

- اگر آپ کے کسی ساتھی کی موت ہوجائے تو معلّم کے دفتر اور اپنے برانچ آفس کو مطلع کریں۔ یاد رکھیں کہ مرحوم کی رہائش گاہ سے قبرستان لے جانے اور تدفین کی ساری ذمہ داری معلّم پر عائد ہوتی ہے۔ ''شعیب عامر'' میں واقع ہندوستانی حج مشن کا صدر دفتر کا ''رابطہ ڈیسک'' اس ضمن میں (N.O.C) جاری کرتا ہے۔

طبی ایمرجنسی امداد

- ایمرجنسی کی صورت میں ہندوستانی حج مشن کے برانچ کے دواخانے یا اسپتالوں سے دوا لی جاسکتی ہے۔ مزید مشکل حالات میں ڈاکٹر کو اپنی عمارت میں بھی بلوایا جاسکتا ہے۔

منیٰ میں کوئی مسئلہ درپیش ہو تو:

- اپنے خیمے سے وابستہ معلم سے رابطہ قائم کریں۔ ہندوستانی مشن کے منیٰ میں موجود کیمپ آفس سے بھی رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

عورتوں کا جہاد، حج ہے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم جہاد نہ کیا کریں، آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے افضل جہاد حج مبرور ہے۔ (بخاری)

پہلے کون؟

میں ۵۰ کیلو کا دُبلا پتلا اِنسان ہوں، جب مصلّٰی پر کھڑا ہوتا ہوں تو آدھا مصلّٰی خالی رہتا ہے۔ حرم شریف میں مجھے اُس جگہ نماز پڑھنے کا بہت شوق تھا جہاں سے خانہ کعبہ صاف نظر آئے۔ اِس لئے وقت سے پہلے حرم پہنچ جاتا، اور موزوں جگہ مصلّٰی بچھا کر بیٹھا رہتا۔ جیسے جیسے نماز کا وقت قریب آتا، آنے والے لوگوں کی بھیڑ بڑھتی جاتی۔ جب ساری خالی جگہ بھر جاتی تو لوگ دو نمازیوں کے درمیان کچھ جگہ بنا کر بیٹھنے لگتے۔

چونکہ میرا آدھا مصلّٰی تو خالی ہی ہوتا تھا اس لئے میرے بغل میں کوئی نہ کوئی ضرور آجاتا، اور اگر کوئی صحت مند حاجی آجاتے تو آہستہ آہستہ وہ مصلّٰی کے درمیان میں ہوتے اور میں کنارے۔ اور اس طرح اکثر میں نے نماز دو مصلّوں کے درمیان پڑھی، یہ بات مجھے ناگوار گزرتی۔

ایک دِن میں نے دِل میں فیصلہ کیا کہ آئندہ کسی کو اپنے مصلّٰی پر جگہ نہ دوں گا۔ میرا اِتنا سوچنا تھا کہ دوسرے دِن سے میرے وقت سے پہلے حرم جانے اور اپنی من پسند جگہ پر نماز پڑھنے کی توفیق چھِن گئی۔ میں خود دیر سے جانے لگا۔ دوسروں سے گزارش کر کے درمیان میں جگہ بنا کر بیٹھنے لگا۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی مصلّٰی بھی نہ بچھا پاتا اور جنوری کی سخت سردیوں میں برف کی طرح ٹھنڈی فرش پر کسی کونے یا کنارے نماز پڑھتا۔ آخر بہت توبہ استغفار کے بعد پھر توفیق نصیب ہوئی۔

کسی حاجی کے لئے صرف بدگمانی کی یہ سزا کہ عبادت کی توفیق چھِن جائے تو جو لوگ حاجیوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اُن کا کیا ہوگا؟

جو کوئی بھی خدا کے گھر آتا ہے وہ خدا کا مہمان ہے اور اللہ تعالیٰ میزبان ہیں۔ اگر میزبان کو خوش کرنا ہے تو اس کے مہمانوں کی خدمت کو اپنا نصب العین بنانا ہوگا۔ آپ مہمان سے جھگڑا کر کے دھکّا دے کر، پیچھے ڈھکیل کر اُسے تکلیف پہنچا کر کبھی میزبان (اللہ تعالیٰ) کو خوش نہیں کر سکتے۔ خدا نہ کرے کہ آپ سے بھی عبادت کی توفیق چھِن جائے یا عبادت لوٹا دی جائے۔ اِس لئے ایئرپورٹ پر، بس اڈے پر یا کہیں بھی جب یہ سوال ہو کہ پہلے کون تو آپ کا جواب ہونا چاہئے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کا مہمان پھر میں۔

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا

ان دماء کم وا موالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلد کم ھذا فی شھر کم ھذا (بخاری شریف)

تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزّت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح کہ آج کے دن اس شہر میں اور اس ماہ میں حرام ہے۔

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (بخاری شریف)

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامتی میں رہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، حج عمرہ کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اگر وہ اللہ سے دعا کریں تو وہ اُن کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگے تو وہ اُن کی مغفرت فرمائے۔ (نسائی، ابنِ ماجہ، بزار)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے حاجیوں کے لئے دعا فرمائی ہے: ''یا اللہ! حج کرنے والوں کو بخش دے اور جس کے لئے حاجی مغفرت طلب کرے اس کو بھی بخش دے۔''
(ابنِ خزیمہؒ)

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

حج کے خاص دِنوں میں سَواری کا مسئلہ

۱) احسان کا بدلہ :

آپ کے گھر میں اگر دس افراد رہ رہے ہوں اور بیس مہمان باہر سے آ جائیں اور آپ خوش دلی سے اُن کی خدمت کریں تو مہمان کا کیا فرض بنتا ہے؟ مہمان کو چاہئے کہ آپ کے احسان کا بدلہ برابری کے احسان سے چُکائے۔ **هل جزاء الاحسان الاالاحسان (الرحمٰن ۔۶۰)**

تیس سے چالیس لاکھ لوگ حج کے ایّام اور رمضان المبارک میں مکّہ شہر پہنچتے ہیں۔ جو مکّہ شہر کی آبادی سے کئی گُنا زیادہ ہے۔ شہر کے لوگ اور حکومت ہر طرح سے حاجیوں کی خدمت کرتے ہیں اس لئے حاجیوں کو چاہئے کہ اُن کے رزق میں برکت اور خوشحالی کی دُعا کریں۔ (مکّہ میں داخل ہوتے وقت اور بس میں اِس دُعا کو آپ پڑھتے بھی ہیں) اور اگر آپ سے اُن کو فائدہ پہنچتا ہے تو اُسے خوشی سے ہونے دیں۔ تنگ دل نہ ہوں، وہاں کے ہوٹل، دُکانیں، بس، ٹیکسی وغیرہ کی بڑی آمدنی کا ذریعہ حج اور رمضان المبارک یہ دو مواقع ہی ہیں اس لئے اگر ان دو موقعوں پر آپ کو ایسا محسوس ہو کہ وہ زیادہ کما رہے ہیں تو اس کا اُن کو حق ہے۔ اور آپ کو ان کی مدد کرنی چاہئے۔ اور زیادہ روپیہ بغیر تنگ دلی کے دینا چاہئے۔

☆ حضرت بریدؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔ (احمد)

☆ ایک حدیث میں حضرت عائشہ سے مروی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے عمرے کا ثواب تیرے خرچ کے بقدر ہے یعنی جتنا زیادہ اس پر خرچ کیا جائے گا اتنا ہی ثواب ہوگا۔ (احمد، طبرانی، بیہقی)

۲) سَواری کا انتظام :

حج کے موقع پر تیس سے چالیس لاکھ لوگ ایک ہی وقت میں ایک طرف سفر کرتے ہیں اتنے زیادہ لوگوں کے لئے ایک ہی وقت سواریوں کا انتظام کرنا ممکن ہی نہیں۔ اس لئے معلّم کا انتظام لوگوں کو تین ٹرپ (Trip) میں بس کے ذریعہ منزل تک پہنچانا ہوتا ہے۔ سڑک پر لوگوں کے اژدہام اور موٹر گاڑیوں کی بھیڑ کی وجہ سے وہ مُشکل سے دو ٹرپ کر پاتے ہیں۔ آخری ٹرپ کے تہائی ($\frac{1}{3}$) لوگوں کو یا تو اپنی منزل تک پیدل یا پرائیویٹ ٹیکسی ہی میں سفر کرنا پڑتا ہے۔

جو لوگ بس کے پہلی ٹرپ میں سوار ہوتے ہیں وہ دنیاوی نقطہ نظر سے چُست، چالاک اور سواری کی مشکلوں سے واقف ہوتے ہیں۔ جو سب لوگوں سے پہلے پہنچ کر دھکّم پیل کر کے بس میں سوار ہو جاتے ہیں۔

جو لوگ صبر کر کے اور دیر تک انتظار کر کے دوسری ٹرپ میں سفر کرتے ہیں۔ وہ اکثر سیدھے سادے سواری کی تکلیفوں سے ناواقف اور بھیڑ بھاڑ سے کترانے والے لوگ ہوتے ہیں۔ آخری ٹرپ ہوتی ہی نہیں۔ کیونکہ تیسری ٹرپ تک منزل پر پہنچنے کا وقت ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جنہوں نے حج کی تربیتی تعلیم حاصل کی ہے اور جو مسائل کا علم رکھتے ہیں، وہ بغیر بس کا انتظار کئے پیدل یا پرائیویٹ ٹیکسی وغیرہ سے ہی چل دیتے ہیں یا معلم کی وہ بس جو مسنون وقت سے پہلے رات میں روانہ ہوتی ہے اس سے سفر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ کو مِنٰی سے عرفات جانا ہے تو پہلی بس فجر کے فوراً بعد چلی جاتی ہے۔ اور دوسری ٹرپ کے لئے قریب ۱۱ ربجے تک واپس آتی ہے۔ پھر حاجیوں کو لے کر ۲ ربجے تک عرفات پہنچتی ہے۔ تیسری ٹرپ کے لئے اگر واپس آنا ہوا تو پھر عرفات پہنچتے پہنچتے شام ہو جائیگی۔ اس لئے تیسری ٹرپ ہو ہی نہیں پاتی۔

۳) پیدل سفر کتنا مشکل ہے؟

۱) مکہ شریف سے مِنٰی تقریباً ساڑھے چار سے پانچ کلومیٹر دور ہے۔
۲) مِنٰی کی لمبائی تقریباً ڈیڑھ سے دو کلومیٹر ہے۔
۳) مزدلفہ مِنٰی سے بالکل لگا ہوا ہے۔
۴) مِنٰی سے عرفات ساڑھے چھ کلومیٹر ہے۔
۵) صفاء اور مروہ کی دوری ۳۹۵ میٹر ہے۔
۶) جب آپ خانہ کعبہ کا طواف مقامِ ابراہیم کے بالکل قریب سے کرتے ہیں تو ایک چکر میں آپ 150 میٹر کا سفر کرتے ہیں یعنی سات چکّر میں ایک کلومیٹر سے کچھ زیادہ چلتے ہیں۔
۷) جب آپ خانہ کعبہ کا طواف کعبہ شریف سے سوفِٹ کی دوری یعنی مطاف کے آخری حصے سے کرتے ہیں تو تقریباً پونے دو کلومیٹر کی دوری طے کرتے ہیں۔
۸) صفاء اور مروہ کی دوری 395 میٹر ہے۔ یعنی سات چکّر میں آپ تقریباً پونے تین کلومیٹر چلتے ہیں۔
۹) عمرہ میں اگر آپ خانہ کعبہ سے سوفِٹ کی دوری سے طواف کرتے ہیں اور صفاء اور مروہ کے سات چکّر لگاتے ہیں تو ساڑھے چار کلومیٹر کی دوری طے کرتے ہیں یعنی مکہ سے مِنٰی کی دوری۔ اگر آپ عمرہ آسانی سے کر سکتے ہیں تو مکہ سے مِنٰی بھی آسانی سے اور اُتنے ہی وقت میں جا سکتے ہیں۔
۱۰) جب آپ مکّہ پہنچتے ہی عمرہ کرتے ہیں تو عمرہ کرتے وقت اپنی جسمانی طاقت کا بھی اندازہ کر لیں۔ اگر آپ بڑی آسانی سے عمرہ کر لیتے ہیں تو مکہ اور مِنٰی کا درمیانی سفر بھی آپ بڑی آسانی سے کر لیں گے۔
۱۱) ایک بار عمرہ کرنے کے بعد کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اگر آپ صفاء اور مروہ کے سات چکّر اور لگا سکتے ہیں تو آپ مِنٰی اور عرفات کے درمیان کا سفر بھی آرام سے کر سکتے ہیں۔
۱۲) لوگ دِن میں پانچ سے سات بار طواف کرتے ہیں یہ مکہ اور مِنٰی یا عرفات کی دوری سے بھی زیادہ چلنا ہے۔ مگر چونکہ ایک ہی جگہ پر چلنا ہوتا ہے اِسلئے ہمّت بندھی رہتی ہے اور مِنٰی اور مکہ یا مِنٰی اور عرفات کا سفر کبھی پیدل نہیں کیا ہوا ہوتا ہے اِسلئے اِس بارے میں سوچ کر ہمّت ٹوٹ جاتی ہے۔ اِسلئے اپنے پہلے عمرہ پر باریکی سے غور کیجئے۔ اپنی قوت کا اندازہ لگائیے اور خدا کی مدد پر بھروسہ کر کے زیادہ سے زیادہ پیدل سفر کرنے کی کوشش کیجئے۔
۱۳) پیدل چلنے کی بہت فضیلت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: جو مکہ کو پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ سے واپس آئے (یعنی تمام حج پیدل کرے) تو اس کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کے مثل لکھی جائے گی۔ کہا گیا کہ حرم کی نیکیوں کیا مقدار ہے۔ فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی ہے۔ (ابن خزیمہ وحاکم) لہٰذا اس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں۔ (وللہ ذوالفضل العظیم)

میرا ذاتی مشورہ آپ کو یہ ہے کہ آپ مندرجہ ذیل طریقے سے سفر کیجئے۔

۴) مکہ سے مِنٰی کا سفر:

مِنٰی جانے سے پہلے معلم سے خیمہ کا نقشہ لے لیجئے۔ مکّہ میں اپنی رہائش گاہ سے مِنٰی جانے کے لئے بس کا انتظار کیجئے۔ اور بس میں ہی سفر کیجئے کیونکہ معلّم سات تاریخ کی رات سے ہی حاجیوں کو مِنٰی پہنچانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ۸ر تاریخ کو ۱۲ر بجے تک آپ کو مِنٰی پہنچنا ہوتا ہے۔ اس لئے بس میں اکثر آرام سے جگہ مل جاتی ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ بس آپ کو آپ کے خیمہ تک پہنچا دے گی۔ پہلی بار خیمہ ڈھونڈنا بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اگر معلّم رات میں حاجیوں کو مِنٰی پہنچانا نہیں شروع کرتا تو صبح میں بہت بھیڑ اور افراتفری ہوگی۔ ایسے حالات میں آپ صبح فجر کے بعد ہی مِنٰی پیدل چل دیجئے۔

اگر آپ کے ساتھ عورتیں اور بوڑھے ہیں جو چل نہیں سکتے تو آپ صبر کیجئے اور دوسری یا تیسری بس کی ٹرپ سے منٰی پہنچئے۔ کیوں کہ ۸ تاریخ کو منٰی پہنچ کر آپ کو صرف پانچ وقت کی نماز پڑھنا ہے۔ اگر آپ دو پہر دو بجے بھی منٰی پہنچتے ہیں تو بھی پانچوں وقت کی نماز آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔

اگر آپ چل سکتے ہیں اور آپ کے پاس منٰی کا نقشہ بھی ہے اور خیمہ تلاش کر لینے کا حوصلہ بھی ہے تو اللہ کا نام لے کر پیدل سفر شروع کر دیجئے۔

منٰی کے خیمہ میں تقریباً ۷۰ لوگوں کو رکھا جاتا ہے لوگ بڑی مشکل سے خیمہ میں سو پاتے ہیں جو لوگ منٰی پہلے پہنچتے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ جگہوں کو گھیر لیتے ہیں جس سے آخر میں آنے والے لوگوں کو سامان رکھنے کی جگہ بھی نہیں مل پاتی۔ اگر ایسا ہو تو صبر سے کام لیجئے۔ کسی کونے میں سامان رکھ کر دین دار لوگوں کو جمع کیجئے اور مستورات کے پردے کے لئے خیمے کے درمیان کا پردا گرا کر مستورات کو خیمے کے ایک طرف کرنے کی کوشش کیجئے۔ ایسا کرنے سے سب کی گھیری ہوئی زائد جگہ آزاد ہو جاتی ہے۔ پھر انصاف کے ساتھ آپس کے صلح و مشورہ سے ہر ایک کو ان کے آسانی کے مطابق جگہ دیجئے۔ شریعت کے اصولوں پر چلنے سے نہ صرف آخرت کی زندگی بلکہ دنیاوی زندگی بھی آسان ہو جاتی ہے۔

۵) منٰی سے عرفات کا سفر:

۹ تاریخ کو منٰی میں فجر کی نماز پڑھ کر عرفات کے لئے جانا، یہ سُنّت طریقہ ہے اور اکثر لوگ ایسا ہی کرتے ہیں۔ مگر جب تیس لاکھ لوگ ایک ساتھ ایسا کریں تو کیا حال ہوگا آپ اس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ سخت افراتفری کا عالم ہوتا ہے۔ بس اور جیپ سب چھت کے اوپر تک بھری ہوتی ہیں۔

منٰی سے عرفات آپ کا معلم کی بس میں جانا زیادہ بہتر ہے۔ اس کی چار وجوہات ہیں:

۱) معلم آپ کو اپنے عرفات کے خیمے میں لے جا کر ٹھہرائے گا، جہاں آپ سکون سے بیٹھ سکتے ہیں، ضرورت ہوئی تو لیٹ سکتے ہیں، اپنے گروپ میں جماعت بنا کر نماز پڑھ سکتے ہیں اور سکون سے عبادت کر سکتے ہیں۔

۲) دو پہر کا کھانا معلّم کی طرف سے ہوگا۔ اس لئے آپ کو اپنے کھانے کی فکر نہیں کرنی ہوگی۔

۳) معلّم کے خیموں کے آس پاس نہانے اور ضروریات سے فارغ ہونے کا اچھا انتظام ہوتا ہے۔ عرفات میں غسل سُنّت ہے۔

۴) عرفات سے واپسی کے وقت بھی معلّم کے خیمہ کے پاس ہی سے اس کی بس روانہ ہوگی۔ اس لئے اگر آپ کے ساتھ ایسے لوگ ہیں جو چل نہیں سکتے تو آپ کو سواری کے لئے آسانی ہوگی۔

● اگر آپ نے عرفات کی طرف پیدل سفر کیا اور مسجد نمرہ کے قریب پہنچ گئے تو وہاں اتنی شدید بھیڑ ہوتی ہے، جیسے نماز کے بعد مطاف میں طواف کرتے وقت ہوتی ہے۔ اس لئے اگر آپ کا پیدل سفر کا ارادہ ہے تو عرفات سے پہلے دائیں یا بائیں ہو کر عرفات میں داخل ہوں۔ سیدھے راستے پر مسجد نمرہ ہے۔

● معلم کی بس سے سکون سے آپ کو اگر عرفات جانا ہے تو آدھی رات کو جب اس کی پہلی بس عرفات کے لئے روانہ ہوگی اس سے آپ عرفات آجائیں اور عرفات پہنچ کر فجر کی نماز پڑھیں۔

● منٰی میں فجر کی نماز پڑھ کر نکلنا سُنّت ہے۔ مگر مسلمانوں کو تکلیف دینا حرام ہے۔ اگر آپ صبح تک انتظار کرتے ہیں اور صبح کی بس سے روانہ ہونا چاہتے ہیں تو اس وقت جب بس چھت تک بھر گئی ہوگی۔ آپ کا اس بھیڑ میں شامل ہونا لوگوں کی پریشانی اور بڑھائے گا۔

● پیدل سفر کرتے وقت عرفات کے قریب پہنچ کر آپ کو لوگوں کا ایک سمندر نظر آئے گا۔ مگر خبردار رہئے! جہاں لوگ ہیں وہاں عرفات کے میدان کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ عرفات کا میدان ایک محدود جگہ ہے۔ جس کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ وقوف عرفہ کا فرض اسی جگہ رہ کر عبادت کرنے سے ادا ہوگا۔ مسجد نمرہ کا کچھ حصّہ اور آس پاس کا بہت سا علاقہ عرفات کے حدود کے باہر ہے۔ جب آپ عرفات کے میدان میں داخل ہونے لگیں تو عرفات کے حد کا بورڈ ضرور دیکھ لیں۔

● مزدلفہ سے عرفات کی طرف کل گیارہ سڑکیں جاتی ہیں۔ جن میں سے دو صرف پیدل چلنے والوں کے لئے اور نو (۹) موٹر گاڑیوں کے لئے ہیں۔ پیدل چلنے والی دو سڑکیں مزدلفہ میں مسجد الشعر الحرام سے نکلتی ہیں۔ اِس میں سے سڑک نمبر ایک مسجد نمرہ اور سڑک نمبر ۲ جبلِ رحمت تک گئی ہیں۔ ان سڑکوں پر طریق المشاۃ رقم ۱ یا ۲ لکھا ہوا ہوگا۔ پیدل چلنے والی سڑک نمبر 1 موٹر گاڑیوں کے سڑک نمبر ۴ اور ۵ کے درمیان ہے۔ اور پیدل چلنے والی سڑک نمبر ۲ موٹر گاڑیوں کے سڑک نمبر ۷ اور ۸ کے درمیان ہے۔

مسجد نمرہ عرفات میں داخل ہوتے ہی ہے اِس کا مزدلفہ کی سمت کا ایک حصہ عرفات کے حدود کے باہر ہے۔ جب کے جبل رحمت عرفات میدان کے درمیان ہے۔ اِن دونوں جگہوں پر بہت زیادہ بھیڑ ہوتی ہے۔ اگر آپ کے گروپ میں زیادہ لوگ ہوں اور عورتیں اور کمزور لوگ ہوں تو اِن دونوں جگہوں سے دور ہی رہیں تو بہتر ہے ورنہ ایک دوسرے سے بچھڑ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔

۶) عرفات سے مزدلفہ کا سفر:

ہر سال تقریباً 30 سے 40 لاکھ لوگ حج کرتے ہیں مگر مکّہ شریف سے منٰی اور منٰی سے عرفات کا سفر لوگ تین سے چار گھنٹے کے وقفے میں کرتے ہیں۔ یعنی کسی نے تین گھنٹے پہلے اور کسی نے تین گھنٹے بعد سفر شروع کیا۔ مگر عرفات سے مزدلفہ کے واپسی کا سفر لوگ ایک ساتھ ایک ہی وقت میں سورج ڈوبتے ہی کرتے ہیں اسلئے وہ گاڑیاں جو عرفات کے آخری سرے پر یعنی مسجد نمرہ سے دور ہوتی ہیں وہ ایک ہی جگہ پر تین سے چار گھنٹہ کھڑے رہ جاتی ہیں اور مزدلفہ رات کے تین یا چار بجے پہنچتی ہیں۔ مزدلفہ کی رات بہت اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں شبِ قدر کی صرف فضیلت بیان کی ہے کہ یہ ایک رات ہزار راتوں سے زیادہ افضل ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مزدلفہ کی رات میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا حکم قرآن شریف میں اِن الفاظ میں دیا ہے۔ ”جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر حرام (یعنی مزدلفہ) میں خدا کا ذکر کرو اور اسطرح کرو جس طرح اس نے تمکو سکھایا اور اس سے پیشتر تم لوگ (ان طریقوں سے محض) ناواقف تھے۔ (سورۃ بقرہ ۱۹۸)

اگر مزدلفہ آپ وقت پر پہنچ کر عبادت کرنا چاہتے ہیں تو پیدل چلنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ عرفات سے مزدلفہ تقریباً چھ کلومیٹر ہے۔ عرفات سے مزدلفہ کے سفر میں ۲۰ لاکھ لوگ آپکے ساتھ پیدل سفر کر رہے ہونگے اِن سب کے ساتھ آپکو چلنا بہت اچھا لگے گا اور اگر آپ ٹھہر ٹھہر کر آرام سے چلیں تب بھی دو سے تین گھنٹے میں مزدلفہ پہنچ جائیں گے۔

اور اگر تھک گئے ہوں عورتیں اور بوڑھے ساتھ ہوں تو پھر پرائیویٹ ٹیکسی سے سفر کیجئے کیوں کہ بس تو عصر کی نماز ختم ہوتے ہی چھت کے اوپر تک بھر جاتی ہے اور اصل عرفات میں دعا کا وقت عصر سے مغرب کا ہے۔ اس دوران آپ خُوب دل لگا کر عبادت کیجئے اور آرام سے مغرب کے وقت چلئے۔

مزدلفہ اور منٰی کی سرحدیں ملی ہوئی ہیں۔ اور اب تو منٰی کے خیمے جگہ کی کمی ہونے کی وجہ سے مزدلفہ کے اندر تک لگائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ سفر پیدل ہی کیجئے اور اتنی نزدیک کے لئے شاید آپ کو سواری بھی نہ ملے گی۔

۷) منٰی سے مکہ مکرمہ کا سفر :

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مکہ شریف سے منٰی کی دوری صرف ساڑھے چار سے پانچ کلومیٹر ہے اتنی دوری تو آپ ایک عمرہ میں طے کر لیتے ہیں۔ مکّہ سے منٰی اور منٰی سے مکّہ کا سفر آپ پیدل ہی طے کیجئے۔ اگر آپ پیدل چلتے ہیں تو یہ سفر آپ ۳۰ منٹ کے وقفے میں کر لیں گے۔ سواری سے دو سے تین گھنٹہ بھی لگ سکتے ہیں۔ سواری کی مشکلات سے واقف سعودی حکومت نے اس مختصر سفر کیلئے بہترین سڑکیں اور سُرنگ بنائی ہیں۔ راستے میں سایہ بھی کیا ہے۔ اور پانی کا انتظام بھی ہے۔ اگر آپ کا بیگ پہیے والا ہے اور آپ کو کاندھوں پر اُٹھا کر نہیں چلنا ہے تو سفر اور بھی آسان ہو جائیگا۔

(بقیہ صفحہ ۱۷ پر)

سفرِ حج میں نماز کا بیان

منیٰ کے قیام میں نمازِ باجماعت کا مسئلہ:

- منیٰ پہنچ کر پردے کے ساتھ دوسرا اور سب سے اہم اور مُشکل کام جو آپ کو کرنا ہے۔ وہ یہ کہ خیمہ میں با جماعت نماز کا انتظام۔ منیٰ میں مسجدِ خیف ہے۔ اگر خیمہ مسجد سے دور ہو تو وہاں تک پانچوں وقت پہنچنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ اِس لئے خیمہ میں با جماعت نماز کا اہتمام کریں۔
- منیٰ کے قیام میں عبادت کے لئے اللہ تعالیٰ نے خاص تاکید فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جب حج کے تمام ارکان پورے کر چکو تو (منیٰ میں) خدا کو یاد کرو جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے، اس سے بھی زیادہ۔'' (سورۃ بقرۃ آیت ۲۰۰)۔

''اور (قیامِ منیٰ کے) دِنوں میں (جو) گِنتی کے (چند دِن ہیں) خدا کو یاد کرو۔ اگر کوئی جلدی کرے (اور) دو ہی دِن میں (چل دے) تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ اور جو بعد تک ٹھہرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔'' (سورۃ بقرۃ)

- اس لئے منیٰ میں بہت زیادہ عبادت کرنا چاہئے۔ مگر عموماً لوگ وہاں سیر و تفریح، بحث و مباحثے اور فضول باتوں میں وقت ضائع کرتے رہتے ہیں۔
- منیٰ میں تین وجوہات کی بناء پر ایک جماعت بنا کر نماز پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔

(۱) نماز کے وقت پر لوگوں کی نا اتفاقی۔

(۲) مسلک کا مسئلہ۔ (۳) قصر نماز کا مسئلہ۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو میری ایک سنت زندہ کرے گا اِسے سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا (بیہقی۔ مشکوٰۃ)۔ جماعت بنا کر نماز پڑھنا حضور ﷺ کی سنت ہے۔ اس لئے کوشش کر کے جماعت سے نماز پڑھیں اور اوپر بیان کئے گئے تینوں وجوہات کو آڑے آنے نہ دیں۔

- منیٰ کے خیمہ میں پہنچتے ہی پہلے پردے کا اہتمام کریں۔ پھر تمام لوگوں کو ایک جگہ جمع کر کے نماز با جماعت کی کوشش کریں اور ایسے شخص کو امام بنائیں جس کے پیچھے دوسرے مسلک والوں کو نماز پڑھنے میں کراہیت نہ ہو۔ (جن حضرات کو کراہیت ہو تو بعد میں وہ خاموشی سے اپنی نماز دہرا لیں۔ مگر حضور ﷺ کی جماعت سے نماز پڑھنے کی سنت کو نہ چھوڑیں)۔
- چونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو منیٰ میں کثرت سے یاد کرو اس لئے شریعت کے دائرے میں زیادہ سے زیادہ عبادت کی کوشش کرنی چاہئے۔ مسافر کی نماز مقامی امام کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ اس لئے کوشش کر کے ایسے شخص کو امام بنایا جائے جو کہ مقامی ہو۔ اِس سے وہ حاجی جو مقامی ہیں۔ اور جن پر قصر لازم نہیں ہے انہیں چاروں رکعت امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا موقع ملے گا۔ اور مسافر حضرات جو دو رکعت نماز زیادہ پڑھیں گے اس کا انہیں ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ (اگر سب مسافر ہیں تو امام کا مسافر میں سے انتخاب کرنا اور سب کا قصر پڑھنا زیادہ افضل ہے)۔
- نماز کے علاوہ بھی زیادہ سے زیادہ نفل پڑھنے کی کوشش کریں۔ یا کم از کم نماز پڑھنے کی جگہ پر ہی ۱۵ منٹ سے آدھا گھنٹہ بیٹھ کر تسبیح پڑھتے رہیں۔ اس سے دوسروں کو بھی عبادت کرنے کا شوق ہوگا۔ اگر آپ اپنی نماز مختصر کر کے فوراً جگہ سے اُٹھ جائیں گے تو چونکہ نماز آرام کرنے کی جگہ پر ہی ہوتی ہے اس لئے اِس خوف سے کہ دوسروں کو تکلیف ہوگی ہر کوئی نماز مختصر کر کے جگہ خالی کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے شریعت جہاں تک اجازت دے پوری نماز پڑھنے کی کوشش کریں اور نفل نماز اور تسبیحات کا بھی خوب اہتمام کریں۔
- دو امام اور دو موذِن مقرر کر لیں تا کہ اگر ایک کسی وجہ سے غیر حاضر ہو تو دوسرا ضرور اذان دے اور نماز پڑھا سکے۔ نماز کا وقت بھی کاغذ پر لکھ کر خیمہ میں لٹکا دیں تا کہ سب کو ہمیشہ یاد رہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرے، ایمان کامل عطا فرمائے اور دُنیا اور آخرت دونوں جگہ کامیاب فرمائے (آمین)۔

قصر نماز کا بیان:

- اگر کوئی اپنے شہر سے ۸۷ کیلو میٹر دوری کے سفر کا ارادہ کرتا ہے تو اس شخص کا اپنے شہر کو چھوڑتے ہی مسافر میں شمار ہوگا۔
- اگر وہ شخص منزل پر پہنچ کر ۱۵ دِن سے کم رہنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس شخص کا دوسرے شہر میں بھی مسافر ہی میں شمار ہوگا۔ اگر پندرہ دن سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہے تو وہ پھر وہ شخص صرف راستہ کے سفر میں ہی مسافر ہوگا۔ اور منزل پر پہنچ کر مقامی ہو جائے گا۔
- مسافر کے لئے چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت ہوں گی جنہیں قصر کہتے ہیں۔
- مسافر اگر سنت اور نفل نا پڑھے تو کوئی گناہ نہیں مگر اگر پڑھ لے تو اُسے سنت اور نفل کے مطابق ہی ثواب ملے گا۔ (ثواب کم نہ ہوگا)۔
- نبی کریمؐ مسافرت میں بھی فجر کی دو سُنّت اور عشاء کی تین وِتر پڑھتے تھے۔
- مسافر اگر مقامی امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز بلا کراہیت درست ہوگی اور ہو جائے گی۔ اور اسے امام کے ساتھ پوری نماز پڑھنا ہوگا۔
- مقامی حضرات اگر مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں تو ان کی بھی نماز ہو جائے گی۔ مگر جب امام قصر کی دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرے تو مقامی حضرات بغیر سلام پھیرے اُٹھ کر باقی دو رکعت پوری کر لیں۔
- مسافرت کے ایّام میں جب مسافر تنہا نماز پڑھے تو حنفی مسلک کے مطابق اُسے قصر پڑھنا لازم ہے۔ جب کے دوسرے مسلکوں کے مطابق صرف جائز ہے، لازم نہیں۔
- سعودی علماء کا مسلک حنبلی ہے۔ اس لئے سعودی عرب میں ساری نمازیں حنفی مسلک کے نماز کے وقت سے بہت پہلے پڑھی جاتی ہیں۔ کسی بھی مسجد میں حنبلی مسلک کے وقت کے مطابق اگر آپ جماعت سے نماز پڑھتے ہیں تو آپ کی نماز ہو جائے گی۔ مگر اگر آپ اکیلے نماز پڑھتے ہیں یا منیٰ میں سارے حاجی حنفی مسلک سے ہیں اور اپنی الگ جماعت بنا کر نماز پڑھتے ہیں تو اُنہیں حنفی مسلک کے مطابق جو نماز کا وقت ہے اسی وقت پر نماز پڑھنا چاہئے۔

منیٰ میں کیا آپ مسافر ہیں!

- ۸۷ رکلو میٹر کی دوری کے سفر کے بعد اگر آپ نئے جگہ میں ۱۵ ردن سے زیادہ روز رہنے کا ارادہ کرتے ہیں، تو آپ وہاں مقامی ہوں گے مگر نئے جگہ پر بھی اگر آپ کا دومستقل جدا جدا جگہ پر ٹھہرنے کا ارادہ ہے اور ہر ایک جگہ پر بھی آپ قیام کا ارادہ ۱۵ ر روز سے کم ہوگا، تو آپ مسافر میں ہی شمار ہوں گے۔
- پہلے زمانے میں مکّہ مکرمہ ایک شہر تھا اور منیٰ دو پہاڑیوں کے درمیان ایک وادی تھی۔ دونوں جدا جدا تھے۔ منیٰ میں آبادی نہ تھی یا مکّہ مکرمہ سے مسلسل آبادی کا سلسلہ منیٰ نہ تھا۔ اس لئے دو الگ الگ مقام شمار کئے جاتے تھے اور اگر کسی حجاج کی رہائش مکّہ مکرمہ میں حج سے پہلے ۱۵ ردن سے کم

ہوتا تو وہ مکّہ مکرمہ اور منٰی مزدلفہ اور عرفات میں مسافر ہی شمار ہوتا تھا، اور اسے قصر پڑھنا لازمی ہوتا تھا
۔

- مگر اب منٰی اور مزدلفہ کا علاقہ مکّہ شہر میں شامل کر لیا گیا ہے اور آپ خود ہی دیکھیں گے کہ مکّہ مکرمہ سے مسلسل منٰی تک اابادی کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے اور منٰی کے متوازی پہاڑ پر رہائشی عمارتوں کی ایک قطار سی ہے۔

- ۲۰۰۹ء میں یہ بھی خبر ملی ہے کہ عرفات بھی مکّہ مکرمہ شہر میں شامل کر لیا گیا ہے، اور ویسے بھی حاجی عرفات میں رات نہیں گزارتے ہیں صرف عرفات جا کر شام تک واپس آتے ہیں۔

- اس لئے اب وہ حضرات جن کا کُل قیام ۱۵/دن سے کم ہوگا صرف وہی مسافر شمار کئے جائیں گے۔ ورنہ سب مقامی سب ہوں گے۔ کُل قیام یعنی حج کے ایاّم سے پہلے مکہ مکرمہ کے قیام کے دن، حج کے پانچ دن اور حج کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام کے دن۔ ان سب دنوں کی جمع یا سب دن ملا کر ۱۵/دن سے پہلے کم ہوں گے تو حاجی مسافر ہے ورنہ مقامی۔

وقوفِ عرفات اور نماز:

- منٰی اور مزدلفہ یہ دونوں مقدس مقامات مکہ مکرمہ شہر میں شامل ہونے کے بعد اب اکثر حاجی مقامی ہی ہوتے ہیں اور انہیں نماز پوری پڑھنی ہوتی ہے۔

- عرفات میں شاندار اور کشادہ مسجد، مسجد نمرہ ہے۔ یہاں ظہر کے وقت ہی ظہر اور عصر دونوں نمازیں ایک ساتھ قصر کی طرح (دو دو رکعت کر کے) پڑھی جاتی ہیں۔ اگر آپ مقامی ہیں تو مسجد نمرہ میں قصر نماز کس طرح پڑھیں، یہ اپنے علما سے دریافت کر لیں۔

- مالکی اور حنبلی مسلک کے مطابق، مقامی اور مسافر سب کے لئے عرفات میں قصر پڑھنا جائز ہے۔ جبکہ حنفی کے نزدیک مقامی شخص عرفات میں قصر نماز نہیں پڑھ سکتا، اسے پوری نماز ہی پڑھنی ہوگی۔ حنفی مسلک کے مطابق مقامی امام قصر نماز پڑھا ہی نہیں سکتا۔ اور مسجدِ نمرہ کا امام مقامی ہوتا ہے اور قصر پڑھاتا ہے۔ مگر یہ مالکی اور حنبلی کے نزدیک جائز ہے۔

- جن لوگوں نے بار بار حج کیا ہے ان کے تجربہ کے مطابق، ان کی رائے ہے کہ اگر آپ گروپ میں ہیں اور آپ کے گروپ میں عورتیں اور بوڑھے ہیں تو بھول کر بھی مسجد نمرہ مت جایئے۔ کیوں کہ وہاں اتنی شدید بھیڑ ہوتی ہے کہ نماز تو در کنار سیدھا کھڑے ہونے یا بیٹھنے کے کئے بھی جگہ ملنا مشکل ہوتا ہے۔ اور ایک دوسرے سے بچھڑ جانا تو یقینی ہے۔

- اس لئے منٰی میں ۹/ذی الحجہ کی رات یا صبح جب معلّم اپنے بس سے آپ کو عرفات میں اپنے خیمہ پر لے جانا چاہے تو آپ اس کے ساتھ چلے جائیں۔ خیمہ پر دوپہر کا کھانا معلّم کی طرف سے ہوگا۔ خیمہ پر پورے دن اطمینان سے عبادت کیجئے۔ نماز کے وقت نماز پڑھیں اور بقیہ وقت تسبیحات میں مشغول رہیں۔

- حنفی مسلک کے مطابق اگر آپ مسجد نمرہ سے دور اپنے خیمے میں نماز پڑھتے ہیں تو ظہر کے وقت ظہر نماز پڑھیں اور عصر کے وقت عصر پڑھیں۔ دونوں کو ساتھ ملا کر نہ پڑھیں۔ اور اگر آپ مقامی ہیں تو پوری نماز پڑھیں، قصر نہ پڑھیں۔

- عرفات میں بھی اپنے خیمہ کے لوگوں کے ساتھ جماعت بنا کر نماز پڑھیں۔ نماز کے پہلے اذان کا اور جماعت کے پہلے تکبیر کا اہتمام کریں۔

- حرم شریف کی نماز اور عرفات کے دن مسجد نمرہ کی نماز ریڈیو اور ٹی وی پر نشر ہوتی ہے۔ مگر آپ ان کی آواز پر اپنے خیمہ میں جماعت کا تصور کر کے نماز نہیں پڑھ سکتے۔ جماعت کے لئے ضروری ہے کہ صف بندی ہو۔ اقتداء کے لئے ضروری ہے کہ امام اور مقتدی کے درمیان کوئی اتنا بڑا میدان یا خالی جگہ نہ ہو جس میں دو صفیں قائم ہو سکتی ہیں۔ یا اتنی بڑی سڑک نہ ہو کہ بیل گاڑی گذر سکے۔ یا درمیان میں کوئی خیمہ یا مکان وغیرہ حائل نہ ہو۔ اس لئے اگر مسجد نمرہ کی آواز آپ لاؤڈ اسپیکر پر سُن رہے ہو مگر درمیان میں فاصلہ ہو تو اس آواز پر نماز نہ پڑھیں۔

مزدلفہ میں نماز

- عرفات میں سورج ڈوبنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر آپ کو مزدلفہ کوچ کرنا ہے۔ اور مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو جمع کر کے ایک ساتھ پڑھنا ہے۔

- اگر آپ عشاء کی نماز سے پہلے ہی مزدلفہ پہنچ گئے تو بھی آپ مغرب کی نماز نہ پڑھیں بلکہ عشاء تک انتظار کریں۔ پھر عشاء کا وقت ہونے پر ایک اذان اور دو تکبیر سے پہلے مغرب کی فرض پڑھیں۔ پھر عشاء کی فرض پڑھیں۔ پھر اس کے بعد دونوں نمازوں کی سُنّت، نفل اور وتر پڑھیں۔

- مزدلفہ میں صبح صادق تک یہ نماز قضاء میں شمار نہ ہوں گی۔ اس لئے جب بھی مزدلفہ پہنچیں اگر ممکن ہو تو جماعت بنا کر نماز پڑھیں اور اگر جماعت بنانا ممکن نہ ہو تو اکیلے ہی نماز پڑھ لیں۔

- فجر کی نماز کا وقت ہوتے ہی مزدلفہ میں توپ کا گولہ داغا جاتا ہے تا کہ حاجی نماز کا صحیح وقت معلوم کر لیں۔

- اگر آپ گروپ میں ہیں۔ تو مزدلفہ میں بھی صبح صادق کے بعد فجر کی اذان دیں پھر جماعت بنا کر نماز ادا کریں اور وضائف وتسبیحات میں مشغول رہیں۔ اور سورج نکلنے سے پانچ منٹ پہلے منٰی کی طرف کوچ کریں۔

نمازی کے سامنے سے گذرنا کب جائز ہے؟

- نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی نمازی کے سامنے سے گذرنے کا عذاب جان جائے تو چالیس سال کھڑا رہ کر انتظار کرے گا مگر سامنے سے نہ گذرے گا۔ (بخاری۔ ابوداؤد)

- کوئی طواف کرنے والا اگر نمازی کے سامنے طواف سے کرتے ہوئے گذرے تو ایسی حالت میں نہ طواف کرنے والے پر گناہ ہے نہ نمازی پر۔

- حنفی مسلک کے مطابق کسی دوسرے شخص کو نمازی کے سامنے سے گزرنے کے بارے میں دو قول ہیں۔ ایک قول میں نمازی کے مقامِ سجدہ کے آگے سے گذر سکتے ہیں۔ اور دوسرے قول میں نمازی سے دو صف آگے سے گذر سکتے ہیں۔ دو صف کے معنی ہیں ایک نمازی کی صف اور ایک اس سے آگے کی صف۔ بڑی مسجدوں کے لئے یہی حکم ہے۔

- مسجدِ نبوی ﷺ اور مسجد حرام میں حج کے دنوں میں اتنی بھیڑ ہوتی ہے کہ نمازی کے سامنے سے گذرنے کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں رہتا۔ ان حالات میں اپنی طرف سے پوری کوشش کریں کہ دوسرے قول پر عمل ہو اور اگر وہ ناممکن ہو تب ہی پہلے قول پر عمل کریں۔ یعنی نمازی کے مقامِ سجدہ کے آگے سے گذریں۔

- مسجدِ نبوی ﷺ اور مسجد خیف کے باہر لوگ فرض نمازوں کے لئے اس طرح صف بندی کرتے ہیں کہ صف امام سے آگے بنا لیتے ہیں۔ اگر مقتدی امام سے آگے ہو جائے تو مقتدی کی نماز نہیں ہوگی۔

جماعت کی اہمیت

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص کو اس کا شوق ہو کہ وہ قیامت کے دن مسلمان کی طرح اللہ کے سامنے پیش ہو وہ پانچوں وقت کی نماز اس مسجد میں جہاں اذان دی جاتی ہے با جماعت ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو جو طریقۂ ہدایت عطا فرمایا ہے اس میں پانچوں نمازیں با جماعت پڑھنا بھی شامل ہے۔ تو اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسا یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بیشک تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت ترک کر دی، اور تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت ترک کر دی تو تم گمراہ ہو گئے۔ ہم نے کسی صحابی کو جماعت سے غیر حاضر ہوتے

نہیں دیکھا، جماعت سے وہی شخص غیر حاضر ہوتا تھا جو کھلا ہوا منافق ہوتا تھا، بیمار بھی دو آدمیوں کے سہارے سے آ کر صف میں شامل ہو جاتے تھے۔ (مسلم)

نماز کے لئے ممنوع اوقات:

عین طلوع آفتاب، عین زوال آفتاب، عین غروب آفتاب میں۔ ان وقتوں پر نماز ہوتی ہی نہیں ہے۔ چاہے آپ اپنے وطن میں ہوں یا حرم شریف میں۔

- اگر آپ نفل نماز شروع کر کے نیت توڑ دیں تو وہ نفل نماز آپ کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔ جسے آپ کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ اگر ''نفل نماز ہی تو تھی'' ایسا کہہ کر چھوڑ دیں گے اور دُہرائیں گے نہیں تو گناہ گار ہوں گے۔

- اسی طرح طواف کے بعد دو رکعت نفل اگر آپ نے ممنوع اوقات میں پڑھا ہے تو پہلے تو وہ نماز نہیں ہوگی۔ اس لئے آپ کا طواف، بغیر نماز کے ادھورا رہا۔ پھر اگر آپ نے نماز دہرایا نہیں تو گناہگار بھی ہوں گے۔ اس لئے حرم میں ممنوع نماز کے اوقات کا خاص خیال رکھیں۔

- مسجدِ حرام میں مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھنا افضل ہے۔ مگر یہ مقام اب طواف کرنے والوں کے راستے کے بالکل درمیان ہے۔ اس لئے اگر اس مقام پر کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو جائے تو طواف کرنے والوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو تکلیف دینا حرام ہے۔ اس لئے افضل کام کرنے کی جستجو میں حرام کام کرنے سے بچیں۔

- مقامِ ابراہیم پہلے خانہ کعبہ سے بالکل قریب ۷/رفٹ کی دوری پر تھا۔ جب مسلمانوں کی تعداد بڑھی اور طواف کرنے والے زیادہ ہو گئے تو اس مقام پر نماز پڑھنے والوں سے طواف کرنے والوں کو تکلیف ہونے لگی۔ طواف کرنے والوں کی آسانی کے لئے حضرت عمرؓ نے مقامِ ابراہیمؑ کو ہٹا کر خانۂ کعبہ سے ۴۶/رفٹ دوری پر کر دیا۔ (فتح الباری، شرح الحدیث ۳۸۷۷)

- ساری نصیحتوں کو نظر انداز کر کے اگر آپ مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھنے کے لئے بضد ہیں تو یہ بات یاد رکھیں کہ اب یہ اس مقام پر نہیں ہے جس مقام کا ذکر قرآن شریف میں ذکر ہے۔ وہ مقام تو خانۂ کعبہ کے بالکل قریب تھا۔ اور دوسری بات یہ یاد رکھیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمرؓ نے جس کام کو رُکاوٹ سمجھا اور اس مبارک پتھر کو اس کی مبارک جگہ سے ہٹا دیا۔ آج آپ خود وہی رُکاوٹ بننے کے لئے بضد ہیں۔ اس لئے طواف کرنے والوں کا خیال رکھیں۔ اور اتنا پیچھے ہٹ کر نماز پڑھیں کہ آپ سے کسی کو کوئی پریشانی نہ ہو۔



خسارے کا سودا

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم شریف کی مسجدوں کا ماحول اتنا پُر نور اور پُر سکون ہے کہ لوگ گھنٹوں یوں ہی صحن اور باہر کی کھلی جگہوں پر بیٹھے رہتے ہیں، نماز کا انتظار کرتے ہیں۔ اور اذان ہونے پر وہیں مصلّٰی بچھا کر نماز پڑھنے لگتے ہیں۔

جتنی دیر مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کیا جائے وہ وقت بھی نماز میں شمار ہوتا ہے اور اُس کا بھی ثواب ملتا ہے۔ مگر حاجی حضرات دو وجوہوں سے یہ بہترین ثواب کمانے کا موقع کھو دیتے ہیں۔ بلکہ کبھی کبھی تو گناہ گار ہوتے ہیں۔

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اکثر حاجی حضرات اِن وقتوں میں آپس میں دنیا کی باتیں کیا کرتے ہیں۔ جس سے ثواب نہیں ملتا بلکہ نماز پڑھنے کی جگہوں پر دنیا کی بات کرنے والوں پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب بھی جماعت شروع ہو تو پہلے اگلی صفوں کو بھرنا چاہئے۔ اگر اگلی صفیں خالی ہیں تو بغیر اگلی صفوں کو بھرے پیچھے دوسری صف بنانے سے نماز نہیں ہوتی۔ لوگ اپنی وقتی سہولت کے لئے اسکا خیال نہیں رکھتے۔

یہ بابرکت مسجدیں جہاں ثواب لاکھوں اور کروڑوں میں کمایا جا سکتا ہے۔ اپنے نفس کی ذرا سی خوشی کے لئے ہم ایسے سنہرے مواقع برباد کر دیتے ہیں۔ اِس لئے جب بھی حرم میں بیٹھیں تو دُنیا کی باتوں سے پرہیز کریں۔ اور جماعت شروع ہوتے ہی پہلے اگلی صفوں کو پُر کر لیں۔

باہری صحن بہت پُرکشش ہے۔ اور وہاں بیٹھنا بھی آسان ہے اِسی لئے جماعت شروع ہوتے ہی باہری صحن تو کھچا کھچ بھر جاتا ہے۔ مگر پہلا منزلہ چھت اور تہہ خانہ بہت خالی رہتا ہے۔ نماز شروع ہونے کے بعد اگر کوئی اندر جانا بھی چاہے تو نہیں جا پاتا یا بہت تکلیف سے جا پاتا ہے۔

اِس طرح اندر جانے والے نمازیوں کو روکنے کا وبال بھی باہر نماز پڑھنے والوں پر ہوگا۔ اِس لئے بھلے ہی آپ صحن میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کریں مگر نماز شروع ہونے کے پہلے اندر چلے جائیں اور پہلے اندر کی جگہیں پُر کریں۔ اندر حرم شریف کی مسجد پوری طرح بھر جانے کے بعد ہی باہر نماز پڑھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی عبادت کو قبول فرمائے اور حجِ مبرور عطا فرمائے۔ آمین



(۔۔۔صفحہ ۱۴ کا بقیہ۔ حج کے خاص دنوں میں سواری کا مسئلہ)

۸) حرم کے ٹیکسی ڈرائیور:

حرم کے ٹیکسی ڈرائیوروں سے اپنے قیامِ حرم میں اپنی حفاظت کیجئے اور ٹیکسی ڈرائیوروں پر کبھی بھی بھروسہ مت کیجئے۔ ان میں سے اکثر غیر ملکی اور مجرمانہ ذہنیت کے ہیں۔ انکے ذریعے دھوکہ دینے اور لوٹنے کی اکثر وارداتیں ہوتی ہیں۔

۹) سفر سے متعلق کچھ ضروری معلومات:

مکہ سے مدینہ۔ مدینہ سے مکہ یا جدّہ وغیرہ کے سفر کے بارے میں جانکاری کے لئے اپنی عمارتوں میں چسپاں نوٹس کو پڑھیں۔ یا اپنے معلم کے دفتر سے رجوع کریں یا اپنے ہندوستانی حج مشن برانچ کے آفس سے رابطہ قائم کریں۔

مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کے تاریخی مقامات کی زیارت کے لئے کئی دلال آپ کی عمارت یا کمرہ میں آئیں گے۔ یہ ہر شخص سے ان مقامات کی زیارت کے لئے ۱۵ سے ۲۰ ریال یا اس بھی زیادہ روپیہ وصول کریں گے۔ یہ ان کا منافع بخش کاروبار ہے۔

اگر آپ اور کچھ حاجی مل کر کونٹریکٹ کے بس والوں سے رابطہ قائم کریں تو بسیں اتنے سستے میں مل جاتی ہیں کہ فی کس ہر شخص کو دلالوں کو دی جانے والی رقم کا آدھا ہی ادا کرنے پڑے گا۔



حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: ''سلام کلام سے پہلے ہے۔'' (یعنی ملاقات کے وقت پہلے سلام کرو پھر بات چیت کرو) (ترمذی)

آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ پہلے سلام کرنے والا تکبر سے پاک ہے۔ (بیہقی)

مسلک کا مسئلہ

● روایات میں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بزرگ تھے۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ! تو مجھے دُنیا کی فکر سے آزاد کردے، تاکہ میں شب و روز تیری عبادت کیا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی سُن لی۔ اُن کو ایک جزیرہ پر پہنچادیا۔ جزیرہ پر ایک انار کا درخت اُگا دیا اور ایک چشمہ جاری کردیا۔ وہ بزرگ روز ایک انار کھاتے، چشمہ کا پانی پیتے اور شب و روز خدا کی عبادت میں مشغول رہتے۔

اپنی پانچ سو سال کی عمر میں وہ بغیر گناہ کیے مسلسل عبادت کرتے رہے۔ اُن کی وفات کے بعد جب فرشتوں نے اُنہیں خدا کے حضور پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جا میں نے تجھے اپنے فضل سے بخش دیا۔

بزرگ کو بڑا عجیب سا لگا، اور اُن کے دِل میں ایک گُمان سا گزرا کہ میری بخشش کے لئے تو میری پانچ سو سال کی عبادت سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے کیسے بخشا؟

اللہ تعالیٰ تو دِلوں کی بات بھی جانتا ہے۔ اُس نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اِنہیں جنت میں لے جاؤ مگر پیدل۔

جنت کا راستہ جہنم کے اوپر سے ہو کر گزرتا ہے۔ پُل صراط جو کہ جہنم کے اوپر ہے اُس پر سے ہر ایک کو پار ہونا ہے۔ اللہ کے نیک بندے اِس پُل سے بجلی کی تیزی سے گزر جائیں گے، مگر جو نیک نہیں اُنہیں مشکل ہوگی۔

جب فرشتے بنی اسرائیل کے بزرگ کو پیدل جنت کی طرف لے کر چلے تو جیسے جیسے جہنم نزدیک آتی گئی گرمی کی شدت بڑھتی گئی۔ بزرگ کو پیاس لگی اور گلا سوکھنے لگا۔ جب اور قریب پہنچے تو پیاس کی شدت اِس قدر بڑھی کہ برداشت سے باہر ہوگئی۔ اِس وقت ایک ہاتھ نمودار ہوا۔ اُس ہاتھ میں ایک پانی کا گلاس تھا۔ اُس نے بزرگ سے کہا یہ پانی خریدنا چاہتے ہو تو خریدلو۔ بزرگ کی پیاس سے جان جارہی تھی۔ پوچھا کتنے میں دوگے۔ آواز آئی پانچ سو سال کی عبادت کے بدلے۔ بزرگ کے پاس پانچ سو سال کی عبادت تو تھی ہی، فوراً عبادت دے کر پانی خریدلیا اور پی لیا۔

جب فرشتوں نے بزرگ کی نیکیوں کے ذخیرے کو خالی پایا تو جنت کا سفر روک دیا اور واپس خدا کے حضور میں پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں زندگی کی ہر فکر سے آزاد کیئے رکھا اور پانچ سو سال تک شب و روز کھانا کھلاتا رہا، پانی پلاتا رہا اور ساری ضرورتیں پوری کیں۔ تم نے پانی کے ایک گلاس کی قیمت پانچ سو سال کی عبادت طے کی ہے۔ اب میں نے جو پانچ سو سال تک تم پر احسانات کیئے اور اپنی نعمتیں عطا کیں اُس کا تم نے کیسے شکر ادا کیا اِس کا حساب دو؟

بنی اسرائیل کے بزرگ سجدے میں گر گئے۔ توبہ کی اور فرمایا۔ اے اللہ۔ بے شک تو جسے اپنے فضل سے بخش دے گا صرف وہی جنت میں جائے گا۔

● حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سبحان اللہ کہے گا تو اس کے نامہ اعمال میں ایک لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ تو کسی نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! اس کے بعد ہم لوگ کس طرح جہنم میں جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، آدمی قیامت کے دن اتنے اعمال لے کر آئے گا کہ اگر وہ کسی پہاڑ پر رکھ دیے جائیں تو پہاڑ بھی نہ اُٹھا سکیں لیکن اس کا جب مقابلہ ہوگا اللہ کی کسی نعمت سے تو یہ نعمت اس کے سارے اعمال پر بھاری ہوگی۔" (اس لئے نیک اعمال پر کسی کو غرور نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل و احسان ہی کے نتیجے میں جنت مل سکے گی۔)" (طبرانی)

● حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے جہنم کی سزا دے گا تو یہ اُس کا عدل (انصاف) ہوگا اور اگر مجھے جنت عطا کریگا تو یہ اُس کا فضل ہوگا۔

● نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

لن ینجی احد کم عملہ . و لاانت یارسول اللّٰہ. لاالّا ان یتغمدنی اللّٰہ برحمۃٖ

ترجمہ : تم میں کسی کو کسی کا عمل نجات نہیں دلائے گا بلکہ اللہ کا فضل نجات دلائے گا۔

حضرت عائشہؓ نے سوال کیا: یارسول اللہؐ کیا آپ کا عمل بھی آپ کو نجات نہیں دلائے گا؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا: مجھے بھی میرا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ جب تک اللہ ہی کا فضل دستگیری نہ کرے اور مجھے اپنی رحمت میں نہ ڈھانپ لے۔ میرا عمل بھی نجات دلانے والا نہیں ہے۔ فضل خداوندا ہی نجات دلانے والا ہے۔" (مشکوٰۃ)

● نماز کے لئے پاکی شرط ہے۔ اگر معمولی سی بھی گندگی کپڑوں میں یا جسم میں لگی ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ آپ حالتِ جنابت میں ہوں، گندگی آپ کے جسم اور کپڑوں پر لگی ہو اور پانی میسر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیمّم کرکے نماز پڑھ لو۔ (النساء۴۳)

تیمّم میں مٹّی پر ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھ کا مسح کرنا ہوتا ہے۔ کیا صرف مٹّی سے مسح کرنے سے گندگی دور ہو جاتی ہے؟ نہیں یہ صرف ایک فارمالیٹی (عمل) ہے۔ اصل میں اللہ تعالیٰ آپ کی نیت، آپ کا خلوص، اور آپ کی کوشش دیکھتے ہیں اور اسی کی بنا پر ایسی عبادت جو کہ قبول کرنے کے لائق بھی نہیں قبول کر لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کے خالق و مالک ہیں۔ اُنہیں کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں اور نہ کسی کو اپنے کیئے کا حساب دینا ہے۔ وہ جیسا چاہیں ویسا کریں۔

● وہ عالِم جو ساری دُنیا پر اُنگلی اُٹھاتے ہیں اور اپنا مسلک چھوڑ کر باقی ہر ایک مسلک کو غلط بتاتے ہیں۔ جایئے اُن سے ذرا کہیئے کہ "حضرت، آپ اچھی طرح پاک ہو جایئے، خانہ کعبہ میں جایئے اور پوری توجہ اور خلوص کے ساتھ نماز پڑھیئے اور پھر نماز پڑھنے کے بعد گیارنٹی دیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اُس نماز اور عبادت کو ضرور قبول کریں گے۔ دنیا کا کوئی انسان اپنی عبادت کی قبولیت کی گیارنٹی نہیں دے سکتا۔ تو جو انسان خود اپنی عبادت کی گیارنٹی نہیں دے سکتا وہ دوسروں کی عبادت کی گیارنٹی کیسے دے سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی عبادت نہیں قبول کریں گے؟

● خلافت عباسیہ میں شیعہ سنی کے اختلاف کا زور اس قدر تھا کہ اسی میں خلافت کا خاتمہ ہوگیا۔ مگر وہاں کے بھیک منگے فقیروں کا دھندا بہت زوروں پر تھا۔ اور ان کی کمائی عروج پر تھی۔ فقیروں کا ایک گروہ دریائے دجلہ کے پل کے ایک کنارے پر ہوتا اور اُن کا دوسرا گروہ دوسرے کنارے پر ہوتا، یہ پُل بیچ شہر میں واقع تھا۔

ایک گروہ حضرت علیؓ اور اہل بیت کے مناقب گاتا تھا۔ دوسرا گروہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ کے فضائل میں نغمہ سُرا ہوتا تھا اور شیعہ سنی گزرنے والے دونوں گروہوں کو خوب خوب نوازتے تھے اور نقدی سے اُن کی ہمت افزائی کرتے۔ اِسی طرح فقیروں کے دونوں گروہ صبح سے شام تک بڑی بڑی رقم جمع کر لیتے تھے اور رات کو یکجا ہو کر آپس میں بانٹ لیتے تھے۔

● قیامت کے دن سب سے پہلے عالم اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے میرے بندے میں نے تجھے دین کا علم دیا تھا۔ بتا تو نے میرے احسان کا کیسے شکریہ ادا کیا؟

عالم کہے گا کہ اے اللہ میں نے تیرے دیئے ہوئے علم کو دن رات تیرے بندوں تک پہنچایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کہے گا، تو جھوٹ کہتا ہے۔ فرشتے بھی اس کے جھوٹے ہونے کی گواہی دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو اس لئے تقریریں کرتا تھا کہ لوگ تیری تعریف کریں۔ اور یقیناً دنیا میں تیری تعریف

ہوچکی اور تجھے تیرے کام کا بدلہ مل چکا۔

پھر اس عالم کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔اس حدیث میں آگے شہداء اور امیر کے لئے بھی اسی کے طرح کے فیصلوں کا بیان ہے۔

تو قیامت کے دن وہ لوگ جو سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے وہ عالم ہی ہونگے۔

● مسلمانوں کے باہمی اختلافات سے فائدہ اُٹھانے والے بغداد کے بھیک مانگنے والے ہی نہیں تھے بلکہ آج بھی اِن کی ترکیب سے فائدہ اُٹھانے والے بریلوی، دیوبندی، اہلِ حدیث، شیعہ، سنی اور مسلمانوں کے دوسرے اختلافی نظریات سے فائدہ اُٹھانے والے عالم موجود ہیں۔

● نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم حق پر ہو پھر بھی بحث و مباحثے میں نہ پڑو تو میں تم کو جنّت کے قریب ایک گھر کی گارنٹی دیتا ہوں۔

اس حدیث اور ایسی بہت سارے احادیث اور قرآنی آیات کے جاننے کے باوجود ہزاروں عالم آپ کو ایسے ملیں گے جن کی زندگی کا مقصد ہی دوسرے مسلکوں پر کیچڑ اُچھالنا اور بُرا بھلا کہنا ہے۔ایک حدیث کے مطابق جس کے راوی حضرت ابو دردا ہیں۔ جو کتاب احمد میں درج ہے۔(منتخب ابواب صفحہ۱۱۲)۔اللہ تعالیٰ نے بہت سارے انسانوں کو صرف جہنم کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ان اختلافی علماء کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ کہیں وہ انہی لوگوں جیسے کام تو نہیں کر رہے ہیں جن کا جہنم میں جانا یقینی ہے۔

بزرگو اور دوستو! خدا کے لئے اِن سے ہوشیار رہیں اور اِن کی اختلافی باتوں پر یقین مت کیجئے کیوں کہ یہ اپنے ذاتی عزت و شہرت اور فائدہ کے لئے لوگوں کو آپس میں لڑاتے ہیں۔

● مجبوری میں جیسے گندگی لگی ہونے کے باوجود تیمّم کر کے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔اسی طرح کی مجبوری سے سفرِ حج میں آپ دو چار ہوں گے۔آپ مجبور ہیں کہ نہ آپ حرم شریف کے امام کو بدل سکتے ہیں اور نہ اس کا مسلک۔خدا اور خدا کے رسول کا حکم ہے کہ نماز جماعت سے مسجد میں پڑھی جائے اور اذان سننے کے بعد بغیر شرعی مجبوری کے گھر میں نماز نہیں ہوتی۔ اِس لئے خدا کے اِس حکم کو مانتے ہوئے حرم شریف میں جماعت سے ہی نماز پڑھیں۔اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش آپ کی نیت اور آپ کا خلوص دیکھتے ہوئے انشاء اللہ اُسے نہ قبول کرنے کے لائق ہوگی تو بھی قبول فرمائیں گے۔آمین۔اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ خلوص ہی دیکھتے ہیں اور مغفرت اپنے فضل سے فرماتے ہیں۔

● آپ نفرت کے جذبے سے الگ اکیلے یا جماعت بنا کر نماز پڑھتے رہے تو جب بنی اسرائیل کے بزرگ پانچ سو سال کی عبادت کے بل بوتے پر بھی جنت نہ حاصل کر سکے تو کیا آپ اپنے زعم میں صحیح العقیدہ امام کے پیچھے یا اکیلے صرف کچھ سال کی زندگی کی عبادت کے بل بوتے پر جنت حاصل کر لیں گے؟

● بزرگو اور دوستو حرم شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔اور وہی نماز اگر جماعت کے ساتھ ادا کریں گے تو ۲۷ لاکھ نماز کا ثواب ملے گا۔ اِس لئے خدا کے واسطے اس حج کے مقدس سفر میں مسلک کے اختلافات سے باہر آجائیں۔اور کوشش کریں کہ آپ ہر نماز حرم شریف ہی میں پڑھیں اور وہ بھی جماعت کے ساتھ۔

● اگر علماء کا بیان سن سن کر آپ کا ذہن ایسا ہوگیا ہے کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں آپ کو کراہت محسوس ہوتی ہے تو اپنی نماز بعد میں دہرالیں مگر جماعت سے نماز پڑھ کر ۲۷ لاکھ گنا ثواب ضرور حاصل کریں۔ ورنہ یہ آپ کے زندگی کی ایک بہت بڑی محرومی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ آپ کی ہر عبادت کو قبول فرمائے، آپ کی ہر جائز دعاء کو قبول فرمائے اور حجِ مبرور عطا فرمائے۔ آمین۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

جنت کی تعمیر

﴿۱﴾ ''نافع الخلائق میں ہے کہ ایک روز ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور فقر و فاقہ سے رویا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر فرض نماز کے بعد دس بار ''اِنَّا اَنْزَلْنَا'' سورۃ قدر پڑھا کرو اور جمعہ کے دِن ناخن کٹوایا کرو۔اعرابی نے ایسا ہی کیا اور مالدار ہوگیا۔

﴿۲﴾ ایک بار ایک صحابی نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ دُنیا مجھ سے روٹھ گئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا صبح سو بار سُبحان اللّٰہِ وبِحمْدِہ. سُبْحَانَ اللّٰہِ العَظِیم. پڑھا کرو۔

کچھ دِن کے بعد وہ صحابی واپس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا دیا ہے کہ رکھنے کی جگہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کو یہ کلمات سارے کلمات سے زیادہ پسند ہیں۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات کہنے میں آسان اور وزن میں بہت بھاری ہیں۔

﴿۳﴾ حضور ﷺ دِن میں ستر ستر بار استغفار پڑھا کرتے تھے۔

﴿۴﴾ درود شریف کے اتنے فائدے ہیں کہ یہاں بیان کرنا مشکل ہے۔صالحین اور اولیاءِ کرام کی عبادت کا زیادہ تر حصّہ درود شریف ہوتا تھا۔

﴿۵﴾ سورۃ فاتحہ بہت ہی بابرکت سورۃ ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اِس کی تعریف سات آیتوں والی بابرکت سورۃ کے نام سے کیا ہے۔اِس کے پڑھنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔ بیماریوں سے شفاء ہوتی ہے۔قرض دور ہوتا ہے۔اور کسی طرح کے بھی جن اور شیاطین پریشان کرتے ہوں تو صبح سنت اور فرض کے درمیان ۴۱ بار پڑھنے سے دور ہوجاتے ہیں۔

﴿۶﴾ معراج کی رات حضرت ابراہیمؑ نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ جنت ایک ویران میدان ہے جب بندہ دُنیا میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک خوبصورت درخت جنت میں اس کے لئے لگایا جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ فرشتے مومن کا محل جنت میں اُس وقت تک تعمیر کرتے رہتے ہیں، جب تک اُن کے پاس تعمیر کا سامان پہنچتا رہتا ہے۔جب تعمیر کا سامان پہنچنا بند ہوجاتا ہے تو وہ بھی کام روک دیتے ہیں۔اور یہ تعمیر کا سامان مومن کے نیک عمال ہیں، جو دُنیا میں کرتا ہے۔

﴿۷﴾ دُنیا کی زندگی اتنی مصروف ہے کہ ہمارے پاس آخرت اور اپنی جنّت سنوارنے کا وقت ہی نہیں ہے۔ اب جب کہ سفرِ حج کے لئے ہم نے دُنیا سے چالیس دِن کی چھٹی لے ہی لی ہے تو اِس سنہرے موقع کا فائدہ اُٹھا کر اپنی جنت بھی سنوار لیں۔ہم کوشش کریں کہ اپنی آسانی کے مطابق درود شریف، استغفار اور تسبیحات کا متوازن ورد عبادت کا معمول بنائیں۔اور چالیس دِن اِس پر عمل کرتے رہیں جس سے کہ ایک عادت سی پڑ جائے اور پھر واپس جا کر اسی عبادت پر عمل کرنا آسان ہو۔اگر رزق میں برکت والی تسبیحات پڑھیں گے تو انشاءاللہ ثواب تو ملیگا ہی اور ساتھ میں مالی حالت بھی اور بہتر ہوگی۔

قرآن شریف پڑھنے کے بھی بہت فضائل ہیں۔اِس مقدس سفر میں کم از کم دو بار قرآن شریف بھی ختم کرنے کی کوشش کریں۔اگر ایک چھوٹا قرآن شریف جسے آسانی سے حرم میں لے جاسکیں ساتھ لے لیں تو اور آسانی ہوگی۔عصر کی جماعت کے بعد مطاف اور مسجد حرم کے درمیان صحن میں، بہت سارے علماء کا بیان ہوتا ہے۔اردو میں بیان دروازہ نمبر ۵۰ اور ۵۲ کے سامنے ہوتا ہے۔آپ بھی ان بیان میں شامل ہو کر اپنے ایمان کو تازہ کیا کیجئے۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

جمرات اور جان کا خطرہ

- منیٰ وہ وادی ہے جہاں سے حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ کو لے کر ذبح کرنے کے لئے گزرے تھے۔اور تین جمرات وہ مقام ہے جہاں شیطان نے اِن حضراتؑ کو بہکانے کی کوشش کی تھی اور جواب میں دھتکارا گیا۔شیطان اس وقت بھی ذلیل ہوا تھا اور حضرت ابراہیمؑ کی سنت ادا کر کے شیطان کو کنکری مار کر حاجی آج بھی اُسے ذلیل کرتے ہیں۔

- جس جگہ حضرت ابراہیمؑ نے شیطان کو کنکریاں ماری تھیں اس جگہ کی نشاندہی کے لئے ستون کھڑے کیے گئے ہیں۔ان کھمبوں میں شیطان نہیں ہے، نہ ہی ان کھمبوں کو ہی کنکری مارنا ہے۔ بلکہ اصل کنکری مارنے کی جگہ ان کھمبوں کی بنیاد یا جڑ ہے۔جمرہ اسی جڑ یا بنیاد کو کہا جاتا ہے۔اس لئے آپ کی کنکری یا تو سیدھے کھمبوں کی جڑ کے پاس گرے یا کھمبوں سے ٹکرا کر جڑ کے پاس گرے۔اگر آپ نے اِتنی زور سے کنکری ماری کہ آپ کی کنکری کھمبوں سے ٹکرا کر احاطے کے باہر جا گرے تو آپ کی وہ کنکری بیکار ہوگی۔اسے گِنا نہیں جائے گا۔اس کے بدلے آپ کو ایک اور کنکری مارنی ہے۔اور اگر آپ نے اس کی جگہ دوسری کنکری نہیں ماری تو آپ کا رمی کا رکن ادھورا رہا۔

- چھوٹے پتھروں (کنکریوں) کے پھینکنے کو عربی میں رمی جمار کہتے ہیں۔(رمی یعنی پھینکنا، جمار یعنی پتھر کی چھوٹی کنکریاں)۔

- رمی جمار، حج کا واجب رُکن ہے اور اس کے ترک کرنے پر حج ہو جائے گا مگر دم دینا لازم ہوگا۔

- جمرہ کے نزدیک سے کنکریاں چُننا یا نجس جگہ سے کنکریاں لینا مکروہ ہے۔کنکریوں کو مارنے سے پہلے دھو لینا مستحب ہے۔(لازمی نہیں ہے۔)

- ہر جمرہ پر سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔علیٰحیدہ علیٰحیدہ مارنا ضروری ہے۔اگر ایک سے زیادہ یا ساتوں ایک ہی دفعہ مارے تو ایک ہی کنکری شمار کی جائے گی اگرچہ علیٰحیدہ علیٰحیدہ گری ہوں۔اس لئے باقی گنتی پورا کرنا ضروری ہوگا۔

- سات کنکریوں سے زائد مارنا مکروہ ہے۔شک ہو جانے کی وجہ سے زیادہ مارے تو کوئی حرج نہیں۔

- اگر کسی نے ایک دن چار کنکریاں کم ماری ہوں۔یا تینوں دن ملا کر گیارہ کنکریاں کم ماری ہوں۔یا ایک دن رمی جمار ترک کر دیا ہو۔یا تینوں دن رمی جمار ترک کر دیا ہو۔ان چاروں غلطیوں میں سے اگر آپ صرف ایک غلطی کریں یا چاروں غلطی کریں آپ کو صرف ایک ہی دَم دینا ہوگا۔

- اگر دسویں ذی الحجہ کے دن تین یا اس سے کم کنکریاں نہ مار سکے اور باقی دنوں کی رمی میں سے دس یا اس سے کم کنکریاں نہ مار سکے (مارنے سے رہ گئیں) تو جتنی کنکریاں کم مارے اتنا صدقہ دینا ہوگا۔(صدقہ کی مقدار فطرہ کے برابر یعنی پونے دو کلو گیہوں ہے۔) یعنی اگر کسی نے دو کنکریاں کم ماری ہیں تو اُسے دو صدقہ یعنی ساڑھے تین کلو گیہوں صدقہ کرنا ہوگا۔

- جمرہ سے پانچ ہاتھ دوری سے کنکری مارنا سُنّت ہے۔اس سے زیادہ دور سے بھی مار سکتے ہیں مگر اور قریب سے مارنا مکروہ ہے۔

- کنکری پکڑنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔لیکن انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے پکڑنا مستحب ہے۔اور رمی کے لئے ہاتھ اتنا اونچا کرنا بھی مستحب ہے کہ بغل کھل جائے۔

- کنکری مارتے وقت صرف ایک کنکری ایک بار میں ماریں۔کنکری مارتے وقت یہ دعاء پڑھیں:

بِسمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، رَغْمًا لِلشَّیْطَانِ وَرِضًی لِلرَّحْمَانِ

ترجمہ : میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔اللہ سب سے بڑا ہے۔یہ کنکری شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں۔

اوپر لکھی دُعاء میں اگر الفاظ میں پھیر بدل ہو جائے گی تو گناہ ہوگا۔اس لئے بہتر ہے آپ اپنی زبان میں کہیں کہ میں شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ کو راضی کرنے کے لئے کنکری مارتا ہوں۔اور پھر بِسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر کنکری ماریں۔کنکری کا احاطے میں گِرنا ضروری ہے۔ایک کنکری ہی ایک بار میں ماریں۔اگر ایک سے زیادہ کنکری آپ نے ایک بار میں ماری تو وہ ایک ہی گِنی جائے گی۔

- ۱۰/ذی الحجہ کو صرف بڑے شیطان (جمرہ عقبہ) کو سات کنکریاں مارنا ہے۔اور پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔

- ۱۱،۱۲،۱۳ ذی الحجہ کو تینوں جمروں پر رمی کرنا ہے۔پہلے چھوٹے پھر درمیانی اور آخری میں بڑے جمرہ کو اسی ترتیب سے رمی کرنا سُنّت ہے۔

- رمی میں کنکریاں پے در پے مارنا مسنون ہے۔ایک کے بعد دوسری کنکری مارنے میں تاخیر کرنا مکروہ ہے۔اسی طرح ایک جمرہ پر رمی کے بعد دوسرے جمرہ پر رمی میں دعاء کے علاوہ بلاوجہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

- جمرہ اولیٰ (چھوٹا شیطان)، اور جمرہ وسطیٰ (درمیانی شیطان) پر رمی کے بعد قبلہ رُخ ہو کر دعا مانگنا سُنّت ہے۔اور یہ دونوں مقامات دعاؤں کی قبولیت کے خصوصی مقامات میں سے ہیں۔اس لئے یہاں رُک کر کم از کم اتنی دیر دعا کریں جتنی دیر میں ۲۰/آیتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔(سورۂ بقرہ پڑھنے میں جتنا وقت درکار ہے، نبی کریمؐ نے اتنی دیر رُک کر دعائیں مانگی تھیں۔)

- جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کے رمی کے بعد کسی بھی دن دعا کے لئے ٹھہرنا سُنّت نہیں ہے۔

- رمی کرتے وقت کسی خاص رُخ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے۔آپ ہر سمت سے رمی کر سکتے ہیں۔۱۰/ذی الحجہ کو جب نبی کریم نے جمرہ عقبہ کا رمی کیا تھا اس وقت آپ کی داہنی طرف مکہ مکرمہ اور بائیں طرف منیٰ تھا۔اس لئے اس رُخ پر کھڑے ہو کر رمی کرنا سُنّت ہے۔

- ایک کنکری کے فوراً بعد دوسری کنکری مارنا اور ایک جمرہ پر رمی کے بعد دوسرے جمرہ پر بلا تاخیر رمی کرنا سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ اس لئے اگر کوئی اپنی رمی جمار کے بعد کسی اور کا بھی رمی جمار کرنا چاہتا ہے تو افضل یہ ہے کہ پہلے تینوں جمرات پر اپنی رمی پوری کرلے۔ پھر دوسروں کی رمی شروع سے کرے۔ مگر اب یہ ممکن نہ رہا کیوں کہ ایسا کرنے کے لئے کئی کلومیٹر کا چکر لگانا پڑے گا۔ اس لئے اب ہر جمرات پر پہلے اپنی کنکریاں ماریں پھر دوسرے شخص کی طرف سے کنکریاں ماریں۔

- شریعت کے مطابق ۱۰؍ ذی الحجہ کو رمی جمار کا افضل وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک ہے۔ اور ۱۱، ۱۲، ۱۳؍ تاریخ کو زوال سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہے۔ مباح وقت ۱۰؍ تاریخ کو زوال سے غروبِ آفتاب تک اور ۱۱، ۱۲، ۱۳؍ تاریخ کو غروبِ آفتاب سے صبح صادق تک ہے۔

- ہر سال قریب ۳۵ سے ۴۰ لاکھ حاجی حج کرتے ہیں۔ اور اتنے لوگوں کا ایک افضل وقت پر ایک ہی جگہ جمع ہونا ہر سال کسی نہ کسی حادثے کی وجہ بنتا ہے اور قیمتی جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ حدیث شریف کے مطابق مسلمان کا مسلمان کو نقصان پہنچانا حرام ہے اور افضل وقت پر رمی جمار کرنا صرف افضل ہے۔ اس لئے علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ افضل کام کرنے کی جستجو میں حرام کام نہ کریں۔ اور افضل وقت رمی جمار کرنے کی بجائے مُباح وقت (جو کہ ہر طرح سے بلا کراہیت جائز ہے) پر رمی جمار کریں۔ علماء کی ان نصیحتوں پر عمل کرنا ہر سمجھدار مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کیوں کہ لوگ افضل وقت پر ہر حال میں جمرات پر ضرور جمع ہوں گے۔ اس لئے سمجھدار حضرات اس مقام سے افضل وقت میں دور رہ کر بھیڑ کو کم کرنے میں مدد کریں اور حادثات کو ٹالنے میں مدد کریں۔ اس نیت اور خلوص پر اللہ تعالیٰ اور زیادہ اجر دے گا۔ (انشاءاللہ)

- عورتوں، بوڑھوں اور کمزوروں کے لیے بلا کراہیت کنکری مارنے کا وقت صبح صادق تک، اس فتویٰ کے پہلے بھی تھا اور اب تو سب کے لئے ہے۔

- رمی جمار جانے سے پہلے اپنے احرام کی چادر کو اچھی طرح لپیٹ لیں۔ کوئی سامان یا بیگ وغیرہ ہرگز نہ لیں۔ کوئی ایسا کپڑا نہ پہنیں جس کے دوسروں کے قدموں کے نیچے دبنے کا خطرہ ہو۔ بھیڑ میں اگر آپ کی چادر یا اوڑھنی یا بیگ کسی کے قدموں کے نیچے دب گیا تو اسے فوراً اپنے سے جدا کردیں۔ جھک کر یا بیٹھ کر کوئی چیز نکالنے یا اُٹھانے کی ہرگز کوشش نہ کریں ورنہ کچل جانے کا خطرہ ہے۔

- کنکری اگر آپ پُل کے اوپر سے ماریں تو کھلی ہوا میں دم گھٹنے کا خطرہ کم رہتا ہے۔ پُل پر لوگ ایک طرف سے داخل ہوتے ہیں اور دوسری طرف سے نکل جاتے ہیں جب کہ زمین پر لوگ سڑک کے کنارے ہی غیر قانونی چھوٹے چھوٹے خیمہ لگاتے ہیں۔ اور سامان رکھ کر آرام کرتے ہیں۔ اس لئے جگہ اور چھوٹی ہو جاتی ہے اور جمرات کی طرف لوگ ہر طرف سے آنے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے لوگوں کا ایک ہی طرف چلنا رُک جاتا ہے اور بھگدڑ مچ جاتی ہے۔

- جب جمرات کے قریب پہنچیں تو دائیں اور بائیں ہو کر ذرا آگے بڑھ جائیں اور پھر پلٹ کر آخری سرے سے کنکری ماریں کیوں کہ جو شیلے لوگ جمرات کے قریب پہنچتے ہی کنکری مارنے لگتے ہیں اس لئے پہلے سرے پر، بہت افراتفری ہوتی ہے۔

- بہت سارے تندرست لوگ خود کنکری مارنے کے بدلے کسی اور کو اپنا وکیل بنا کر کنکری مارنے کے لئے مقرر کرتے ہیں۔ یہ غلط طریقہ ہے اور اس سے حج کا رکن ادا نہیں ہوگا۔ وکیل کے ذریعہ اُسی کی کنکری مارنا دُرست ہوگی جو شرعی طور پر مَعذور ہے۔ جو کھڑے رہ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور چل پھر سکتا ہے وہ معذور نہیں ہے۔ اُنہیں خود کنکری مارنا لازم ہے، ورنہ دم دینا ہوگا۔

- مزدلفہ سے سیدھے جمرات کی رمی کے لئے سامان وغیرہ لے کر نہیں جانا چاہئے۔ بلکہ پہلے اپنے خیموں میں جائیں پھر وہاں سے رمی جمرات کرنے کے لئے جائیں۔

- ہر ملک کے کے لئے رمی جمرات کے الگ الگ اوقات حکومتِ سعودیہ نے طے کئے ہیں۔ تا کہ جمرات کے اطراف لوگوں کی ضرورت سے زیادہ بھیڑ نہ ہوجائے۔ اپنے معلّم سے وقت پتہ کر کے ہی رمی جمار کے لئے روانہ ہوں۔

- جمرات کے لئے گروپ میں روانہ ہوں۔ گروپ کے ایک فرد کے ہاتھ میں کوئی اونچی لکڑی، جھنڈا، چھتری یا کوئی نشانی دے دیں تا کہ گروپ کے بقیہ لوگ اگر دور دور بھی چلیں تو بھی ساتھ ساتھ ہی رہیں اور کوئی بچھڑ نے نہ پائے۔

- جمرات پر کسی طرح کا ساز و سامان نہ لے جائیں۔ معذور کو وہیل چیئر پر نہ لے جائیں۔ اور نہ ہی بچوں کو لے جائیں۔

- حج کے چار دنوں میں ۴۰ لاکھ لوگ شیطان کو ۴۹ سے ۷۰ کنکری مارتے ہیں۔ اگر ایک جگہ پر یہ کنکریاں جمع کی جائیں تو کنکریوں کا پہاڑ بن جائے گا۔ مگر جمرات کے پاس آپ غور کیجئے کہ کنکریوں کا کوئی ڈھیر نہیں ہوتا ہے۔ کیوں کہ مقبول کنکریاں فرشتے چن لے جاتے ہیں۔ اور یہ حدیث شریف بھی ہے۔ (راوی حضرت ابوسعید خدری۔ کتاب۔ حاکم)

آپ بھی اس معجزے کا مشاہدہ کر کے اپنے ایمان کو تازہ کرلیں۔



عمر بھر کا کفارہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس نے حج کیا اور کوئی بے حیائی کا کام نہیں کیا اور فسق و فجور سے باز رہا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجائے گا جیسے آج پیدا ہوا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک بیچ کے تمام گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

معذور کی طرف سے حج

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا میرے باپ پر ایسے زمانہ میں فرض ہوا کہ وہ بالکل بوڑھے ہوگئے، سواری پر ٹھہر نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت لقیطؓ بن عامر سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ بہت بوڑھے ہیں، نہ حج کر سکتے ہیں نہ عمرہ اور نہ چلنے اور سوار ہونے کی قوت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرلو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

رمضان کا عمرہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کا عمرہ حج کرنے کے برابر ہے یا یہ فرمایا کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا جائے۔ (بخاری۔ مسلم)

اِحرام کا بیان

احرام کیا ہے؟

۱) احرام کے معنی ہیں بے حرمتی نہ کرنا یا اپنے اوپر کسی چیز کو حرام کر لینا

۲) حج اور عمرہ میں ہم نیّت اور تلبیہ کے ساتھ احرام کی دو چادریں پہن کر بہت ساری چیزیں اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں۔ جیسے حجامت کرانا، خوشبو لگانا، سِلے کپڑے پہننا وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے اس حالت کو احرام کہا جاتا ہے۔

۳) عام طور سے سفید چادروں کو لوگ احرام کہتے ہیں۔ جو حاجی احرام کی حالت میں پہنتے ہیں وہ دراصل احرام کی چادریں ہیں، بذاتِ خود احرام نہیں ہیں۔ ان چادروں کو آپ جتنی بار چاہیں تبدیل کر سکتے ہیں۔ مگر احرام کی حالت سے باہر آنے کے لئے آپ کو عمرہ یا حج کے سارے ارکان مکمل کرنے ہوں گے۔ یہاں تک کہ ایّامِ حج میں سر منڈھانے کے بعد اور گھر کے کپڑے پہننے کے بعد بھی احرام کی کچھ پابندیاں آپ پر باقی رہتی ہیں جو کہ طوافِ زیارت کے بعد ہی ختم ہوتی ہیں۔ (جیسے ازدواجی تعلقات)

۴) حج کا احرام یکم شوال سے نو ذی الحجہ کا دن گذر کر صبح صادق تک پہن سکتے ہیں۔ عمرہ کا احرام حج کے خاص پانچ دِن کے علاوہ کبھی بھی پہن سکتے ہیں۔

۵) میقات سے باہر رہنے والوں کے لئے احرام میقات سے پہننا واجب ہے۔

۶) مردوں کا احرام ۲ میٹر x ۱ میٹر کی بغیر سِلی ہوئی دو چادریں ہوتی ہیں۔ ایک چادر کو پہننا اور ایک کو اوڑھنا ہوتا ہے۔ (سائز کی کوئی پابندی نہیں ہے۔)

۷) بغیر سِلی چادر کا مطلب ہے کہ اُس میں انسانی جسم کی ساخت کے اعتبار سے کوئی چیز سِلی ہوئی نہ ہو جیسے آستین، جیب وغیرہ۔ بغیر سِلی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اُس میں سوئی دھاگہ نہ لگے۔ ضرورت پڑنے پر آپ چادر کی جگہ گدڑی یا رضائی وغیرہ اوڑھ سکتے ہیں۔ جو کہ کئی چادروں کی تہہ کو سِی کر بنائی جاتی ہیں۔

۸) احرام کی چادریں سفید ہوں تو افضل ہے۔ مجبوری میں آپ رنگین چادریں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

۹) احرام کی حالت میں پیر کے اوپر (پنجوں کے پیچھے) کی اُبھری ہوئی ہڈیوں کا کُھلا رہنا ضروری ہے اس لئے ایسا جوتا یا چپّل نہ پہنیں کہ ہڈّیاں چُھپ جائیں۔ اگر آپ ہوائی چپّل یا سلیپر پہنیں تو یہ ہڈی کُھلی رہتی ہے۔

۱۰) احرام کی حالت میں مرد کو سر اور چہرہ کھلا رکھنا ہے اور عورتوں کو صرف چہرہ۔ اس لئے احرام کی حالت میں مرد اور عورت دونوں کو اپنے چہرے کو اس طرح ڈھانکنا منع ہے کہ کپڑا چہرے کو مس کرے۔ چہرے کے کچھ حصے کو بھی ڈھانکنا منع ہے۔ جیسے رُخسار، ناک، یا ٹھوڑی وغیرہ۔ (عورتیں ٹوپی اور رومال باندھتے وقت احتیاط کریں کہ پیشانی نہ ڈھک جائے۔)

۱۱) احرام پہننے کے پہلے خوشبو جسم پر لگا کر احرام پہننا سنت ہے۔ مگر احرام پہن کر کسی بھی طرح کا خوشبو کا استعمال جائز نہیں ہے۔ (خوشبو جسم پر اِتنا کم لگائیں کے احرام کے چادر پر اس کا داغ نا پڑے)

۱۲) احرام باندھنے سے پہلے دونوں ہاتھوں، پیروں کے ناخن کاٹنا، ناپاک بال صاف کرنا اور غسل کرنا مستحب ہے۔ وضو یا غسل، احرام کے لئے فرض یا واجب نہیں ہے۔ لیکن ان کو بلا عذر ترک کرنا مکروہ ہے۔

۱۳) احرام پہن کر احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا سُنّت ہے۔ بلا نماز بھی احرام کی نیت کی جا سکتی ہے۔ مگر بلا وجہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

- احرام پہننے کے بعد پہلے سے آپ پر جو پابندیاں تھیں وہ تو باقی رہتی ہیں۔ جیسے بدکلامی، فحش باتیں، فسق و فجور اور جنگ وجدال وغیرہ، انکے علاوہ بھی آپ پر کچھ مزید پابندیاں عائد ہو جاتی ہیں۔ اُن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

احرام کی پابندیاں :

i) بال نہ کاٹیں نہ توڑیں۔ (وضو کرتے وقت خود سے جو بال ٹوٹ جائیں تو اس پر دَم نہیں ہے۔)

ii) ناخن نہ تراشیں نہ توڑیں۔ (ٹوٹے ہوئے ناخن کو کاٹ سکتے ہیں۔)

iii) مرد نہ سَر ڈھاپیں، نہ چہرہ پر کپڑا لگنے دیں۔ موزہ یا دستانہ پہننا، سَر اور منہ پر پٹّی باندھنا بھی منع ہے۔ آپ سایہ میں رہ سکتے ہیں۔ چھتری استعمال کر سکتے ہیں۔ سر پر سامان رکھ کر چل سکتے ہیں مگر ٹوپی، رومال، چادر یا کوئی چپکنے والی شئے سے سر نہیں ڈھانپ سکتے۔

iv) چہرہ پر کپڑا نہ لگائیں۔ اگر چہرے سے پسینہ پونچھنا ہو تو ہاتھ سے پونچھ کر ہاتھ کپڑے سے پونچھ لیں۔

v) اپنے جسم کے کپڑے اور کھانے پینے کی چیزوں میں خوشبو نہ استعمال کریں۔

vi) کسی شکار کئے جانے والے خشکی کے جانور کو نہ ماریں نہ بدکائیں اور نہ ہی دوسروں کی اس کام میں مدد کریں۔ نہ ہی جسم میں پیدا ہونے والے کیڑوں کو ماریں جیسے جُوں وغیرہ؛ نہ جسم کا مَیل دھوئیں۔ آپ نہا سکتے ہیں مگر بغیر صابن کے اور بغیر مَیل چُھڑائے۔

vii) احرام کی حالت میں ازدواجی تعلقات پر بھی پابندی ہوتی ہے۔

احرام کی واجبات

- احرام کی حالت میں کوئی سلا ہوا کپڑا نہ پہننا (شروع سے آخر تک)۔
- میقات سے یا اس سے پہلے احرام باندھنا
- ممنوعاتِ احرام سے بچنا۔

احرام کی سنتیں :

- غسل کرنا اور احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانا۔
- ایک تہبند اور ایک اوپر اوڑھنے والی چادر سے احرام باندھنا۔
- احرام سے پہلے ناخن کاٹنا۔
- احرام پہن کر احرام کی نیت سے دو رکعت نماز ادا کرنا۔
- احرام کی ابتداء لَبَّیک سے کرنا اور پھر بار بار لَبَّیک کہتے رہنا۔

احرام کے مسائل

- اگر خود سے کوئی بال گِر جائے تو کوئی سزا نہیں۔
- اگر تین سے کم بال توڑے تو ہر بال پر ایک مٹھی گیہوں صدقہ دیں۔

- تین سے زیادہ بال مگر چوتھائی سر سے کم بال دور کیئے تو صدقہ دیں۔(1.75 کلو گیہوں)
- اگر چوتھائی سر یا داڑھی یا اس سے زیادہ بال صاف کیئے تو دَم واجب ہے۔
- اگر الگ الگ ہاتھ پیر سے ایک یا دو ناخن کاٹے تو ہر ناخن کے بدلے صدقہ دینا ہوگا۔
- اگر ایک ہی بار میں چاروں ہاتھ اور پاؤں کے ناخن کاٹے تو ایک دَم دینا ہوگا۔
- اگر چار بار میں چاروں ہاتھ پیر کے ناخن کاٹے تو چار دَم دینا ہوگا۔

- اگر چہرے یا سَر پر ایک گھنٹہ سے کم وقت تک کپڑا لگا رہا تھا تو ایک مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت کی رقم خیرات کرنا واجب ہے۔
- اگر ایک گھنٹہ سے زیادہ مگر ایک دن یا ایک رات سے کم عرصہ تک کپڑا اڈھکا رہا تو پونے دو کلو گیہوں اور اگر ایک دن یا ایک رات تک یا اس سے زیادہ دیر تک سَر ڈھکا رہا اور چہرے پر کپڑا لگا رہا تو دَم واجب ہوگا۔
- اسی طرح اگر قدم کی بیچ کی اُٹھی ہوئی ہڈی جوتے وغیرہ سے ڈھک جاتی ہے، اور اگر ایک گھنٹے سے کم عرصے تک ڈھکی رہی تو ایک مٹھی گیہوں۔ ایک گھنٹہ سے زیادہ پر 1.75 کلو گیہوں اور ایک دن یا ایک رات تک یا اس سے زیادہ عرصے تک ڈھکی رہی تو ایک دَم دینا واجب ہوگا۔
- سوتے وقت رُخسار تکیہ پر رکھنا جائز ہے۔ مگر چادر سے سَر اور چہرہ نہ ڈھانپے۔ سوتے وقت پیر پوری طرح چادر میں ڈھانپ سکتے ہیں۔
- احرام کی حالت میں گلے میں پھولوں کا ہار پہننا مکروہ ہے۔ کسی بھی خوشبو یا خوشبودار صابن کے ایک بار استعمال پر صدقہ (1.75 کلو گیہوں) اور بار بار کے استعمال پر دَم واجب ہوگا۔
- ہندوستان سے حج اور عمرہ کے لئے جانے والوں کے لئے میقات یلم لَم کا پہاڑ ہے جو مکّہ سے جنوب کی طرف ہے۔ جو حضرات وطن سے سیدھے مکہ مکرمہ پہنچ کر حج یا عمرہ کا ارادہ کرتے ہیں۔ انہیں میقات سے پہلے احرام باندھنا واجب ہے۔ اگر بغیر احرام جدّہ پہنچ گئے تو دَم واجب ہوگا۔

وطن سے پہلے مدینہ جانے والوں کے لئے احرام ضروری نہیں ہے۔ ہوائی سفر میں یلم لم جدّہ سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے ہے۔

مرد احرام کس طرح پہنیں؟

احرام کی ایک چادر لنگی کی طرح پہننی ہوتی ہے۔ اِسے آپ جس طرح آسانی ہو ویسے پہن سکتے ہیں اس کے لئے کوئی خاص قانون یا حکم نہیں ہے۔ مگر چونکہ حج کے دوران لوگوں کی زبردست بھیڑ ہوتی ہے۔ لنگی کے نیچے بھی آپ کو انڈرویر (چڈی) اور کوئی چیز پہننے کی اجازت نہیں۔ اس لئے اگر لنگی کھل


تصویر۱


تصویر ۲


تصویر ۳


تصویر ۴


تصویر ۵


تصویر ۶


تصویر ۷


تصویر ۸


تصویر ۹

جائے تو پورا برہنہ ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔ اس لئے احرام کی لنگی مندرجہ ذیل طریقے سے پہننے کی صلاح دی جاتی ہے۔ جو زیادہ محفوظ طریقہ ہے۔

- آپ پیروں کو ذرا پھیلا کر کھڑے ہو جائیں۔
- لنگی کے دونوں سِرے دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیں۔
- بائیں ہاتھ کا سِرا داہنہ کمر اور پیٹ سے چپکا لیں اور پکڑے رہیں۔ اور داہنی طرف کے سِرے کو تھوڑا سا کھینچ کر رکھیں۔ (تصویر نمبر۱)
- پھر داہنی ہاتھ کو بائیں طرف اس طرح لے جائیں کہ لنگی کا وہ سِرا جو ہم نے داہنی طرف دبایا تھا وہ وہیں جما رہے۔ (تصویر نمبر۲)
- داہنے ہاتھ کے لنگی کے سِرے کو بائیں طرف پوری طرح لے جانے کے بعد بھی لنگی دو سے تین فٹ بچی رہے گی۔ پھر اس بچے ہوئے سِرے کو داہنی طرف لے جائیں۔ مگر درمیان سے آگے نہ بڑھیں بلکہ درمیان میں ناف کے پاس تہہ کر کے لپیٹ لیں۔ (تصویر نمبر۳ اور۴)
- لنگی آپ کی ناف کے اوپر ہو کیوں کہ ناف ستر میں شامل ہے۔ اور ستر کا چھپانا لازمی ہے۔
- احرام صرف دو چادروں کا نام ہے۔ اس میں پٹہ شامل نہیں۔ مگر چونکہ حج کے دوران روپیہ وغیرہ ساتھ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے روپیہ رکھنے کیلئے پٹہ پہننے کی اجازت ہے۔ اور پٹہ پہننے سے پہلے ان میں روپیہ رکھ کر پہننا چاہئے۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حرم شریف اور منیٰ کے قیام میں پردے کا مسئلہ

- حضرت عائشہؓ کا ارشاد ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں ہوتے تھے مگر جب غیر محرم مرد ہمارے سامنے سے گزرتے تو ہم پردہ کرلیا کرتے تھے۔

- احرام میں عورتوں کا چہرہ کھُلا رہنا ضروری ہے۔ مگر پردے کا جو اسلام میں شرعی حُکم ہے وہ ختم نہیں ہوتا ہے۔ احرام کی حالت میں بھی عورتوں کو ویسے ہی پردہ کرنا ہے۔ جیسے غیر احرام کی حالت میں کرنا ہے۔

- مکّہ اور مدینہ شریف کے قیام میں ایک کمرہ میں چھ سے آٹھ یا اُس سے بھی زیادہ لوگوں کو رکھا جاتا ہے۔ اگر سارے لوگ عُمر دراز اور بزرگ ہوں تو اتنی تکلیف نہیں ہوتی۔ اگر اُن میں جوان اور کم دیندار ہوں تو مستورات کا اُن کے درمیان بغیر پردے کے سونا بہت معیوب اور تکلیف دہ کام ہے۔ کمرہ میں مکان مالک کی طرف سے پردے کا کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ پردے کے لئے آپ کو گھر سے خُود پردہ رسّی اور کیلیں وغیرہ لے جانا ہوگا۔ اور مکان مالک کی اجازت سے کمرہ میں کیلیں لگا کر پردہ کرنا ہوگا اس لئے حج کے سفر پر جاتے وقت ہی یہ سامان ساتھ لیتے جائیں۔ پردے کے کپڑے اور رسّی وغیرہ آپ کو واپسی کے سفر پر لگیج کے اوپر باندھنے کے بھی کام آئیں گے۔

- مِنٰی میں قریب ۷۰ مرد اور عورتوں کو ایک ہی خیمہ میں رہنا ہوتا ہے۔ یہ خیمہ ۳۰ x ۴۰ فٹ کا ہوتا ہے۔ حکومت نے ان خیموں میں کُولر اور لائٹ کا بہت اچھا انتظام کیا ہے۔ ساتھ ہی خیمہ کے بیچ میں پردے کا انتظام بھی ہے۔ جو کہ شروع میں لپٹا ہوا ہوتا ہے۔

- مکّہ میں جو لوگ آپ کے کمرہ کے ساتھی اور پڑوسی ہیں یہی لوگ مِنٰی میں آپ کے خیمہ میں ہونگے مکّہ کے قیام کے وقت ہی دیندار لوگوں کو پہچان لیجئے۔ اور ہوسکے تو پہلے سے ہی طے کر لیجئے۔ مِنٰی پہنچ کر سب سے پہلے پردے اور نماز باجماعت کا کام کرنا ہے۔ یہ کام بہت نازک ہے اور پہلے سے ہی آٹھ دس آدمی کا ان دونوں کاموں کے لئے ہم خیال ہونا ضروری ہے۔

ایک فیملی کے مرد اور عورتوں کا سامان اور کھانا پینا ایک ساتھ ہی ہوتا ہے۔ اس لئے یہ بات اکثر لوگوں کو بہت گراں گزرتی ہے۔ اور وہ جلدی پردے کیلئے راضی نہیں ہوتے۔ مگر جب آٹھ دس مَرد پردے کی حمایت کریں تو اور لوگ دب جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ شریعت کے حکم پر عمل بھی ہے۔

مِنٰی پہنچ کر سارے لوگوں کو اکٹّھا کر لیجئے اور حکمت اور مصلحت سے لوگوں کو راضی کر کے خیمہ کے درمیان کا پردہ گِرا کر مستوُرات ایک طرف اور مرد دوسری طرف ہوجائیں۔

- حج کے موقع پر حرم شریف میں اکثر طواف کیلئے بہت بھیڑ ہوتی ہے۔ خاص کر رکن یمانی اور حجرا سود کے درمیان۔ اسی دوران اکثر لوگوں کے جسم ایک دوسرے سے چھُوتے رہتے ہیں۔ اگر پیچھے سے لوگوں کا زیادہ دباؤ آئے تو اپنے آپ کو سامنے والے سے دُور رکھنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔

اِس لئے اگر ممکن ہو تو عورتوں کو کم بھیڑ کے اوقات میں طواف کرنے کیلئے کہیں۔ جیسے صبح ۱۱/ بجے، دوپہر ۲/ سے ۳/ بجے اور رات میں ۱/ سے ۳/ بجے وغیرہ۔ پہلے منزلے اور چھت پر بھی بھیڑ کم ہوتی ہے۔ اس لئے اگر وہاں طواف کریں تو بھی بہتر ہے۔ لیکن پہلے منزلے اور چھت پر دائرہ وسیع ہونے کی وجہ سے طواف کی مشقت بہت بڑھ جاتی ہے۔

- عورتوں کے پیچھے یا بغل میں مردوں کی نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے حرم میں موجود پولس عورتوں کو پیچھے کی صفوں کی طرف بھیجتی رہتی ہے۔ اگر آپ طواف کے لئے مستوُرات کو اس لئے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں کہ کہیں راستہ بھُول نہ جائیں۔ تو نماز سے کچھ دیر پہلے اُنہیں عورتوں کی نماز کی جگہ خود لے جاکر بیٹھا دیں۔ اور نماز کے بعد پھر اپنے ساتھ لے لیں۔ نہیں تو ایک عورت کی وجہ سے کم از کم تین حاجیوں کی نماز خراب ہوگی۔ ایک دائیں دوسرا بائیں اور تیسرا پیچھے اور اس کا گناہ اور عذاب آپ کو ہوگا۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

-----گذشتہ صفحہ کا بقیہ

- پٹّہ ناف پر یا ناف کے اوپر پہنیں جس سے کہ لُنگی کے اوپری حصّہ سے آپ کی ناف ہمیشہ چھپی رہے۔ احرام کی حالت میں آپ چشمہ، گھڑی، کان کا آلہ وغیرہ پہن سکتے ہیں۔

- عمرہ اور حج کے طوافِ زیارت میں مردوں کو رمل اور اضطباع کرنا سنت ہے۔ اضطباع کے لئے احرام کا ایک سرا داہنے ہاتھ کے بغل سے نکال کر بائیں ہاتھ کے کاندھے پر ڈال لیتے ہیں۔ (تصویر ۵)

- حج کے خاص دِنوں میں جسم پر تین سے چار دِنوں تک احرام ہوتا۔ احرام کی ایک چادر تو لنگی کی طرح پہن کر اور پٹے سے مضبوط باندھ کر بے فکر ہوجاتے ہیں۔ مگر اوپری چادر سنبھالنا ذرا مشکل کام ہے وہ بھی خاص کر نماز کی حالت میں۔

اِس لئے بزرگ اور تجربہ کار حضرات جنہیں کئی بار حج کرنے کا تجربہ ہے مندرجہ ذیل طریقے سے اوپری چادر لپیٹنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

۱) پہلے اوپری چادر کاندھوں پر اوڑھ کر پوری طرح سے ہاتھ سیدھا کر کے سامنے کی طرف پھیلا لیں اور چادر کے دونوں سرے ہاتھوں میں پکڑ لیں۔ (تصویر ۶)

۲) پھر سیدھے ہاتھ کا سرا بائیں بغل کے نیچے لنگی یا پٹے کے نیچے اچھی طرح دبا لیں۔ (تصویر ۷)

۳) پھر بائیں ہاتھ کا سرا دائیں بغل کے نیچے لنگی یا پٹے کے نیچے اچھی طرح دبا لیں۔ (تصویر ۸)

۴) پھر احرام کا کپڑا جو ہاتھ کے اوپر لٹک رہا ہوگا اُسے آستین کی طرح سمیٹ لیں۔ اِسی طرح آپ کے دونوں ہاتھ آزاد بھی ہوں گے اور اوپری احرام کی چادر بار بار نہ گرِے گی نہ نماز میں خلل پیدا ہوگا۔ (تصویر ۹)

چالیس حدیثیں یاد کرنے کی فضیلت

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: علم کی وہ کونسی مقدار اور حد ہے جس تک پہنچنے سے آدمی ''فقیہ'' یعنی عالم ہوجاتا ہے؟ (اور آخرت میں علماء کے زمرہ میں شمار ہونے کی سعادت حاصل کرلیتا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص میری امت کے نفع کے لئے دینی امور سے متعلق چالیس (۴۰) حدیثیں یاد کرے گا، اللہ تعالیٰ (آخرت میں) اس کو فقیہ بنا کر اٹھائے گا، اور میں اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت کرنے والا اور اس کی نیکی و بھلائی پر گواہی دینے والا ہوں گا۔'' (بیہقی)

اس کتاب میں چالیس سے زیادہ حدیثیں ہیں۔ حج کی معلومات کے ساتھ اگر آپ حدیثیں بھی غور سے پڑھیں اور یاد کر لیں تو انشاءاللہ قیامت میں آپ کا شمار عالموں میں ہوگا۔

حالتِ احرام میں ممنوع کام اور انکا کفارہ

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے کہ ''جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کر لے تو حج (کے دنوں) میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے، نہ کوئی بُرا کام اور نہ کسی سے جھگڑے۔ اور جو نیک کام تم کرو گے وہ خدا کو معلوم ہو جائے گا۔ (سورۃ بقرہ ۱۹۷)

- ایسے کام جو حرم شریف میں اور احرام پہن کر نہیں کرنے چاہئیں، جنایت کہلاتے ہیں۔ (جنایت کی جمع جنایات ہے۔) ایسے کام جو احرام پہن کر نہیں کرنے چاہئیں، آٹھ طرح کے ہیں۔

۱) مرد کو سِلا ہوا کپڑا پہننا اور پیروں کی اوپر کی ہڈّی کو ڈھانکنا۔
۲) مرد کو سر اور چہرہ اور عورت کو چہرہ ڈھانکنا۔
۳) عمرہ اور حج کے کسی فرض یا واجب ارکان کو چھوڑ دینا۔
۴) خوشبو استعمال کرنا
۵) بال اُکھاڑنا یا کاٹنا، بالوں سے جوں دور کرنا یا مارنا۔
۶) ناخن کاٹنا (۷) ازدواجی تعلقات قائم کرنا۔ (۸) خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

- ایسے کام جو حرم شریف یعنی مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منورہ میں نہیں کرنے چاہئیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) لڑائی جھگڑا کرنا۔
(۲) گھاس یا درخت کاٹنا، کسی درخت کی شاخیں یا کانٹے توڑنا
(آپ حرم کے حدود میں گھاس کا ایک تنکہ بھی نہیں توڑ سکتے)
(۳) شکار کھیلنا، کسی شکار کیے جانے والے جانور کو ڈرانا یا اپنی جگہ سے ہٹانا۔
(حرم کے حدود میں جنگلی جانوروں کو بھی امان ہے۔ اُن کو مارنا تنگ کرنا تو دور کی بات ہے۔ اگر وہ سائے میں کھڑے ہوں اُنہیں ہٹا کر آپ کا سائے میں جانا بھی حرام ہے)۔
(۴) گری پڑی چیزوں کا اٹھانا۔

- اوپر بتائے گئے ممنوع کام کرنے پر چار طرح کا جرمانہ عائد ہوتا ہے۔

۱) ایک مٹھی گیہوں کا صدقہ کرنا جزاء کہلاتا ہے۔
۲) فطرہ کے برابر صدقہ یعنی پونے دو کلو گیہوں یا اتنی رقم کے صدقہ کو صدقہ کہیں گے۔
۳) ایک چھوٹے جانور کی قربانی (بکری، دُنبا، بھیڑ وغیرہ) کو دَم دینا کہتے ہیں۔
۴) ایک بڑے جانور کی قربانی یعنی ایک گائے یا اونٹ کی قربانی کو بدنہ کہتے ہیں۔
قربانی حدودِ حرم میں دینا لازمی ہے اور اس کا گوشت بھی خود نہیں کھا سکتے۔ صدقہ یا صدقے کی قیمت کہیں بھی دیا جا سکتا ہے۔

ممنوع کام اور ان کا کفّارہ

۱) کسی مرد نے احرام کی حالت میں سِلا ہوا کپڑا پہنا تو اگر ایک گھنٹہ یا اس سے کم پہنا تو جزاء دینا ہوگا۔ اگر نصف دن یا نصف رات سے کم پہنا تو صدقہ دینا ہوگا۔ اور اگر نصف دن یا نصف رات کے برابر یا زیادہ پہنا تو دَم واجب ہوگا۔

۲) احرام کی حالت میں کسی وجہ سے اگر ایک گھنٹہ سے کم وقفہ تک سر ڈھکا رہا تو جزاء دینا واجب ہے۔ اگر بارہ گھنٹے سے کم وقت تک سر ڈھکا رہا تو صدقہ کرنا واجب ہے۔ اگر بارہ گھنٹے سے زیادہ ڈھکا رہا تو دَم دینا واجب ہوگی۔

۳) احرام کی حالت میں گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے۔ خوشبودار پھول سونگھنا بھی منع ہے۔ خوشبودار صابن کے ایک بار استعمال سے صدقہ اور بار بار استعمال سے دَم واجب ہو جاتا ہے۔

۴) بال نوچنے یا کھجلانے وغیرہ سے داڑھی یا سر کے تین بال تک گریں تو ہر بال کے بدلے جزاء دیں۔ تین سے زائد بالوں پر صدقہ کریں۔ اپنے آپ گرنے والے بالوں پر صدقہ نہیں ہے۔

۵) اگر ایک ہاتھ یا پاؤں کے پانچوں ناخن ایک ہی وقت میں کاٹے تو ایک دَم واجب ہوگا۔ اگر چاروں ہاتھ اور پیروں کے سارے ناخن ایک ہی وقت میں کاٹے تو بھی ایک ہی دَم واجب ہوگا۔ اگر چاروں ہاتھ پیروں کے سارے ناخن الگ الگ کاٹے تو اُتنے بار دَم دینا ہوگا۔ اگر کسی ہاتھ پیر کے پانچوں ناخن ایک ساتھ نہیں کاٹے بلکہ ایک ایک یا دو دو ناخن کاٹے تو جتنے ناخن اتنے اتنے صدقے دینے ہوں گے۔ (یعنی جب پانچوں ناخن ایک ساتھ کاٹے جائیں تو دَم لازم ہوگا ورنہ صدقہ)۔ ٹوٹے ہوئے ناخن کو کاٹنے یا توڑنے پر کوئی سزا نہیں ہے۔

۶) اگر کسی نے جنگلی یا میدانی جانور کا شکار کیا یا شکار کرنے میں کسی کی مدد کی تو اسی جانور کے مثل صدقہ کرنا ہوگا۔

۷) اگر کسی نے بیوی سے بوس و کنار کیا اور اگر انزال نہ ہو تو اس پر توبہ و استغفار ہے۔ اگر انزال ہو جائے تو اسکا کفارہ ایک گائے یا اُونٹ کا دم دینا ہے۔

۸) اگر کسی نے بیوی سے ہم بستری کیا اور اگر یہ ہم بستری دس تاریخ کو بڑے شیطان کو کنکری مارنے سے پہلے کی تھی تو اُسکا حج نہیں ہوگا۔ اُسے حج کے بقیہ ارکان پورے کرنے ہوں گے۔ اگلے سال دوبارہ حج کرنا ہوگا۔ اور ایک اونٹ یا گائے کا دَم دینا ہوگا۔

اگر ہم بستری دس تاریخ کو بڑے شیطان کو کنکری مارنے کے بعد کی تو اس کا حج ہو جائے گا۔ مگر بڑے جانور کی قربانی دینی ہوگی۔

۹) ارکان ترک کرنے کے متعلق

کام : حج اور عمرہ کے واجب ارکان کا چھوٹ جانا۔
کفارہ : اگر حج اور عمرہ کا کوئی بھی واجب رکن چھوٹ جائے گا تو حج اور عمرہ ہو جائے گا مگر دم دینا ہوگا۔

کام : حج اور عمرہ کے فرض ارکان کا چھوٹ جانا۔
کفارہ : حج اور عمرہ کا اگر کوئی بھی فرض چھوٹ جائے تو حج یا عمرہ نہیں ہوگا۔ ایسی حالت میں حاجی طواف، سعی اور حلق کروا کر احرام اُتار دے مگر پھر اُسے عمرہ یا حج دُہرانا ہوگا۔

۱۰) حرم شریف کے حدود کی غلطیاں اور کفّارہ

کام : کسی نے حرم کی بے حرمتی کی، جیسے حرم کے حدود میں گھاس اُکھاڑ لیا یا درخت کی پتیاں توڑ لیں، یا ایسا کوئی بھی کام کیا جس کی ممانعت ہے۔
کفارہ : توبہ اور استغفار کرنا ہوگا اور حرم کی حدود میں دم بھی دینا ہوگا۔

کام : ناپاکی کی حالت میں مسجد حرم میں داخل ہونا۔
کفارہ : ایک اُونٹ یا گائے کی قربانی کرنی ہوگی۔

[نوٹ: اوپر بتائے گئے کفارے ہم نے بہت مختصر طور پر لکھا ہے۔ الگ الگ مسلک میں الگ الگ احکام ہیں۔ اس لئے اس بارے میں آپ اپنے نظریے کے عالموں سے مشورہ لیں۔ معلم الحجاج کتاب میں ان کا تفصیل سے ذکر ہے۔]

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

عورتوں کا اَحرَام

عورتیں بھی حج کے تمام افعال مردوں کی طرح کریں ،لیکن کچھ امور میں ان کے لئے مردوں سے الگ حکم ہیں،اور چند امور عورتوں ہی کے ساتھ مخصوص ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱) عورتوں کے لئے کسی بھی سفر کے لئے محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔حج اور عمرہ کا سفر بغیر محرم کے کرنا ناجائز اور گناہ ہے۔

۲) اگر کسی عورت پر حج فرض ہے،مگر کسی محرم کا ساتھ نہیں تو اس کو چاہیئے کہ محرم ملنے تک حج ملتوی کر دے۔اس مجبوری کی وجہ سے حج میں جو تاخیر ہوگی اس کا کوئی گناہ نہ ہوگا ،اور اگر اسی حالت میں موت آ گئی تو عورت کو مرتے وقت حج بدل کے لئے وصیّت کرنا واجب ہے۔

۳) عدّت والی عورتیں ایّامِ عدّت میں محرم ہونے کے باوجود قطعاً حج کے لئے نہ جائیں ،یہ ان کے لئے حرام ہے۔

۴) محرم وہ شخص ہے جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔جیسے باپ، بیٹا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، شوہر کا باپ وغیرہ۔

۵) بہنوئی، پھوپھا، خالو وغیرہ محرم نہیں ہیں۔

۶) اگر عورت مال دار ہو اور محرم کا ساتھ بھی ہو تو وہ شوہر کی اِجازت کے بغیر پہلا حج کر سکتی ہے کیوں کہ ایک حج فرض ہے۔نفلی عمرہ یا حج کے لئے شوہر کی اجازت ضروری ہے۔

احرام کا بیان

۱) عورتوں کا احرام ان کے روزمرّہ کے کپڑے ہیں،صرف اس بات کا خیال رکھیں کہ یہ کپڑے باریک،چست اور ایسے نہ ہو جس سے دوسروں کی توجہ آپ کی طرف کھینچے، کپڑے بالکل سادے اور صاف ستھرے ہوں۔

۲) احرام کی حالت میں بال کا کاٹنا اور توڑنا منع ہے۔اوڑھنی اگر سر سے بار بار سرکتی رہے تو اس کے سرکنے سے اور بار بار سر ڈھانکنے سے ہوسکتا ہے کہ بال ٹوٹ جائیں۔اس لئے احتیاط کے لئے سر پر ایک رومال یا ٹوپی باندھ لی جاتی ہے۔یہ صرف احتیاط کی تدبیر ہے سر پر باندھا جانے والا کپڑا یا ٹوپی کا احرام سے کوئی واسطہ نہیں یا یہ عورتوں کا احرام نہیں ہے۔مردوں کے لئے جیسے احرام کے کپڑے اور احرام کی چادریں ہیں اس طرح عورتوں کے لئے احرام کا کوئی مخصوص کپڑا نہیں ہے۔

۳) احرام کی حالت میں عورتوں کا چہرہ کھلا رکھنا ہے۔اس لئے سَر پر ٹوپی یا رومال باندھتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ ماتھا ڈھکا نہ ہو ورنہ صدقہ یا دَم دینا لازم ہوگا۔

۴) مردوں کی طرح عورتوں کو قدم کے اوپری حصہ کی ہڈّی کو کھلا رکھنا ضروری نہیں ہے،عورتیں جوتیاں پہن سکتی ہیں جس سے یہ ہڈّی چھپ جائے۔

۵) غسل اور وضو کرتے وقت سر پر باندھی ہوئی ٹوپی یا رومال کا کھولنا ضروری ہے۔سر کھول کر اگر آپ نے سر کا مسح نہ کیا تو نہ وضو ہوگا اور نہ ہی آپ کی نماز ہوگی۔

۶) عمرہ میں سعی کے بعد اور حج میں قربانی کے بعد حلال ہونے کے لئے تمام سر یا کم از کم ایک چوتھائی سر کے بالوں سے لمبائی میں انگلی کی ایک پور کے برابر بال کاٹ لیں (قریب ایک سے سوا انچ) یہ بال وہ خود بھی اپنے ہاتھ سے کاٹ سکتی ہیں یا اپنی جیسی کسی اور خاتون حاجی سے جس نے بال کاٹنے کے پہلے کے سارے ارکان ادا کر لئے ہوں، بال کٹوا سکتی ہیں۔عورتوں کا اپنے شوہر اور اپنے ساتھ آئے محرم مرد کو چھوڑ کر کسی غیر محرم سے بال کٹوانا جائز نہیں ہے۔بال کاٹنے کا آسان طریقہ ہے کہ بال کی چوٹی کے آخری سرے کو انگلی پر لپیٹ لیں اور پھر کاٹیں۔خیال رہے کہ ایک پور کی لمبائی سے کم بال نہ کاٹیں۔

۷) احرام کی حالت میں کنگھی نہ کریں۔اگر جان بوجھ کر کوئی بال ٹوٹ گیا تو جزاء دینا ہوگا۔

۸) بے خوشبو تیل جسم پر اور بالوں میں لگایا جا سکتا ہے۔بال ٹوٹنے کے ڈر سے اگر نہ لگایا جائے تو بہتر ہے۔

۹) احرام کی حالت میں سرمہ کا استعمال مکروہ ہے۔

۱۰) حالتِ احرام میں مہندی لگانا یا خضاب کرنا مکروہ ہے۔

۱۱) احرام کی حالت میں عورتیں زیور پہن سکتی ہیں۔مگر زیور ایسے نہ ہوں کہ دوسروں کی توجہ آپ کی طرف ہو جائے۔

عورتوں کے لئے ممانعت

۱) عورتیں تلبیہ،تکبیر یا اور کوئی تسبیح بلند آواز سے نہ پڑھیں۔عورتوں کے آواز کا بھی پردہ ہے۔

۲) عورتیں نہ رمل کریں،نہ صفا مردہ کے درمیان تیز چلیں،نہ دوڑ لگائیں۔

۳) نبی کریم ﷺ نے راستوں پر چلتے وقت عورتوں کو راستے کے کنارے چلنے کا حکم دیا تھا۔
اس حکم کے بعد صحابۂ کرامؓ کی عورتیں راستے کے اتنا کنارے چلتیں تھیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے رگڑ کھاتے تھے۔ (ابوداؤد، بیہقی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: ’’مردوں کے لئے سب سے بہترین صف پہلی صف ہے اور سب سے بدترین صف آخری صف ہے۔اور عورتوں کے لئے سب سے بہترین صف سب سے آخری صف ہے اور سب سے بدترین صف سب سے پہلی صف ہے۔‘‘ (مسلم۔ابوداؤد)

۴) کوئی عمل یا عبادت اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتی جب تک نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق نہ ہو۔اس لئے عورتیں طواف کرتے وقت مردوں کے درمیاں گھس کر نہ طواف کریں نہ ہی سعی کریں،اور نماز بھی عورتوں کے نماز کے مقام پر پڑھیں،مردوں کے درمیان نہ پڑھیں۔

۵) اگر کوئی عورت جماعت میں مردوں کے درمیان کھڑی ہو جائے تو اس عورت کے دائیں، بائیں اور پیچھے کھڑے ہونے والے مردوں کی نماز نہیں ہوگی۔اس کا گناہ اسی عورت پر،اور اس کے ساتھ ذمہ دار مرد پر ہوگا۔حرم کا ایک گناہ ایک لاکھ گناہ کے برابر ہے اس لئے مردوں کے درمیان نماز پڑھ کر لاکھوں کے حساب سے گناہ نہ کمائیں۔

۶) حج کے موقع پر حرم شریف میں اکثر طواف کیلئے بہت بھیڑ ہوتی ہے۔خاص کر رکن یمانی اور حجرا سود کے درمیان۔اسی دوران اکثر لوگوں کے جسم ایک دوسرے سے چھُوتے رہتے ہیں۔اگر پیچھے سے لوگوں کا زیادہ دباؤ آئے تو اپنے آپ کو سامنے والے سے دُور رکھنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔

اِس لئے اگر ممکن ہو تو عورتوں کو کم بھیڑ کے اوقات میں طواف کرنے کیلئے کہیں۔جیسے صبح ۱۱/ بجے،دوپہر ۲/ سے ۳/ بجے اور رات میں ۱/ سے ۳/ بجے وغیرہ۔پہلے منزلے اور چھت پر بھی بھیڑ کم ہوتی ہے۔اس لئے اگر وہاں طواف کریں تو بھی بہتر ہے۔لیکن پہلے منزلے اور چھت پر دائرہ وسیع ہونے کی وجہ سے طواف کی مشقت بہت بڑھ جاتی ہے۔

۷) احرام کی حالت میں عورتوں کو صرف چہرہ کھلا رکھنا ہے۔احرام میں پردے کا حکم منسوخ نہیں ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم عورتیں حج میں رسول ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت تھیں تو احرام کی وجہ سے ہم چہروں پر نقاب نہیں ڈالتی تھیں مگر جب ہمارے سامنے سے مرد گزرتے تو ہم اپنی چادر سر کے اوپر سے لٹکا لیتی تھیں اور اس طرح پردہ کر لیتی تھیں اور پھر جب وہ مرد آگے بڑھ جاتے تو ہم اپنے چہرے کھول دیتی تھیں (ابی داؤد، معارف الحدیث)

۸) پردہ کرنا افضل یا صرف ثواب کا کام نہیں ہے بلکہ یہ عورتوں پر واجب ہے کیونکہ پردہ کا حکم اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ قرآن مجید کی آیت نازل فرما کر دیا ہے، اور اس آیت کا مفہوم اس طرح ہے:

''اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحب زادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں ''۔ (قرآن مجید سورۃ احزاب آیت:۵۹)

اس لئے اگر آپ اپنے گھر اور محلّہ میں پردہ نہیں کرتی ہوں تو بھی حج کے سفر سے پہلے برقعہ یا بڑی چادر ضرور لے لیں اور حرم شریف میں اس کا استعمال ضرور کریں ورنہ حرم شریف میں ہر چیز کا Rate بہت زیادہ ہے، جیسے ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے ویسے ہی ایک غلطی بھی ایک لاکھ گناہ کے برابر ہوگی۔

ناپاکی کی حالت میں عبادت

احرام کی حالت میں حائضہ عورتیں نماز اور تلاوتِ قرآن کو چھوڑ کر دیگر عبادات کر سکتی ہیں۔ اُن کے لئے ذکر اور درود و وظائف پڑھنا جائز ہے۔ مستحب یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت پاک صاف ہو کر وضو کر کے مصلّے پر بیٹھ کر جتنی دیر نماز ادا کرنے میں ہوتی ہے اُتنی دیر ذکر و دعائیں پڑھتی رہے تاکہ عبادت کی عادت باقی رہے۔

روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حائضہ عورت اگر نماز کے وقت ستر بار استغفار پڑھ لے تو اس کے لئے ہزار برکتیں لکھی جاتی ہیں اور ستر گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اس کا درجہ بڑھتا ہے اور اس کو استغفار کے ہر حرف کے بدلے نور ملتا ہے اور بدن کی رگ کے عوض حج و عمرہ لکھا جاتا ہے۔
(مجالس الابرار بسعیر)

حیض و نفاس کے مسائل

سفر سے پہلے حیض کا آنا:

اگر کسی کو مکہ شریف کے سفر سے پہلے ہی حیض شروع ہوجائے تو ایسی حالت میں وہ ناپاکی ہی میں غیر ضروری بال صاف کرکے ناخن تراش کر غسل کرکے احرام کے کپڑے پہن لے اور میقات پہنچ کر عمرہ کی نیت بھی کرلے (کیونکہ بغیر احرام کے میقات سے گذرنا گناہ ہے اور ایسا کرنے پر دَم دینا ہوگا۔) مگر مکہ شریف پہنچ کر طواف اور سعی نہ کرے۔ پاک ہونے تک انتظار کرے اور پاکی کے بعد طواف اور سعی کرکے عمرہ پورا کرلے۔ اِس ناپاکی کی مدت میں وہ احرام کی حالت ہی میں رہیگی اور احرام کی ساری پابندیاں اس کے اوپر عائد رہیں گی۔

احرام پہننے کے بعد حیض آنا:

اگر کسی کو احرام پہننے اور نیت کرنے کے بعد مگر طواف اور سعی سے پہلے حیض آجائے تو وہ پاک ہونے تک انتظار کرے اور پاکی کے بعد طواف وسعی کرکے عمرہ پورا کرلے اور احرام اتار دے۔ ان ناپاکی کے دِنوں میں احرام کی پابندیاں عائد رہیں گی۔

طواف کے بعد حیض آنا:

اگر کسی کے حیض کے دن قریب ہو تو جب تک خون نہ آجائے مطاف میں طواف کرنا جائز ہے۔ اگر طواف پورا کرنے کے بعد حیض آجائے تو ناپاکی ہی میں سعی کرکے بال تراش کے عمرہ پورا کرلے۔ سعی کے لئے پاکی شرط نہیں ہے۔ اور اگر طواف کرتے کرتے حیض آجائے تو فوراً حرم سے باہر چلی جائے اور پاکی کے بعد طواف اور سعی کرکے عمرہ پورا کرلے۔ جب تک عمرہ پورا نہ ہوگا احرام کی پابندیاں عائد رہیں گی۔

حج سے پہلے یا حج کے دوران حیض آنا:

اگر کسی کو ۸/ذی الحجّہ سے پہلے حیض شروع ہوجائے تو عمرہ ہی کی طرح بال صاف کرکے ناخون تراش کر غسل کرکے احرام کی نیت کرلے اور طواف زیارت کو چھوڑ کر سارے حج کے ارکان ادا کرلے۔

اسی طرح حج کے دوران بھی حیض آجائے تو نماز، قرآن کی تلاوت اور طوافِ زیارت کو چھوڑ کر سارے ارکان ادا کرے۔ طوافِ زیارت کے لئے پاک ہونے تک انتظار کرلے چاہے ۱۲/ذی الحجّہ گزر جائے۔ پاکی حاصل کرنے کے بعد طوافِ زیارت، سعی اور سر کے بال تراش کر احرام اُتار دے۔ اِس طرح آپ کا حج ہوجائے گا مگر طوافِ زیارت تک احرام کی پابندیاں عائد رہیں گی۔

عمرہ اور حج دونوں کے پہلے حیض آنا:

کسی عورت نے تمتع کے نیت سے احرام باندھا اور مکہ معظمہ پہنچنے سے پہلے یا مکہ معظمہ پہنچنے کے بعد عمرہ کا طواف کرنے سے پہلے ہی اس کو حیض یا شروع ہوگیا اور خون جاری رہا یہاں تک کہ ۸، ذی الحجّہ یعنی منیٰ جانے کا دن آگیا تو ایسی عورت عمرہ ترک کردے اور ممنوعات احرام (خوشبو لگانا، ناخن کاٹنا وغیرہ) میں سے کوئی فعل کرکے یا سر کے بال کھول کر اس میں تیل ڈال کر کنگھی کرکے عمرہ کا احرام کھول دے پھر غسل کرکے ''حج کا احرام'' باندھ کر تلبیہ پڑھ لے اور منیٰ چلی جائے اور حج کے تمام افعال ادا کرتی رہے اور حیض بند ہونے کے بعد پاکی کا غسل کرکے طوافِ زیارت اور سعی کرے اب اس عورت کا حج ''حج افراد'' شمار ہوگا۔

حج سے فراغت کے بعد اس چھوڑے ہوئے عمرہ کی قضاء کی نیت سے ایک عمرہ کرلے اور قربانی یعنی دم دے وہ دم جو سابق عمرہ چھوڑنے کی وجہ سے واجب ہوا تھا۔

ایسی عورت پر ''حج تمتع'' کے شکرانے کا ''دم'' واجب نہیں ہے اس لئے کہ اس کا حج، حجِ افراد ہوا ہے اور حج افراد کرنے والے پر قربانی نہیں ہے۔

(خیرالفتاویٰ، ۴/۲۳۳، عینی شرح بخاری ۱۰/۱۲۳، مشکوٰۃ ۵/۳۰۶-۳۰۷)

نوٹ: جس عورت کو اپنی عادت کے مطابق اس بات کی امید نہ ہو کہ وہ پاک ہو کر ایامِ حج سے پہلے عمرہ ادا کر سکے گی اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ ''حج افراد'' کا احرام باندھے تاکہ عمرہ چھوڑنے کے وجہ سے جو دم واجب ہوتا ہے وہ لازم نہ ہو۔

ناپاکی کی حالت میں طوافِ زیارت:

۲۴ تا ۲۷/اکتوبر ۱۹۹۷ء حج ہاؤس ممبئی میں منعقد ہونے والے دسویں فقہی سیمنار میں حج وعمرہ سے متعلق جواہم تجاویز اور فیصلے سامنے آئے تھے اُن میں تجویز نمبر ۱۰، حسب ذیل قرار پائی تھی۔

﴿الف﴾ **تجویز نمبر ۱۰** : اگر طواف زیارت سے پہلے کسی عورت کو حیض کا خون آجائے اور اسکے پہلے سے متعین پروگرام میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ وہ حیض سے پاک ہوکر طواف زیارت کر سکے تو اسکے لئے اولاً تو ضروری ہے کہ ہر ممکن کوشش کے ذریعہ (پاک ہوکر طواف زیارت کر سکے اتنے وقت تک کے لئے اپنا سفر مؤخر کروالے) اگر یہ ممکن نہ ہو تو حالت حیض ہی میں طواف زیارت کرلے اور ایک بڑے جانور کی قربانی دم جنابت کی نیت سے کرے۔ اسطرح کرنے سے اسکا طواف زیارت ادا ہو جائیگا اور جملہ پابندی سے مکمل ہو جائے گی۔

ایک احتیاط: ایسی حالت میں خواتین طوافِ زیارت مطاف کے بدلے پہلے منزلے پر یا چھت پر کریں۔ کیونکہ حضور ﷺ کے زمانے میں اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت تک مطاف بہت چھوٹی جگہ تھی اور اطراف میں قریش کے مکان ہوا کرتے تھے۔ حضرت اُم ہانیؓ کا گھر جہاں سے حضور ﷺ معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے باب عبدالعزیز سے داخل ہونے کے بعد تہہ خانے کے لئے جو بائیں طرف راستہ ہے اور جہاں پر اب ایک اونچی جگہ پر قرآن شریف رکھنے کی الماری ہے وہیں پر تھا۔ اور پچاس سال پہلے تک نئی مسجدِ حرام شریف کی عمارت کی جگہ پر ہوٹل اور لاج تھے جہاں لوگ رہا کرتے تھے۔ اُن میں عورتیں بھی تھیں اور اُنہیں حیض اور نفاس آتا ہی ہوگا۔

آج اُسی جگہ پر مطاف کے اطراف شاندار مسجدِ حرام ہے اور نماز پڑھی جاتی ہے۔ اور پہلے منزلے اور چھت پر طواف بھی کیا جاتا ہے۔

حیض کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں ہے مگر جب مجبوری کی حالت میں داخل ہونا ہی پڑ رہا ہے تو مسجدِ حرم میں بھی خانہ کعبہ سے اِتنی دوری بنائے رہیں جتنی دورِ حضور ﷺ کے زمانے میں حائضہ عورتیں رہا کرتی تھیں۔ اگر طواف پہلے منزلے یا چھت پر کیا جائے تو یہ دوری بنی رہے گی اور طواف زیارت بھی ہو جائے گا۔ اور حج کے ارکان بھی ادا ہو جائیں گے۔ مگر اس احتیاط کے باوجود بڑے جانور کی قربانی دَمِ جنابت کی نیت سے دینی ہی ہوگی۔ (واللہ اعلم بالصواب) (یہ احتیاط ایک صلاح ہے، اس پر عمل کرنا لازمی نہیں ہے۔)

بغیر طوافِ زیارت کے گھر واپسی:

طوافِ زیارت حج کے تین فرائض میں سے ایک فرض ہے۔ اگر کوئی کسی وجہ سے طوافِ زیارت نہیں کرے گا تو اُس کا حج پورا نہ ہوگا اور نہ وہ اپنے شریک حیات سے ازدواجی تعلقات قائم کرسکتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے لئے اس وقت تک حرام ہوں گے جب تک طوافِ زیارت نہ کرلیں۔ اس لئے اگر کوئی ۱۳/ذی الحجہ تک نہ کرسکا تو طوافِ زیارت میں دیری کرنے کی وجہ سے صرف دَم دینا ہوگا مگر اس کے بعد وہ ساری عمر میں کبھی بھی کرسکتا ہے۔ مگر طوافِ زیارت کرنا ضروری ہی رہے گا، معاف نہ ہوگا۔

طوافِ وداع سے پہلے حیض آنا:

اگر کوئی عورت حج کے سارے ارکان پورے کرچکی اور مکہ شریف سے روانگی سے پہلے حیض آگیا تو ایسی حالت میں وہ طوافِ وداع نہ کرے اور بغیر طوافِ وداع کئے اپنے سفر پر روانہ ہو جائے۔ حضرت ابن عباس سے حدیث مروی ہے کہ ''نبی ﷺ نے حائضہ عورت کو رخصت دی ہے کہ اگر اُس نے طوافِ زیارت کرلیا ہو تو طوافِ وداع کئے بغیر ہی سفر پر روانہ ہو جائے'' (احمد، حدیث نمبر ۳۵۰۵)

بیماری کا خون:

زیادہ سے زیادہ حیض کی مدّت دس دن اور بچہ کی پیدائش کے بعد نفاس کی مدّت چالس دن ہے، اس زیادہ سے زیادہ مدّت کے بعد بھی اگر خون آئے تو وہ استحاضہ یعنی حیض کی پُرانی بیماری میں شمار ہوگا۔

اسی طرح کسی عورت کو ہمیشہ یہ عام طور پر صرف تین دن یا پانچ دن ہی حیض کا خون آتا ہو اور حرم شریف میں اتنے دنوں سے زیادہ دنوں تک خون آجائے تو زیادہ دن کا خون بھی حیض کے بدلے بیماری میں شمار ہوگا۔

اسی طرح اگر کسی عورت کو تین دن سے کم دن خون آئے تو بھی بیماری میں شمار ہوگا۔

اگر ایسی بوڑھی عورت جس کے حیض بند ہو چکے ہوں، انہیں خون آئے تو بھی بیماری میں شمار ہوگا۔

اگر کسی حاملہ عورت کو خون آجائے تو وہ بھی بیماری کے خون میں شمار ہوگا۔

ان خون کی پہچان یہ ہے کہ ان میں حیض کے خون کی طرح بدبو نہیں ہوتی ہے۔

استحاضہ کا خون یا بیماری کے خون کی مثال نکسیر (ناک سے خون آنے) جیسی ہے۔ جو کبھی بھی کسی کو بھی آسکتی ہے۔ اس خون سے عورتوں کو نہ روزہ یا نماز چھوڑنے سے نہ طواف سے محروم ہونا ہے۔ ایسی عورتوں کو شریعت میں معذور مانا گیا ہے۔

یہ عورتیں نماز کے پانچوں وقت تازہ وضو کیا کریں (غسل لازمی نہیں ہے) حیض کے دنوں میں وہ جس طرح پیڈ (Sanitary Napkin) کا استعمال کرتی تھیں اسی طرح صاف پیڈ کا استعمال کر کے تازہ وضو سے حرم شریف میں طواف اور نماز ادا کرسکتی ہیں۔



بچّے کا حج

نابالغ پر حج فرض نہیں ہے لیکن اگر وہ حج کرے تو اسے اور اس کے والدین کو ثواب ملے گا۔ البتہ بالغ ہونے کے بعد اسے پھر حج کرنا ہوگا۔ اگر بچّہ سمجھدار ہو تو وہ اپنے سرپرست کی ہدایت اور رہنمائی میں خود حج کی نیت کرے اور وہ تمام ارکان جو خود کرسکتا ہے ادا کرے۔ اور جو کام وہ نہیں کرسکتا وہ اس کے سرپرست کریں، جیسے رمی جمار، قربانی وغیرہ۔ اور اگر بچّہ بہت چھوٹا اور ناسمجھ ہے تو اس کے سرپرست اس کی طرف سے نیت کریں اور تمام مقاماتِ حج پر اسے ساتھ لے جائیں۔ جو وہ کرسکتا ہے اس سے کروائیں اور نہ کرسکتا ہو تو خود کریں۔ اگر بچّہ طواف وسعی کرنے کے قابل نہ ہو تو بچّے کو اُٹھا کر طواف اور سعی کی جائے۔ افضل یہ ہے کہ اپنے اور بچّے کی طرف سے مشترکہ طواف وسعی نہ کرے بلکہ پہلے اپنے طواف اور سعی کرے پھر بچّہ کی طرف سے کرے۔ بچّے کے احرام کے احکام بھی بالغ کے احرام جیسے ہی ہیں۔

بچہ کا حج

حضرت سائبؓ بن یزید سے روایت ہے کہ میرے باپ نے حجۃ الوداع میں مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرایا اس وقت میں سات سال کا تھا۔ (بخاری)

بچے کا حج کا ثواب ماں کو

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روحا (ا) میں ایک قافلہ سے ملے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ کون ہو، عرض کیا ہم مسلمان ہیں اور آپ کون ہیں؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، تو ایک عورت نے (کجاوے سے) بچہ کو اونچا کر کے دکھایا اور عرض کیا، کیا اس کے لئے حج ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ہے لیکن ثواب (ا) تم کو ملے گا۔ (مسلم)

حرم اور میقات کا بیان

- نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''عربوں سے محبت کرو، کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن عربی میں ہے اور جنّت کی زبان عربی ہے۔'' (بیہقی، حاکم)۔ اس لئے ہم سعودی عرب کا دِل سے احترام کرتے ہیں۔

- اس قابلِ احترام ملک میں ایک وسیع علاقے کو اللہ تعالیٰ نے مقدس قرار دیا ہے۔ صرف سمجھنے کے لئے اس وسیع علاقے کو ہم مقدس ضلع کا نام دیتے ہیں۔

- اس مقدس ضلع کے مرکز میں ایک انتہائی مقدس شہر ہے۔ اس مقدس شہر کا نام مکّہ مکرمہ ہے۔ اس شہر کی حدود بھی اللہ تعالیٰ نے متعین کر دیے ہیں۔ اس کی ایک مشہور حد کو 'تنعیم' کہتے ہیں۔

- اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیلؑ نے اس مقدس ضلع اور مقدس شہر کے حدود کی نشاندہی حضرت ابراہیمؑ کو کردی تھی۔ حضرت ابراہیم نے ان مقامات پر بُرج یا ستون کی شکل میں نشانی کھڑی کر دیا تھا۔

- حضرت ابراہیمؑ کے بعد ہر زمانے کے حکمراں ان نشانیوں کی دیکھ بھال اور مرمّت کرتے رہے اور وہ آج تک کرتے ہیں۔

- مقدس ضلع یا مقدس شہر کے وہ حدود جس کی نشاندہی حضرت جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ کو کی تھی، میقات کہلاتے ہیں۔ مقدس ضلع اور مقدس شہر کے میقات الگ الگ ہیں۔

- مقدس ضلع کی سرحد (میقات) کے کچھ مشہور مقامات اس طرح ہیں: ذوالحلیفہ (بیر علی)، ذاتِ عراق، قرن المنازل، یلملم، جدّہ، جحفة۔ مقدس شہر مکّہ مکرمہ کی سرحد (میقات) کے کچھ مشہور مقامات اس طرح ہیں: تنعیم، جعرانہ، وادی محلّہ، مزدلفہ، اضاۃ لین، حدیبیہ

- مکّہ مکرّمہ کے رہنے والوں کو اہلِ حرم یا مکّی کہتے ہیں۔ مکّہ مکرّمہ کے حدود کے باہر مگر مقدس ضلع کے حدود کے اندر کی زمین کو 'حِل' کہتے ہیں اور یہاں کے رہنے والوں کو 'اہلِ حِل' کہتے ہیں۔ مقدس ضلع سے باہر رہنے والوں کو 'آفاقی' کہتے ہیں۔

- پہلے زمانے میں یہ اصول تھا کہ جب کوئی شخص کسی نئے ملک میں تجارت کے لئے جاتا تو پہلے اس ملک کے بادشاہ کے دربار میں حاضری دیتا۔ ٹیکس یا تحفہ پیش کر کے اجازت طلب کرتا اور اجازت ملنے پر ملک میں گھوم پھر کر تجارت کرتا اور منافع کماتا۔ ہر شخص کے لئے ہر ملک کی سرحدیں مفت میں کھُلی نہ تھیں۔ بلکہ کچھ اصول تھے اور موزوں اصول تھے۔

- ایسے ہی اصول اس مقدس شہر مکہ مکرمہ کے لئے بھی ہے۔ کوئی بھی شخص کسی بھی ضرورت سے چاہے وہ عبادت کی غرض سے ہو یا تجارت کی غرض سے، دندناتے ہوئے اس شہر میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اسے کچھ اصول کی پابندی کرنی ہی ہوگی۔ وہ اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) مقدس ضلع کی سرحد (میقات) میں داخل ہونے سے پہلے احرام پہنے۔
۲) تلبیہ پڑھتے ہوئے سارے جہاں کے خالق و مالک کے گھر پر حاضری دے۔
۳) پھر موقع کے مطابق حج یا عمرہ کرے
۴) ان سب سے فارغ ہو کر وہ پھر دوسرے کام کر سکتا ہے۔
۵) مقدس شہر مکہ میں اگر کسی آفاقی کو صرف تجارت کے لئے جانا ہو۔ اور عبادت کا ارادہ نہ ہو تب بھی ان اصولوں کی پابندی کرنا اسی لئے لازمی ہے۔ یعنی حج یا عمرہ کرنا ہی ہوگا۔
۶) اہلِ حِل اور اہلِ حرم کے لئے تجارت کی غرض سے یا صرف طواف کی غرض سے مقدس شہر اور مقدس ضلع کے درمیان بغیر احرام کی پابندی کے آنے اور جانے کی اجازت ہے۔ مقدس ضلع سے باہر جانے کے بعد انہیں بھی احرام پہن کر حرم کی حدود میں داخل ہونا ہے۔

- اہلِ حرم اور اہلِ حِل کو اگر عمرہ ادا کرنا ہے تو اُن کو مقدس شہر کی سرحد پر پہنچ کر پہلے احرام پہننا ہے۔ پھر تلبیہ پڑھتے ہوئے ساری کائنات کے خالق و مالک کے دربار میں حاضری دے کر عمرہ کے ارکان ادا کرنا ہیں۔ تنعیم ان مقامات میں سے ایک ہے۔

- اہلِ حرم اور اہلِ حِل کو اگر حج کرنا ہے تو انہیں گھر ہی میں احرام پہننا ہے۔

- مقدس ضلع سے باہر رہنے والے یعنی آفاقی جب مقدس شہر مکہ پہنچ کر عمرہ یا حج کر لیتے ہیں اور مکہ مکرمہ میں ہی قیام کرتے ہیں تو وہ بھی اہلِ حرم کی طرح ہیں۔ یعنی اگر انہیں عمرہ کرنا ہے تو ضلع کے سرحد پر (میقات پر) احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اہلِ حرم کی طرح مقدس شہر کی سرحد پر جا کر احرام باندھ سکتے ہیں۔ اس لئے حاجی حضرات مکہ کے قیام میں صرف تنعیم تک جا کر احرام باندھتے ہیں۔ مگر یہی حضرات اگر مقدس ضلع سے نکلیں گے یعنی میقات سے باہر چلے گئے تو پھر عمرہ کرنے کے لئے مقدس ضلع کی سرحد یا میقات سے ہی احرام باندھنا ہوگا۔ اسی لئے مکہ سے مدینہ جانے کے بعد اگر واپس آ کر پھر عمرہ کرنا ہو تو ذوالحلیفہ جو کہ مدینہ کی طرف سے مقدس ضلع کی سرحد ہے یا میقات ہے۔ وہاں سے احرام باندھنا ضروری ہے۔

- اگر کوئی مدینہ سے آتے وقت ذوالحلیفہ کے بجائے تنعیم آ کر احرام باندھ کر عمرہ کرے گا تو مقدس ضلع میں بغیر احرام داخل ہونے کے جرم میں دَم لازم ہوگا۔

- آپ کا وطن یا رہائش، مقدس ضلع کی سرحد یا میقات کے جس سمت ہے مکّہ مکرّمہ میں عمرہ یا حج کی نیت سے آتے وقت اس سمت کی میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے۔ آپ گول چکّر لگا کر حرم سے بالکل قریب آ کر احرام نہیں باندھ سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو احرام کی حالت میں تلبیہ پڑھتا دیکھنا پسند کرتا ہے۔ آپ جتنا زیادہ وقت احرام پہن کر تلبیہ پڑھتے ہوئے سفر کریں اتنا زیادہ وقت اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ حالت میں ہونگے۔

- آپ میقات سے گذریں یا اس کی سیدھ سے گذریں، میقات پر یا اس سے پہلے آپ کو احرام پہننا ضروری ہے۔ ورنہ یا تو پھر میقات پر واپس جا کر احرام پہننا ہوگا یا دَم دینا ہوگا۔

- ہندوستان کی طرف مقدس ضلع کی سرحد (میقات) یلملم پہاڑ ہے۔ اب آپ یلملم کے پاس یا اس کی سیدھ سے پیدل یا پانی کے جہاز یا ہوائی جہاز سے گذریں، اس کے پہلے آپ کو احرام پہننا لازمی ہے۔ ہوائی جہاز یا پانی کا جہاز چکّر کاٹ کر دوسری طرف سے جدّہ پہنچ جائے اور آپ جدہ سے احرام پہن کر حدودِ حرم میں داخل ہوں تب آپ گناہ گار ہوں گے اور آپ کو دَم دینا ہوگا۔

● حرم کی حدود میں مندرجہ ذیل باتیں حرام ہیں۔

(۱) لڑائی جھگڑا کرنا۔
(۲) گھاس یا درخت کاٹنا، کسی درخت کی شاخیں یا کانٹے توڑنا۔ (آپ حرم کے حدود میں گھاس کا ایک تنکہ بھی نہیں توڑ سکتے)
(۳) شکار کھیلنا، کسی شکار کیے جانے والے جانور کو ڈرانا یا اپنی جگہ سے ہٹانا۔ (حرم کے حدود میں جنگلی جانوروں کو بھی امان ہے۔ اُن کو مارنا تنگ کرنا تو دور کی بات ہے۔ اگر وہ سائے میں کھڑے ہوں اُنہیں ہٹا کر آپ کا سائے میں جانا بھی حرام ہے)۔
(۴) گِری پڑی چیزوں کا اٹھانا۔

ان کاموں میں سے کوئی اگر ایک بھی کام کرتا ہے۔ تو گناہ گار ہوگا۔ اور کُفارہ دینا ہوگا۔ منیٰ اور مزدلفہ بھی حدودِ حرم میں شامل ہیں۔ اور نبی کریمؐ نے مدینہ منوّرہ کو بھی حرم قرار دیا ہے

- اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جو شخص اِن مہینوں میں حج کی نیت کرلے تو حج (کے دنوں) میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے، نہ کوئی بُرا کام اور نہ کسی سے جھگڑے۔ اور جو نیک کام تم کرو گے وہ خدا کو معلوم ہوجائے گا۔ (سورۃ بقرہ ۱۹۷)

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

تاریخ مکہ مکرمہ اور کعبہ شریف

- حضرت عبداللہ ابن عمرؓ راوی ہیں کہ آسمان و زمین کی پیدائش کے زمانے میں پانی کی سطح سے سب سے اول کعبہ کا مقام نمودار ہوا۔ پھر اس کے بعد زمین اس کے نیچے سے پھیلائی گئی۔ (معرفتِ کعبہ صفحہ ۵)
- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔لوگوں کے لیے عبادت کی غرض سے بنایا جانے والا پہلا گھر مکّہ میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت وہدایت والا ہے۔ (سورۃ آل عمران ۹۶)

- کعبہ شریف کی تعمیر بارہ مرتبہ ہوئی۔اس میں پانچ بہت مشہور ہیں۔

(۱) فرشتوں نے پہلی بار تعمیر کیا۔ (۲) حضرت آدم نے دوسری بار تعمیر کیا۔ (۳) حضرت ابراہیم نے تیسری بار تعمیر کیا۔ (۴) حضورؐ جب ۳۵ سال کے تھے تب قریش نے مرمت کیا۔ (۵) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ۶۵ھ میں ازسرِنو تعمیر کیا۔

- حضرت ابراہیمؑ کے زمانے تک حطیم خانہ کعبہ کا حصہ تھا۔قریش نے جب کعبہ شریف کی پھر سے مرمت کی تو حلال اور پاک دولت کی کمی کی وجہ سے خانہ کعبہ کو پہلے شکل میں نہ بنا سکے اور حطیم کا حصہ خانہ کعبہ میں شامل نہ کر سکے۔

- حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ نے جب خانہ کعبہ کی مرمت کی تو حطیم بھی خانہ کعبہ میں شامل کر لیا اور پہلے کی طرح خانہ کعبہ میں دو دروازے کر دیے۔ایک مشرق اور ایک مغرب کی طرف۔ جب حجاج بن یوسف مکّہ مکرمہ کا گورنر بنا تو اس نے حضرت زبیرؓ کو شہید کر دیا اور خلیفہ عبدالملک بن مروان کی اجازت سے حطیم کو پھر خانہ کعبہ سے باہر کر دیا اور مغربی دروازہ بھی بند کر دیا۔خلیفہ کو جب حضرت عائشہؓ کی حدیث پہنچی تو بہت پچھتایا مگر اس نے خانہ کعبہ کو اسی طرح رہنے دیا اور آج تک خانہ کعبہ اسی حالت میں ہے۔

- قرآن شریف میں مکہ مکرمہ کے پانچ نام ہیں۔

مکّہ ، بکّہ ، اَلبَلَدَ الأمین ، اُمُّ القُری، قَریَہ

- دوسری مذہبی کتابوں میں بھی خانہ کعبہ کا ذکر ہے۔ ہندوؤں کی کتاب میں خانہ کعبہ کے مندرجہ ذیل نام ہیں۔

اِلا سپَد = اِلَا یعنی اللہ، اسپد یعنی مقام (اللہ کا مقام)

نابھا پرتھیویا = نابھ یعنی ناف، پرتھیو یا یعنی پرتھوی یا زمین (نافِ زمین)

نابھی کمل = نابھی یعنی ناف، کمل یعنی کنول کا پھول (ان کے مطابق خانۂ کعبہ کی زمین پہلے کنول کے پھول کی طرح پانی سے اوپر آئی پھر چاروں طرف پھیل گئی۔اور اس کنول کا درمیانی حصہ خانۂ کعبہ ہے۔)

اَدِپُشکر تیرتھ = اَدِپُشکر یعنی بے حد مقدس، تیرتھ یعنی مقدس مقام یا بے حد مقدس مقام)

مَکتیشوَر = مَک یعنی مکّہ مکرّ مہ ایشوَر یعنی پرمیشور یا خدا (مکّیشور یعنی خدا کا مکّہ)

اور بھی کئی نام ہیں جیسے دارُد کا بَن، اِلا یا سپَد وغیرہ

- بائبل میں مکّہ مکرمہ کو بکّہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔اور خانۂ کعبہ کو اللہ کا گھر بیان کیا گیا ہے۔ (Psalms 84:4:6)

- اللہ تعالیٰ نے کعبہ شریف کے اطراف کے ایک بڑے علاقے کو حرم قرار دیا ہے۔ حضرت جبرائیلؑ نے اِس علاقے کی نشان دہی حضرت ابراہیمؑ کو کی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ نے حرم کی سرحد پر نشانی کے طور برج بنا دیے تھے۔ ہر دور میں اس کی مرمت ہوتی رہی اور آج تک باقی ہے۔ اس میں سے ایک تنعیم ہے جہاں سے عمرے کے لئے حاجی احرام باندھتے ہیں۔اس علاقے میں ہر جاندار کو اماں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''جو شخص اس حرم میں داخل ہو جائے وہ امن والا ہو جاتا ہے'' (آل عمران ۹۸)۔ اس علاقے میں اگر کوئی قتل کر کے بھی داخل ہو جائے تو نہ اِسے حرم میں قتل کیا جائے گا نہ گرفتار جب تک وہ حرم سے باہر نہ آ جائے۔ ہاں اگر وہ حرم میں جُرم کرے تو سزا ملے گی کیوں کے اس نے حرم کی بے حرمتی کی ہے۔

- حضورﷺ کا ارشاد ہے کہ مسجدِ حرام کی ایک نماز ایک لاکھ نمازوں سے بھی بڑھ کر ہے (مسند احمد) یعنی ایک وقت کی نماز ۵۵ سال کی نمازوں سے بھی زیادہ ہے اور یہ ایک لاکھ گنا زیادہ ثواب کا ملنا سب نیکیوں کے لئے ہے۔ اسی طرح مکّہ مکرمہ میں جس طرح نیکیاں بڑھتی ہیں۔ اُسی طرح گناہ بھی بڑھتے ہیں۔

- مقام ابراہیم وہ پتّھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے لئے نرم کر دیا تھا اور اس پر کھڑے ہو کر وہ خانہ کعبہ کی تعمیر کرتے تھے۔ اور اس پر حضرت براہیمؑ کے قدموں کے نشان ہیں۔ پہلے یہ پتّھر خانہ کعبہ سے بالکل لگا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم مقام ابراہیم کو جاءِ نماز بناؤ۔ (بخاری ۴۰۲)۔

- مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہونے کے بعد مقام ابراہیمؑ پر نماز پڑھنے والوں سے طواف کرنے والوں کو دشواری ہونے لگی تو حضرت عمرؓ نے مقامِ ابراہیمؑ کو خانہ کعبہ سے تقریباً ۱۴ میٹر دور کر دیا تھا اور آج تک اِسی جگہ ہے۔ (فتح الباری شرح حدیث ۴۴۸۳)۔

- خانۂ کعبہ کا رقبہ تقریباً ۱۶۰۰/ اسکویر فٹ ہے۔ اگر حطیم کو بھی شامل کر لیا جائے تو یہ ۲۳۰۰/ اسکویر فٹ ہے۔ خانۂ کعبہ کی اونچائی ۴۶/ فٹ ہے۔

- خانۂ کعبہ کی چھت کو تین عمودی ستونوں (Columns) اور تین Beams کا سہارا ہے۔

- خانۂ کعبہ کے اندرونی حصہ کی سجاوٹ بالکل مسجدِ نبوی کے ریاض الجنّۃ کی طرح ہے۔ اندرونی حصوں کی صفائی کا ویڈیو آپ انٹرنیٹ پر Youtube پر دیکھ سکتے ہیں۔

- خانۂ کعبہ پر پہلی بار غلاف دورِ جاہلیت میں تُبّع اَسعد الحِمیَری نے چمڑے کا پہنایا تھا۔ حضورﷺ نے فتح مکّہ کے بعد یمنی کپڑے کا غلاف پہنایا تھا۔ ناصر عباسی نے پہلی بار سیاہ رنگ کا غلاف پہنایا تھا۔ تب سے اب تک غلاف سیاہ رنگ کا ہی پہنایا جاتا ہے۔

- حجرِ اسود اور مقام ابراہیم یہ دونوں جنت کے دو چمکدار پتّھر تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا نور ختم کر دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کا نور ختم نہ فرماتے تو یہ زمین و آسمان کے درمیان یا مشرق اور مغرب کے درمیان پوری دُنیا کو روشن کر دیتے۔ (مسند احمد ۲/۲۱۷)۔

- زمین پر بہترین پانی آبِ زم زم ہے۔ یہ خوراک بھی ہے اور بیماری سے شفا بھی (معجم کبیر، طبرانی، حدیث ۱۱۱۶۸)۔

- حجرِ اسود اور کعبہ کے دروازے کی درمیانی جگہ کو ملتزم کہا جاتا ہے۔ حضرت مجاہد نے فرمایا جو اس جگہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ ضرور اِس کی دُعا قبول فرمائیں گے۔ (تاریخ مکّہ ازرقی ۲/۳۶۸)۔ حضورﷺ یہاں دیوار سے اِس طرح چمٹ کر دعا مانگا کرتے جیسے بچہ اپنی ماں سے چمٹ جاتا ہے اور یہاں اِس طرح دعا مانگنا سنت ہے۔

حکمت و دانائی کی بات مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے۔ لہٰذا جہاں بھی اس کو پائے وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ بہ روایت حضرت ابو ہریرہؓ)

مکہ مکرمہ کے تاریخی مقامات

مولد الرسول ﷺ: یعنی حضور ﷺ کی جائے پیدائش۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ۲۲/ اپریل ۵۷۱ء کو نبی کریم ﷺ، رحمت عالم بن کر دنیا میں تشریف لائے تھے۔ اب اسی مقام پر ایک لائبریری اور مدرسہ ہے۔ یہ مقام حرم شریف سے ۳ فرلانگ کی دوری پر صفا مروہ کی جانب ٹیکسی اسٹینڈ کے پاس ہے۔

جنّت المعلیٰ: یہ مکہ مکرمہ کا قبرستان ہے۔ یہاں پر ام المؤمنین حضرتِ خدیجۃ الکبریٰؓ، بہت سارے صحابہ، تابعینؒ اور اولیاءِ کرامؒ مدفون ہیں۔ یہ ''مسجدِ جن'' کے قریب منیٰ جانے والی سڑک پر ہے۔

مسجد الرایہ: یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی کریم ﷺ نے فتحِ مکہ کے موقع پر اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

مسجد جن: اس جگہ نبی کریم ﷺ نے جناتوں سے بیعت لی تھی۔

جبل النّور: یہ پہاڑ مکہ مکرمہ سے منیٰ جانے والے راستے پر تقریباً تین میل کی دوری پر ہے۔ اس کی اونچائی تقریباً دو ہزار فٹ ہے۔ اس کی چوٹی پر غارِ حراء ہے جہاں پہلی بار نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہوئی تھی۔

جبل ثور: یہ پہاڑ مکہ مکرمہ سے تقریباً چھ میل کی دوری پر ہے۔ اس کی چوٹی پر غارِ ثور واقع ہے۔ جس میں نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ تین دن قیام فرمایا تھا۔ ان دونوں پہاڑوں پر کمزور، ضعیف اور بیمار نہ چڑھیں۔

مسجد عائشہؓ: اس مسجد کو مسجدِ تنعیم بھی کہتے ہیں۔ یہ حدودِ حرم کے باہر ہے۔ مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے اگر کسی کو عمرہ کرنا ہو تو اس مقام پر آ کر عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔

حضرتِ خدیجہؓ کا گھر: اس مقام پر نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت کرنے تک قیام فرمایا۔ حضرت ابراہیمؓ کے علاوہ آپ کی ساری اولادیں اس مقام پر پیدا ہوئیں۔ یہ مقام مَروہ کی طرف چھپرا بازار میں داخل ہوتے ہی دائیں جانب زرگروں کی پہلی گلی میں ہے۔ اب یہاں دارالحفاظ قائم کر دیا گیا ہے، جہاں بچے قرآنِ پاک حفظ کرتے ہیں۔ مسجدِ خیف، مسجدِ نمرہ، مسجد شعرالحرام، جبلِ رحمت، جمرات یہ وہ مقامات ہیں جہاں آپ کو حج کے پانچ خاص دنوں میں جانا ہوگا۔ مگر لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے آپ کسی بھی مقام کو ٹھیک سے نہیں دیکھ پائیں گے۔ اس لئے حج سے پہلے یا بعد میں اطمینان سے ان مقامات کو ضرور دیکھیں۔

کچھ مشہور ناموں کا تعارف

کعبہ یا بیت اللہ: اللہ تعالیٰ کا گھر جس کا حج اور طواف کیا جاتا ہے، اس کو کعبہ یا بیت اللہ کہتے ہیں۔ اور وہ مسجد جس میں بیت اللہ واقع ہے اسے مسجدِ حرام کہتے ہیں۔

رکنِ یمانی: خانۂ کعبہ کا جنوب مغربی کونا ہے۔ یمن کی سمت واقع ہے۔

رکنِ عراقی: خانۂ کعبہ کا عراق کی سمت کا کونا ہے۔

رکنِ شامی: خانۂ کعبہ کا شام کی سمت کا کونا ہے۔

حجرِ اسود: دیوارِ کعبہ میں رکنِ یمانی کے بعد والے کونے میں نصب وہ پتھر ہے جسے بوسہ دے کر یا جس کی طرف منہ کر کے دور سے ہاتھ اُٹھا کر طواف کا ہر چکّر شروع کیا جاتا ہے۔

ملتزم: حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار جس پر لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

حطیم: بیت اللہ سے متصل شمالی جانب کا وہ حصہ جو کبھی خانۂ کعبہ میں شامل تھا۔ یہ بیت اللہ ہی کا حصہ ہے جو قریش کی تعمیر کے وقت حلال کمائی کے کم پڑ جانے کی وجہ سے بیت اللہ سے باہر چھوڑ دیا گیا تھا۔

میزابِ رحمت: خانۂ کعبہ کی چھت سے حطیم کی طرف بارش کے پانی کے گرنے کی جگہ (پرنالہ)

مقامِ ابراھیم: یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا۔

تنعیم: یہ ایک میقات ہے جہاں سے مکۃ المکرّمہ میں قیام کے دوران عمرہ کے لئے احرام باندھتے ہیں۔

میقات: اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے حدودِ حرم سے باہر رہنے والوں کے لئے مکہ مکرمہ کے لئے عمرہ یا حج کی نیت سے آنے کے لئے احرام باندھنا ضروری ہوتا ہے۔

ذوالحلیفہ: مدینہ سے مکہ کی طرف تقریباً دس کلومیٹر پر واقع ہے جو مدینہ والوں کے میقات ہے۔

ذاتِ عراق: مکہ سے عراق کی طرف تقریباً تین روز کی مسافت پر ہے جو عراق سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔

یلملم: مکہ سے جنوب کی طرف دو منزل پر ایک پہاڑ ہے۔ یہ ہندوستانیوں اور پاکستانیوں کے لئے میقات ہے۔

جحفہ: شام کی طرف مکہ سے تین منزل پر ہے جو شامیوں کے لئے میقات ہے۔

قرن المنازل: نجد کی طرف سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔

صفا: کعبہ کے قریب جنوب میں ایک پہاڑی ہے جہاں سے سعی شروع ہوتی ہے۔

مروہ: کعبہ کے شمال مشرقی گوشے کے قریب ایک پہاڑی جہاں سے سعی ختم ہوتی ہے۔

مسعیٰ: صفا اور مروہ کے بیچ سعی کرنے کی جگہ۔

میلین اخضرین: دو سبز ستون جن کے درمیان صفا اور مروہ کی سعی کرتے ہوئے مردوں کے لئے دوڑ کر گذرنا پسندیدہ ہے۔

عرفات: منیٰ سے تقریباً ۶ رکلومیٹر دور ایک میدان جہاں کی مسجد میں حج کا خطبہ دیا جاتا ہے اور جہاں حج کے دن حاضر ہونا ضروری ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ صرف مسجد نمرہ میں ہی حاضر ہوں بلکہ میدانِ عرفات میں جہاں کہیں بھی حاضر ہو، جائز ہے۔ یاد رہے کہ اگر آپ عرفات کے میدان میں حاضر نہیں ہوئے تو حج نہ ہوگا۔

جبلِ رحمت: عرفات میں وہ پہاڑ جس کے قریب نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کا خطبہ دیا تھا۔

مزدلفہ: منیٰ سے عرفات کی طرف تقریباً ایک کلومیٹر کی دوری پر واقع میدان جہاں عرفات سے واپسی پر حجاج کرام کو رات کھلے آسمان کے نیچے بسر کرنی ہوتی ہے اور اپنا وقت عبادت میں گذارنا ہوتا ہے۔

وادئِ محسّر: مزدلفہ سے ملا ہوا میدان جہاں سے گذرتے وقت دوڑ کر نکلتے ہیں۔ یہاں قیام کرنا منع ہے۔ اسی وادی میں اس لشکر کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک و تباہ برباد کر دیا تھا، جو کعبۃ اللہ کو ڈھانے آ رہا تھا۔ اس لئے یہ جائے عذاب ہے۔ یہاں سے دوڑ کر اگر نہیں تو جلدی جلدی گذرنا سنّت ہے۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

حج کیا ہے؟

حج کیا ہے؟

- خانۂ کعبہ کی طرف خدا کے حکم کے مطابق آنا، طواف وسعی کرنا اور عرفات میں ٹھہرنے اور رسول اللہ ﷺ کے سکھائے ہوئے طریقے کے مطابق ارکان ادا کرنے کو حج کہتے ہیں۔

حج ہر مسلمان، بالغ، عاقل (سمجھدار)، اور ہر مالدار پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

- اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔'' (سورہ آل عمران ۹۷)
- نبی کریمؐ نے فرمایا: ''اے لوگو، اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لئے حج کیا کرو۔'' (مسلم۔نسائی)
- نبی کریمؐ کا ارشاد ہے: ''جو حج کا ارادہ رکھتا ہو وہ جلدی کرے۔'' (احمد۔ابوداؤد)
- امام احمدؒ، امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ انسان مالی اور جسمانی طور سے حج کرنے کے قابل جیسے ہی ہوتا ہے اس پر حج فوراً واجب ہو جاتا ہے (اس میں دیر نہیں کر سکتے۔) لیکن امام شافعیؒ کا خیال ہے کہ کچھ وقفہ دیر کی جاسکتی ہے، لیکن آخر عمر تک نہیں۔ بلکہ ہمیشہ حج کا ارادہ کئے رہے جب تک پورا نہ کرلے۔ (اور جتنی جلدی ممکن ہو حج کرلے) ورنہ گناہگار رہوگا۔

حج کی فضیلت

- جس شخص نے حج کیا اور زنا اور گناہ سے محفوظ رہا تو وہ تمام گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے روز پاک تھا۔ (بخاری، مسلم)
- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ 'عمرہ' دوسرے عمرہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے جوان کے درمیان سرزد ہوں اور حج مبرور کا ثواب جنّت ہی ہے۔ (بخاری ومسلم)

حج نہ کرنے پر وعید

- حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص تندرست ہو، حج کے اخراجات رکھتا ہو، پھر بھی بغیر حج کے مرجائے تو قیامت کے دن اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ (دُرِمنثور)
- حضرتِ ابی امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی ضروری حاجت یا ظالم بادشاہ یا شدید مرض نے حج سے نہیں روکا اور اس نے حج نہیں کیا اور مرگیا تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔ (دارمی)
- حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) کلمہ، (۲) نماز، (۳) زکوٰۃ، (۴) روزہ، (۵) حج۔ تو جو شخص ان میں سے کسی رُکن کو ترک کرتا ہے وہ اسلام کی عمارت منہدم کرنا چاہتا ہے۔ (بخاری شریف)

فلسفۂ حج

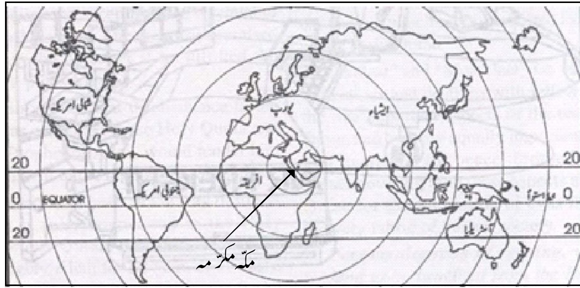
جسم میں دل کی اور دورانِ خون کی کیا اہمیت ہے؟

دورانِ خون کے عمل سے وہ خون جسے صفائی کی ضرورت ہے دل تک پہنچتا ہے اور وہاں سے صفائی کے لئے بھیجا جاتا ہے اور پھر صاف خون تمام جسم میں واپس لوٹایا جاتا ہے تا کہ تمام جسم بالکل تندرست رہے۔ وہ عضاء جسم میں خون کا دورانِ کم ہوتا ہے، کمزور پڑجاتے ہیں اور جسم کا وہ حصہ جس میں خون کا دوران رک جاتا ہے سڑ جاتے ہیں

زمین کا مرکز کہاں ہے..؟

- اگر ہم زمین کا نقشہ دیکھیں تو جو خشکی کا علاقہ ہے اور جہاں انسان بستے ہیں وہ خطِ استوا (Equator) کے ۴۰ رڈگری جنوب میں اور ۸۰ رڈگری شمال کے درمیان ہے۔ یعنی خطِ استوا خشکی کے مرکز سے نہیں گزرتا بلکہ خشکی کے مرکز سے گزرنے کے لئے ہمیں ۲۰ رڈگری شمال کی طرف بڑھنا ہوگا۔
- اسی طرح زیرو ڈگری خط طول البلد گرین وچ مقام سے گزرتا ہے مگر یہ بھی انسانی آبادی اور خشکی کے مرکز سے نہیں گزرتا بلکہ خشکی کی مرکز سے گزرنے کے لئے ہمیں ۴۰ رڈگری مشرق کی طرف بڑھنا ہوگا۔
- زمین کے آبادی والے علاقوں کا مرکز اگر ہم اوپر بتائے گئے طریقے سے تلاش کریں تو جس مقام پر ہم پہنچیں گے وہ شہر مکّہ مکرمہ ہوگا۔ جسے آپ خود مندرجہ ذیل نقشہ میں دیکھ سکتے ہیں۔

(مکہ شہر دنیا کے نقشے میں طول البلد (Longitude)، 38.5ڈگری، اورعرض البلد (Latitude)، 21.5ڈگری پر ہے)



- یہ شہر زمین کا مرکز اور اس کے دل کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ:

پہلا گھر جو لوگوں کے عبادت کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہی ہے جو مکّہ مکرمہ میں ہے بابرکت اور جہاں کے لئے موجب ہدایت (آل عمران:۹۶)

تو یہ گھر لوگوں کے لئے موجب ہدایت ہے۔ اور یہ بات قیامت تک کے لئے اٹل رہے گی اور مکّہ مکرمہ صحیح دین کا ہمیشہ سرچشمہ رہے گا۔

- جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری خود لی ہے اور قیامت تک کوئی اس میں تبدیلی نہیں کرسکتا اسی طرح خانہ کعبہ کے علماء اور اس کے ذمہ داروں سے دنیا کو ہمیشہ ہدایت کا راستہ ملے گا۔ اس کی ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔ اس مقدس گھر کو اللہ تعالیٰ کبھی گمراہی پھیلانے والے امام اور عالم کے سرپرستی میں نہیں دے گا۔ یا یہاں سے دنیا میں کبھی گمراہی نہیں پھیلے گی۔

طوفانِ نوح اور گمراہی

- طوفانِ نوح ایک عالمی سزا تھی اس میں حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے علاوہ ساری دنیا ہلاک ہوگئی تھی۔ بعد میں ساری دنیا حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں

سے ہی آباد ہوئی۔ اس لئے دنیا کی ہر قوم میں اس طوفانِ نوح کا ذکر موجود ہے۔ مگر اہم بات یہ ہے کہ ہر قوم کے طوفان نوح کی تفصیل میں زمین آسمان کا فرق ہے (انٹرنیٹ پر Flood Legend کے عنوان سے آپ خود دتلاش کر کے اس موضوع پر پڑھ سکتے ہیں)

دنیا نئے سرے سے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں سے آباد ہوئی تو ساری دنیا میں جہاں بھی یہ بسے طوفان کا قصہ ایک جیسا ہونا چاہئے تھا مگر اس لئے نہیں ہے کہ ہر دور میں جب اس قصہ کو کہنے سننے میں کچھ کچھ غلطی ہونے لگی تو اس کی اصلاح کرنے والا کوئی نہ تھا۔ خطا پر خطا ہوتی گئی اور آخر میں سارا قصہ اصل سے بالکل مختلف ہو گیا۔

جو طوفانِ نوحؑ کے قصہ کے ساتھ ہوا وہی تمام مذاہب کے نظریات کے ساتھ ہوا۔ کسی پیغمبر نے شرک اور بت پرستی کی تعلیم نہیں دی تھی مگر جب نظریات میں بگاڑ پیدا ہوا تو لوگوں نے اس کی اصلاح کی کوشش نہ کی یا انہوں نے اس نظام پر عمل نہیں کیا جس سے اصلاح ہو۔

- حج یہ دنیا کی دائمی ہدایت اور اصلاح کا ذریعہ ہے۔ اس حج کی عبادت کے ذریعے دورانِ خون کی طرح ساری دنیا کے انسانوں کو زمین کے دل یعنی مرکز (مکّہ مکرمہ) میں جمع ہونا ہے اور اپنے اصلاح کے بعد پھر ساری دنیا میں پھیل جانا ہے۔ جب تک لوگ مرکز میں آتے جاتے رہیں گے ان کا مذہب اور نظریات بالکل صحیح رہیں گے،۔ نہ کبھی نماز کا طریقہ بدلے گا نہ ہی روزے کا۔ نہ کبھی کبھی زکوٰۃ کا نہ کبھی حج کا۔ اسلام ہمیشہ اپنی اصلی شکل میں برقرار رہے گا۔ مگر مرکز سے رشتہ کمزور ہو گیا یا کٹ گیا تو جو سڑے ہوئے جسم کی حالت ہوتی ہے وہی اس قوم کی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کو اس مرکز پر جمع ہو کر عبادت کرنے کی تلقین کی ہے۔ مگر انہوں نے نظر انداز کیا اور خود گمراہ ہو گئے۔ مثال کے طور چار ہزار سال پُرانے رِگ وید میں ہے:

اے عبادت گذارو! دور مُلک میں سمندر کے کنارے دارُو کا بن (خانۂ کعبہ) ہے جسے کسی انسان نے نہیں بنایا، اس میں عبادت کرو تا کہ اللہ کی رحمت سے جنّت میں داخل ہو سکو۔
(رِگ وید،۱۰۔۱۵۵۔۳)

- دو ہزار سال پُرانے بائبل میں ہے: (Psalm:84:1:12)

اے خدا آپ کا گھر کتنا خوبصورت ہے۔
میری روح تڑپتی ہے تیرے گھر کے دیدار کے لئے
میرا جسم اور مرا دل روتا ہے اس ہمیشہ زندہ رہنے والے خدا کے لئے
اے عظیم اور ساری کائنات کے شہنشاہ
وہ خوش نصیب ہیں جنھیں تیرے گھر کا دیدار ہوا
وہ تیری عبادت کثرت سے کرتے ہیں۔
وہ خوش نصیب ہیں جن کا تجھ پر بھروسہ ہے۔
وہ خوش نصیب ہیں جس نے تیرے گھر پر حاضری (حج) کا قصد کیا۔
جب وہ وادیٔ بکّہ (مکہ مکرمہ) سے گذرتے ہیں
تو اس چشمہ (زم زم) کے پاس ٹھہرتے ہیں۔
جسے برسات کا پانی (تیری رحمت) بھی بھر دیتا ہے۔
اے اللہ! تیرے گھر کا ایک دن دوسری جگہوں کے ہزار دن کے برابر ہے۔
میرے لئے تیرے گھر کا دربان بننا کسی گناہ گار کے گھر میں رہنے سے بہتر ہے۔
اے عظیم مالک! وہ خوش نصیب ہیں جن کا ایمان تجھ پر ہے۔

(یہ الفاظ حضرت داؤد علیہ السلام کے دعاء کے الفاظ ہیں۔ جو انہوں نے فلسطین کی فتح سے پہلے اللہ تعالیٰ سے مانگے تھے۔) اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس زمانے میں بھی لوگوں کو مکہ مکرمہ، خانہ کعبہ، زم زم اور حج کے بارے میں پورا علم تھا۔

- حرمین شریفین کے اماموں اور عالموں کا مذہب اور عقیدہ بالکل صحیح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان مقدس مقامات کے ہدایت کے ذریعہ ہونے کی ذمہ داری لے رکھی ہے۔ وہ سارے مسلک بھی صحیح ہیں جو حرمین شریفین کے امام اور علماء کو صحیح سمجھتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی کراہت محسوس نہیں کرتے۔ اور وہ سارے مسلک اور لوگ جو حرمین شریفین کے امام اور علماء کو غلط کہتے ہیں۔ ان کے کہنے کا مطلب ایسا ہے کہ کسی زمانے میں حرم ہدایت کا ذریعہ ہوا کرتا تھا اب نہیں رہا۔ اور یہ اس لئے ہوا کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی جو ذمہ داری لے رکھی تھی وہ پوری نہ کر سکے۔ ایسے نظریات رکھنا گناہ ہے۔ حرم شریف کی زیارت اس عقیدے سے کریں کہ چاروں مصلّے برحق ہیں اور چاروں مسلکوں میں سے کوئی بھی غلط نہیں ہے۔

حج آخرت کی ریہرسل

- علماء کہتے ہیں کہ حج دراصل سفر آخرت کی ایک ریہرسل ہے۔ جب کسی کا انتقال ہوتا ہے تو دوست احباب اُسے نہلا دھلا کر، کفن پہنا کر، قبرستان لیجا کر چھوڑ آتے ہیں۔ مرنے والا ویرانے میں قیامت تک پڑا رہتا ہے۔ پھر قیامت کے دن وہ اپنی قبر سے نکل کر حشر کے میدان میں جائے گا۔ اور خدا کے سامنے اپنے اعمال کا حساب کتاب دیگا۔ اگر کسی وجہ سے اعمال کا وزن کم ہوا تو اُسے کوئی اور موقع نہیں ملے گا۔ بلکہ سزا ہوگی۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان و کرم ہے کہ اُس نے انسانوں پر حج فرض کر کے سفر آخرت کی ریہرسل کا موقع دیا اور اِس بات کا موقع دیا کہ دنیا کے حشر کے میدان میں اگر اعمال کا پلڑا ہلکا ہے تو بندہ رو رو کر گڑ گڑا کر یہ وزاری کر کے اپنی مغفرت کرالے۔

حاجی کفن (احرام) پہن کر ویرانے (منیٰ) میں جاتے ہیں۔ پھر وہاں سے حشر کے میدان (عرفات) جاتے ہیں اور دن بھر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اور رو رو کر اپنے پچھلے سارے گناہ معاف کرا کر اپنی مغفرت کرالیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اِس احسان اور کرم کی قدر کرنی چاہئے، حج کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے اور اس سے پہلے کہ موت آجائے یا سورج سوا نیزے پر آجائے صحیح طریقے سے حج کر کے اپنی آخرت سنوار لینا چاہئے۔

رزق میں برکت

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ، حج اور عمرہ پے در پے کیا کرو کیوں کے حج اور عمرہ دونوں فقر و محتاجی اور گناہوں کو اِس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح لوہار اور سُنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔ (جامع ترمذی، نسائی)

اوپر بیان کئے گئے مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ:

۱) حج کا مقصد ساری دنیا کی اصلاح اور ہدایت ہے۔ ۲) حج آخرت کی ریہرسل ہے۔
۳) اللہ تعالیٰ نے حج مبرور کے ذریعے تمام انسانوں کو گناہوں سے پاک ہونے کا ایک نسخہ دیا ہے۔
۴) حج ایک بابرکت عبادت ہے۔ اس کو کرنے سے مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔

(جو لوگ حرم شریف میں نماز نہیں پڑھتے اور دوسرے طرح کے گناہ کرتے ہیں۔ چونکہ حرم کا ایک گناہ ایک لاکھ گناہ کے برابر ہے اس لئے حج کے بعد وہ لوگ اکثر برباد یا مزید بد دین ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ خلوص کے ساتھ عبادت کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ ہمیشہ حج کے بعد ترقی کرتے ہیں اور خوشحال ہو جاتے ہیں۔ یہ میرا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے۔)

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

نبیٔ کریم ﷺ کا حج

- نبیٔ کریم ﷺ نے صرف ایک بار حج کیا ہے۔اس حج کو چار ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ حجۃ البلاغۃ، حجۃ الاسلام، حجۃ الوداع، حجۃ الاتمام والاکمام

- ۱۰ھ ماہِ ذی القعدہ میں جب آپ نے حج کا ارادہ فرمایا تو اعلان کرا دیا۔اس اعلان پر تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار (کچھ روایتوں میں 1.44 لاکھ) لوگ مکہ مکرمہ پہنچتے پہنچتے آپ کے ساتھ ہو گئے۔

- آپ نے ۲۵؍ ذی القعدہ ۱۰ھ کو ظہر کی نماز کے بعد کوچ کیا اور مدینہ سے چھ میل دور میقاتِ ذوالحلیفہ میں قصر کر کے عصر کی نماز پڑھی اور شب گذاری۔

- ظہر کے بعد غسل کر کے احرام باندھا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر بہ آوازِ بلند تلبیہ پڑھا۔

- آپ ﷺ نے حکم دیا کہ جو قربانی کے جانور ساتھ لائے ہیں وہ حجِ قِران کی نیت کریں اور جو نہیں لائے ہیں وہ حجِ تمتع کی نیت کریں۔

- امّ المؤمنین حضرتِ عائشہؓ مکہ مکرمہ سے ۱۲ میل کی دوری پر حج سے پہلے ہی حائضہ ہو گئیں۔آپ نے حضرتِ عائشہؓ کو حکم دیا کہ عمرہ کا احرام اُتار دو اور حج کا احرام پہن لو۔اور طوافِ زیارت کو چھوڑ کر سارے ارکان ادا کرتی رہے۔حضرتِ عائشہؓ نے عمرہ کا احرام اُتارنے کے لئے سر کھول کر کنگھی کیا اور پھر حج کا احرام باندھ لیا۔حج کے بعد پھر آپ نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھ کر چھوٹے ہوئے عمرہ کو دُہرالیا۔

- بہت سے لوگ حضور ﷺ کے ساتھ پیدل سفر کر رہے تھے۔اس لئے یہ سفر ۹؍ دن میں طئے کیا۔راستے میں آپؐ کا سامان سے لدا اونٹ کھو گیا، مگر بعد میں پھر مل گیا۔

- راستے میں کسی بیماری کے سبب آپؐ نے سَر میں پچھنے لگوائے (فاسِد خون نکلوایا)۔

- ۴؍ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔خانۂ کعبہ پر نظر پڑی تو یہ دعاء کی:

"اے اللہ، اس گھر کی تشریف و تعظیم، تکریم و ہیبت میں اضافہ فرما۔جو شخص اس گھر کو شرف و عظمت دے اور اس کا حج و عمرہ کرے تو اس کی تشریف، تکریم، تعظیم و نیکی میں اضافہ فرما۔"

- آپ ﷺ نے وضو فرما کر تحیۃ المسجد نماز نہیں پڑھی بلکہ سیدھے طواف شروع کیا۔طواف سے پہلے اضطباع کیا اور پہلے تین چکروں میں رمل کیا اور بعد کے چار چکر معمولی رفتار سے مکمل کئے۔ ہر چکر میں حجرِ اسود کا استلام (بوسہ دینا) کیا اور رُکنِ یمانی کو چھوا۔

- روایت ہے کہ جب آپ ﷺ حجرِ اسود کے سامنے آئے تو مِحجَن (ایک عصاء جس کا سَر ٹیڑھا تھا) سے اشارہ فرماتے اور پھر مِحجَن کے سَر کو بوسہ دیتے۔اور کبھی لبِ مبارک کو سنگِ اسود پر رکھ کر بوسہ دیتے۔

- طواف مکمل کر کے جب مقامِ ابراہیم پر تشریف لائے تو یہ آیت پڑھی:

وَاتَّخِذُوْمِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی. ترجمہ: اور مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو۔

- مقامِ ابراہیم پر آپؐ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمائی۔نماز کے بعد حجرِ اسود کو بوسہ دیا۔اس کے بعد آبِ زم زم نوش فرمایا۔اور اس کے بعد صفا پہاڑی کی جانب تشریف لے گئے۔اور پہاڑی کے قریب پہنچ کر یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ.

- کوہِ صفا پر چڑھ کر بیت اللہ کی طرف رُخ کیا اور توحید و کبریائی بیان فرمائی۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ،اَنْجَزَ وعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ و حَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ اکیلا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں ۔ بادشاہت اسی کی ہے۔سب تعریف اسی کے لئے ہے۔اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے۔اس نے اپنا وعدہ پورا کیا ۔ اپنے بندہ کی مدد فرمائی۔ اور اس اکیلے نے تمام لشکروں کو شکست دے دی۔"

- پھر دعاء مانگی اور یہ عمل تین بار دُہرایا۔صفا سے مروہ کی طرف پیدل سعی شروع کی۔ جب ہجوم بڑھ گیا تو اونٹنی پر سوار ہو گئے۔بطنِ وادی میں تیزی سے اور چڑھائی پر آہستہ سے چلے۔

- مروہ پر پہنچ کر ویسا ہی تکبیر اور دعاء کا عمل کیا جیسا صفا پر کیا تھا۔اسی طرح ساتواں چکّر پورا کیا۔سعی کے بعد آپؐ نے سر کے بال نہیں مُنڈوائے۔

- آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ "جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ عمرہ کے ارکان ادا کر کے احرام کھول دے۔حج تمتع کرنے والوں کے پاس بھی اگر (قربانی کرنے کی استطاعت نہ ہو یا) جانور میسّر نہ ہوں تو ایّامِ حج میں تین روزے رکھیں اور باقی سات روزے اپنے گھروں پر پہنچ کر رکھیں" آپؐ اُمّت کے لئے آسانی پسند کرتے تھے۔اس لئے آفاقی کے لئے آپؐ نے حجِ تمتع کو زیادہ پسند کیا۔

- عمرہ کے بعد آپ ﷺ نے مکہ کے باہر چار دن قیام فرمایا۔اس دوران نمازیں قصر کر کے ادا فرمائیں۔

- ۸؍ ذی الحجہ ۱۰ھ، یوم ترویہ کو آپ اور تمام صحابہؓ نے مقامِ ابطح میں احرام باندھا۔تلبیہ کہتے ہوئے مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔

- منیٰ میں اپنے اپنے وقت پر ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں ادا کیں۔ ۹؍ ذی الحجہ کی رات بھی حضور ﷺ نے منیٰ میں بسر فرمائی۔ فجر ادا کی ۔ سورج نکل آیا تو عرفات روانہ ہوئے۔ عرفات میں آپؐ نے نمرہ مقام پر کمبل کے خیمے میں قیام فرمایا۔ زوال کے بعد اونٹنی قصواء کو تیار کرنے کا حکم دیا۔اس پر سوار ہو کر بطن وادی میں تشریف لائے اور لوگوں کو خطبہ فرمایا۔

- آپ ﷺ کا یہ خطبہ، خطبۂ حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔یہ خطبہ تو مختصر تھا مگر اس میں انسانوں کے لئے دنیا اور آخرت کی کامیابی کا نچوڑ موجود ہے۔

- خطبۂ حجۃ الوداع کے بعد حضور ﷺ اونٹنی سے اُترے اور حضرت بلالؓ کو فرمایا کہ اذان دو۔ اذان دی گئی۔اور آپؐ نے نمازِ ظہر اور عصر دو دو رکعت کر کے ایک کے بعد ایک قصر پڑھائی۔

- اہلِ مکہ جو آپ کے ساتھ حج کے لئے آئے تھے، وہ مقامی تھے۔مگر انہوں نے بھی حضور ﷺ کے ساتھ ہی قصر نماز پڑھی۔

- نماز سے فارغ ہو کر حضور ﷺ قصویٰ اونٹنی پر سوار ہوئے اور میدانِ عرفات میں آئے۔ وہاں دامنِ کوہ میں بڑے بڑے پتھروں پر قبلہ رخ ہو کر اونٹنی پر کھڑے ہوئے اور دعا وزاری شروع کی۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔پھر آپؐ نے فرمایا کہ جس جگہ پر ہم کھڑے ہیں یہی مخصوص جگہ نہیں ہے۔ جہاں چاہے کھڑے ہو۔

- عرفات میں آپؐ دعا کے لئے سینے تک ہاتھ اُٹھاتے تھے اور اس طرح دعا مانگتے تھے جیسے کوئی مسکین روٹی طلب کرتا ہے۔آپ کا ارشاد ہے کہ حج یوم عرفہ ہے۔اور بہترین دعا یومِ عرفہ کی دعا ہے۔

- غروبِ آفتاب پر آپؐ مزدلفہ کے لئے روانہ ہوئے اور اسامہ بن زیدؓ کو قصویٰ اونٹنی پر پیچھے

سوار کرلیا اور اونٹنی کو آہستہ چلانے کے لئے مہار کھینچے رکھا۔ راستہ میں آپؐ لوگوں سے فرماتے تھے، ''اے لوگو! آہستہ چلو۔ دوڑنا ٹھیک نہیں اور بھاگ دوڑ پرہیزگاری کے خلاف ہے۔''

● آپ ﷺ ایک راستے سے عرفات گئے اور دوسرے راستے سے آئے۔ راستے میں آپؐ تلبیہ فرماتے رہے۔ راستے میں آپؐ نے استنجا کیا اور وضو کیا مگر مغرب کی نماز کے لئے نہیں رُکے۔

● مزدلفہ میں آپؐ نے ۱۰رذی الحجہ کی رات مشعر الحرام کے پاس قیام فرمایا اور فرمایا کہ پورا مزدلفہ وقوف کا مقام ہے سوائے بطن محسر کے۔ مزدلفہ پہنچ کر پھر وضو کیا اور ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز جمع کرکے عشاء کے وقت ادا فرمائی۔ نمازیں قصر کیں اور دونوں نماز کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی گئی۔ البتہ برابر لبیک کہتے رہے۔ رات بھر آرام فرمایا۔ حتیٰ کہ معمول کی تہجد کے لئے بھی بیدار نہیں ہوئے۔ فجر کی سفیدی پھیلنے کے بعد نمازِ فجر ادا فرمائی۔

● صبح کی نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے پھر مظلوم وظالم کے بارے میں دعا دُہرائی جو قبول ہوگئی۔ اور آپ کے چہرے پر تبسّم کے آثار نمایاں ہوئے۔

● حضرت سودہؓ اور اہلِ بیت کے کمزور افراد کو رات ہی میں منیٰ جانے کی اجازت دے دی۔ ساتھ میں حضرت عبداللہ بن عباس تھے۔ نمازِ فجر کے بعد قصواء پر سوار ہوکر شعرِ حرام کے پاس خوب روشنی پھیلنے تک قبلہ رُخ ہوکر تسبیح وتحلیل، تکبیر اور دعاؤں میں مشغول رہے۔

● طلوعِ آفتاب کے بعد مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہوئے۔ آپؐ جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) تک برابر تلبیہ کہتے رہے۔ ہجوم بہت زیادہ تھا۔ آپ برابر لوگوں کو آہستہ چلنے کی تلقین فرماتے رہے۔

● بطن محسر کو چھوڑ کر آئے تو رَمی کے لئے چنے سے بڑے اور چھوٹے بیر سے کسی قدر چھوٹی کنکری جمع کرنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے تعمیل کی۔ فضل بن عباسؓ نے آپؐ کے لئے سات کنکریاں چُنیں۔

● آپ ﷺ جمرہ عقبہ کے قریب پہنچ کر ایک درخت کے نیچے رُک گئے۔ اس وقت آپ کے بائیں جانب منیٰ اور دائیں جانب مکہ مکرمہ تھا۔ آپؐ نے قصواء پر ہی سے ہر بار اللہ اکبر کہہ کر سات کنکریاں جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) پر ماریں۔ یہ رمی جمار آپ نے آفتاب کے طلوع ہوجانے کے بعد فرمائی۔ اور تلبیہ موقوف کردیا۔

● چاشت کا وقت تھا۔ آپؐ نے اونٹنی پر بیٹھ کر فرمایا: ''مجھ سے مناسک حج سیکھ لو، مجھے نہیں معلوم کہ اس حج کے بعد دوسرا حج کرسکوں گا یا نہیں۔'' جمرہ عقبہ سے آپ منیٰ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت اسامہ ساتھ بیٹھے دھوپ سے بچنے کے لئے چادر تانے ہوئے تھے۔ حضرت بلالؓ قصواء کی مہار تھامے ہوئے تھے۔ اس کے بعد آپؐ نے خطبہ دیا۔

● ۱۰رذی الحجہ کے اس خطبے کے بعد قرآن شریف کی سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۳ نازل ہوئی۔ جس کا مفہوم ہے کہ آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کردیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی۔ اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کرلیا ہے۔

کچھ روایتوں کے مطابق یہ آیت عرفات کے خطبہ کے بعد نازل ہوئی۔

● امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس خطبہ میں آپؐ نے مناسک حج بیان فرمایا۔ خطبہ کے بعد آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ قربانی وکنکریاں مارنے اور بال کٹوانے میں ارکان آگے پیچھے ہوجائیں تو کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا، لاحرج، لاحرج۔ یعنی کوئی مضائقہ نہیں، کوئی مضائقہ نہیں۔

● یہاں سے آپؐ قربان گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ اور حضرت انس بن مالکؓ کے مطابق سات اونٹ اپنے ہاتھوں سے نحر (قربان) کئے۔ اسکے بعد حضرت علیؓ ساتھ ۵۶ر اونٹ قربان کئے۔ اور حضرت علیؓ نے ۳۷ر اونٹ قربان کئے اس طرح کل ۱۰۰ر اونٹ قربان کئے۔

● قربانی کے بعد آپؐ نے سر مُنڈائے۔ حضرت معمرؓ بن عبداللہ عدوی نے آپؐ کا سر مُنڈا۔ سارے بال ایک ایک دو دو حاضرین میں تقسیم کردئے گئے۔ آپؐ نے سر مُنڈانے والوں کے لئے تین بار اور ترشوانے والوں کے لئے ایک بار دعا فرمائی۔

● زوالِ آفتاب سے پہلے آپؐ طوافِ زیارت کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے قصواء پر ہی سوار ہوکر بیت اللہ کا طواف فرمایا۔ طواف کے بعد زم زم پر تشریف لے گئے اور پانی نوش فرمایا۔ حضرتِ عباسؓ نے کھجور کا شربت پیش کیا تو وہ بھی نوش فرمایا۔

● حضرت عباسؓ نے پانی پلانے کی خدمت کی خاطر ۱۱،۱۲،۱۳رذی الحجہ کی رات میں منیٰ کے بجائے مکہ میں رہنے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے اجازت دے دی۔

● اس کے بعد آپؐ منیٰ واپس تشریف لے گئے۔

● ۱۱،۱۲،۱۳رذی الحجہ کو تینوں جمروں کو کنکریاں ماریں۔ جمرہ اولیٰ پر رمی کے بعد قبلہ رُخ ہوکر ہاتھ اُٹھا کر بڑی دیر تک دعا مانگی، اتنی دیر کہ ایک آدمی اس میں سورۂ بقرہ پڑھ لے۔ جمرہ وسطیٰ پر بھی ایسا کیا۔ جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں لیکن ٹھہرے نہیں۔ واپس چلے آئے۔

● ایامِ تشریق کے وسط میں سورۃ العصر نازل ہوئی۔ آپ نے ۱۰،۱۱،۱۲،۱۳رذی الحجہ کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ کھانے پینے کے اور ذکر کے دن ہیں۔

● آخری دن زوال کے بعد رمی فرمائی اور منیٰ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ رات میں مکہ مکرمہ سے باہر محصب (معابدہ) میں قیام فرمایا۔ حضرت عائشہؓ نے تنعیم سے عمرہ کیا۔ یہ ۱۴رذی الحجہ کی رات تھی۔

● ۱۴رذی الحجہ کو سحری کے وقت بیدار ہوکر طوافِ وِداع کے لئے مسجدِ حرام تشریف لے گئے۔ طواف کے بعد مُلتزم پر وقوف فرمایا۔ یہاں سے چاہِ زم زم پر جاکر خود اپنے دستِ مبارک سے ڈول کھینچا۔ قبلہ رو ہوکر پانی نوش فرمایا اور بچا ہوا پانی کنویں میں ڈال دیا۔

● بیت اللہ سے وِداع ہوتے ہوئے آپؐ مغموم، آبدیدہ اور حزن و ملال سے مغلوب تھے۔ آپؐ سورج نکلنے سے پہلے مع احباب مکہ سے روانہ ہوگئے اور مقامِ ذی طویٰ میں جاکر پڑاؤ ڈالا۔ وہیں رات گذاری اور صبح کو مدینہ منورہ کے راستے پر گامزن ہوئے۔ یہیں سے دوسرے مسلمان اپنے اپنے وطن کو جانے والے راستوں پر چل پڑے۔

● آپ ﷺ نے کُل دس دن مکہ میں قیام فرمایا تھا۔ نماز میں قصر ادا کیا۔ سلام کے بعد ارشاد فرماتے تھے: ''مکہ والو! سنو، اپنی نمازیں پوری کرو۔ ہم تو مسافر ہیں۔''

● سفر میں ایک مقام ''خم'' آیا جو جحفہ سے تین میل پر ہے۔ یہاں نمازِ ظہر کے بعد صحابہ کرامؓ کو حمد وثنا کے بعد فرمایا: ''میں تمہارے درمیان دو امرِ عظیم چھوڑے جاتا ہوں۔ قرآنِ مجید اور میری سُنّت۔ ان کے حقوق کی رعایت رکھنا (مضبوطی سے پکڑے رہنا۔) یہ دونوں چیزیں تم سے جدا نہ ہوں تا آنکہ تم حوضِ کوثر پر مجھ سے آملو۔''

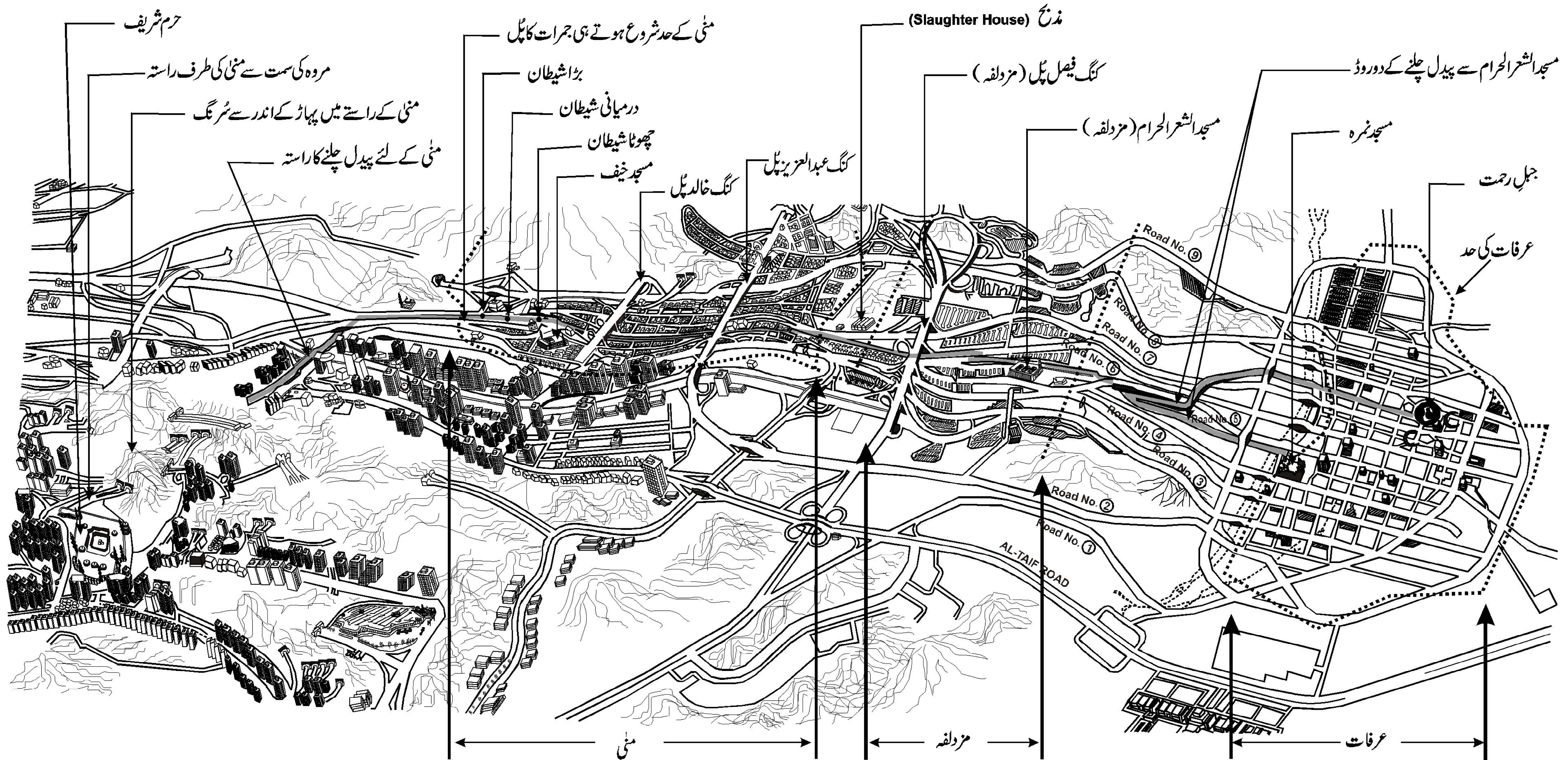
● حجۃ الوداع کے موقع پر چھ مقامات پر رسول اللہ ﷺ نے کافی دیر رُک کر دعا مانگی۔ وہ مقامات یہ ہیں:

(۱) صفا کی پہاڑی (۲) مروہ کی پہاڑی (۳) عرفات (ظہر کے بعد سے غروبِ آفاب تک)
(۴) مزدلفہ (فجر کی نماز سے طلوعِ آفتاب تک)
(۵) جمرہ اولیٰ یعنی چھوٹا شیطان
(آپؐ نے اتنی دیر دعا کی کہ ایک آدمی سورۃ البقرہ (سوا دو پارہ) پڑھ لے۔)
(۶) جمرہ وسطیٰ یعنی درمیانی شیطان
(یہاں پر بھی آپؐ نے اتنی دیر دعا کی کہ ایک آدمی سورہ بقرہ مکمل پڑھ لے۔)

● حضور ﷺ کی بیماری ماہِ صفر کے آخر میں سر درد اور بخار سے شروع ہوئی۔ لوگوں نے نمونیہ خیال کیا۔ مگر آپؐ نے اُمّ البشر سے فرمایا: ''یہ وہ مرض ہے جو میں نے تیرے بیٹے کے ساتھ خیبر میں گوشت کا ٹکڑا چکھ لیا تھا۔ آج اسی زہر کی تکلیف سے رگِ جان پھٹی جاتی ہے۔'' (صحیح بخاری، جلد۲، صفحہ ۶۹۵، حدیث نمبر ۱۵۵۴)

● تقریباً چودہ دن بیمار رہنے کے بعد اور حج الوداع کے ۹۱ر ویں دن آپؐ نے اس دارِ فانی سے کوچ کیا اور رفیقِ اعلیٰ سے جاملے۔ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

حرم شریف، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کا قریبی نقشہ



قُربانی میں دھوکہ

• حج ایک عظیم عبادت ہے۔ بہت سارے لوگ خدمتِ خلق کے جذبے سے پانی پلاتے ہیں۔ کھانا کھلاتے ہیں۔منٰی اور عرفات میں استعمال ہونے والی چیزیں حاجیوں کو مُفت بانٹتے ہیں۔

ایسا ہی ایک طبقہ آپ کو اپنی خدمت ۱۰/ذی الحجّہ کے دن قربانی میں مدد کے لئے پیش کرے گا۔ یہ آپ سے کہیں گے کہ ہر سال ہم سو یا دوسو یا اس سے بھی زیادہ حاجیوں کے لئے قربانی کراتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو آپ کے لئے بھی قربانی کر کے آپ پر احسان کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی آپ کے بلڈنگ کے ذمّہ دار بھی کہیں گے۔ خبردار رہیئے یہ سفید پوش مددگار نہیں دھوکے باز ہیں۔

• ہر حاجی مکّہ میں نیا ہوتا ہے۔ ۱۰/ذی الحجّہ کے دن بہت زیادہ کام ہوتے ہیں۔ لمبی دُوری طے کر کے مذبح جا کر قربانی کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا ہے۔ احرام اُتارنے کی جلدی ہوتی ہے۔ اس لئے ہر حاجی شارٹ کٹ اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اور دلالوں کو روپیہ دے کر بری الذّمہ ہونا چاہتا ہے۔ مگر یہ بہت بڑی غلطی ہے۔

• ہم نے اور ہمارے کئی ساتھیوں نے حج سے تین دن پہلے۔ ککئی مذبح خانہ جا کر جانور بیچنے والوں سے جانوروں کی قیمت؛ دلالوں کے ذریعے قربانی؛ مذبح خانوں میں قربانی کا طریقہ، قربانی کے گوشت کا مصرف وغیرہ وغیرہ کے بارے میں گہرائی سے تحقیقات کی جس سے پتہ چلا کہ :

ا۔ ہر دلال کا جانور بیچنے والے سے ایک کاروباری تعلق ہوتا ہے۔ اگر وہ حاجیوں سے ۳۰۰ یا ۳۲۵ ریال وصول کریگا تو ایسے جانور خریدے گا جن کی قیمت صرف ۲۷۰ یا ۲۸۰ ریال تک ہوگی۔

۲۔ وہ جانور بیچنے والے سے بھی کمیشن وصول کرے گا۔

۳۔ اگر سو قربانی کے لئے روپیہ وصول کیا ہے تو صرف ۷۰ یا ۸۰ جانوروں کی قربانی کرائیگا۔

۴۔ قربانی کا ایک تہائی گوشت غریبوں کو بانٹنا ہوتا ہے۔ لیکن اگر حاجی اپنی قربانی کا گوشت چھوڑ دے تو دلال پُورا کا پُورا گوشت ہوٹلوں میں بیچ دے گا۔

۵۔ قربانی کرتے وقت کسی بھی حاجی کا نام نہیں لیا جاتا ہے۔

ہم لوگ تحقیق کر ہی رہے تھے اس وقت تک ہر حاجی کسی نہ کسی دلال کو روپیہ دے چُکا تھا۔ ہم میں سے کئی حاجیوں نے دلالوں سے روپیہ واپس لے لئے اور جو نہ لے سکے اُنھوں نے اپنے دل کے اطمینان کے لئے پھر سے قربانی کی۔

• مکّہ مکرّمہ میں دو مذبح خانہ ہیں ایک منٰی اور مزدلفہ کے بیچ میں ہے اور منٰی سے بہت نزدیک ہے۔ جہاں آپ پیدل جا سکتے ہیں۔ دوسرا ککئی میں ہے۔ منٰی اور ککئی کے بیچ پہاڑ ہے اس لئے آپ کو مکّہ آ کر ککئی جانا پڑے گا۔ جو کہ مکّہ سے پانچ کلومیٹر کی دُوری پر ہے۔ جہاں جانے کا کرایا ٹیکسی والے ۲ ریال اور پرائیویٹ ٹیکسی والے ۱۰ ریال تک لیتے ہیں۔

• ککئی میں قربانی کا اچھا انتظام ہے۔ جہاں بکرے، دُنبے، گائے اور اونٹ وغیرہ آپ اپنی استطاعت کے مطابق خرید سکتے ہیں۔ جانور خرید کر آپ اُنہیں مذبح خانہ میں جمع کر دیجئے وہ بکرے کی قربانی کا ۳۰ ریال، گائے کا ۱۵۰ ریال اور اونٹ کا ۲۵۰ ریال لینگے۔ قربانی حکومت کے آدمی ہی کرتے ہیں۔ مگر آپ گیلری میں کھڑے رہ کر دیکھ سکتے ہیں۔ جانور جمع کرنے پر آپ کو ایک کوپن ملیگا۔ جسے دکھا کر اگر آپ چاہیں تو جانور کا پُورا گوشت گھر لے جا سکتے ہیں۔ اور نہیں تو حکومت اُسے غریب مُلکوں میں بھیج دے گی۔

• منٰی مذبح خانہ میں بھی اونٹ اور گائے بیل کے قربانی کا ایسا ہی انتظام ہے۔ دوسرا آسان طریقہ بینک میں روپیہ جمع کرنا ہے۔ یہ بھی صحیح طریقہ ہے بینک میں روپیہ جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ قربانی کی ذمہ داری حکومت لیتی ہے۔ اور حکومت دل و جان سے حاجیوں کی خدمت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔

• اگر لوگوں کی بھیڑ، وقت کی کمی، کھو جانے کا ڈر کمزوری وغیرہ سے آپ خود قربانی نہیں کر سکتے تو بنک کے ذریعہ یا مذبح خانے میں کوپن لے کر قربانی کر دیجئے ورنہ قربان گاہ جا کر قربانی کیجئے، جو کہ زیادہ بہتر ہے۔ مگر ہر حال میں دلالوں سے ہوشیار رہیئے۔ اگر آپ حج سے پہلے مذبح خانہ جا کر قربانی کے جانوروں کے بارے میں اچھی طرح معلومات حاصل کر چکے ہیں تو ہی حج کے دوران خود قربانی کیجیے، ورنہ مدرسہ صولتیہ یا بینک کے ذریعے ہی قربانی کیجئے کیوں کہ نئے لوگوں کو حج کے شدید بھیڑ والے دِنوں میں خود قربانی کرنے میں کئی بار بہت مشکلات پیش آتی ہیں۔

• مکّہ شریف میں حرم سے باہر مدرسہ صولتیہ ہے۔ جو برسوں سے حاجیوں کی خدمت کرتا چلا آرہا ہے اور ایک ذمّے دار اور دیندار ادارہ ہے۔ مدرسہ صولتیہ باب فہد کے نزدیک حارۃ الباب علاقہ میں بچیوں کے قبرستان کے نزدیک ہے۔ اگر آپ مدرسہ صولتیہ کے ذریعے قربانی کریں تب بھی صحیح ہے۔ وہ آپ کے بتائے ہوئے وقت پر ہی قربانی کریں گے۔ یا پھر ان سے پوچھ لیں کہ وہ آپ کی قربانی کس دن اور کس وقت کریں گے۔ پھر اس کے بعد سَر مُنڈائیں۔ اس طرح آپ کے ارکان صحیح ترتیب سے ادا ہو جائینگے۔

• حاجی کے لئے دو قربانیاں ہیں۔ ایک حج کی قربانی اور دوسری عیدالاضحیٰ کی قربانی۔ حج کی قربانی متمع اور قارن پر حدودِ حرم میں واجب اور مفرد پر مستحب ہے۔ جبکہ عیدالاضحیٰ کی قربانی کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر حاجی مسافر ہو تو اس پر یہ قربانی واجب نہیں ہے اور اگر مسافر نہیں ہے تو واجب ہے۔ یہ قربانی وہ حدودِ حرم میں بھی کر سکتا ہے اور اپنے وطن میں بھی۔ اس لئے اگر کسی کو قربانی اپنے وطن میں کرنا ہو تو پہلے ہی سے اپنے گھر والوں کو قربانی کی ہدایت دے کر رکھے۔

• کسی غلطی پر اگر دم لازم ہو گیا ہو تو وہ قربانی بھی حدودِ حرم میں دینا لازم ہے۔ اور اس کا گوشت آپ خود استعمال نہیں کر سکتے۔

• بکری، مینڈھا، دُنبا وغیرہ پر صرف ایک قربانی ہوگی۔ اونٹ، بیل وغیرہ پر سات قربانی کے حصے ہو سکتے ہیں۔

• قربانی کے وقت اونٹ کی عمر کم از کم پانچ سال کی ہو۔ گائے دو سال کی ہو۔ بکرا، مینڈھا، دنبا وغیرہ دو دانتا ہو (مُسِنَّـہ) یہ سامنے کے دو دانت ان کے سوا سال میں آجاتے ہیں۔ بھیڑ کی کچھ قسموں میں ایک سال میں ہی دو دانت ہو جاتے ہیں۔ اس سے کم عمر کے جانور کی قربانی کا اعتبار نہیں۔

• نبی کریم ﷺ نے حج کے موقع پر اپنی اور اپنی اُمّت کی طرف سے قربانی کی تھی۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی قربانی کے ساتھ اپنے شفیق نبی ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کریں۔

▼▼▼▼▼▼▼

طواف کا بیان

طواف کے فضائل

- اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں ’’(لوگوں کو چاہئے کہ) بیت اللہ کا طواف کریں۔ یہ ہمارا حکم ہے۔ جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں (یعنی حج، عمرہ، طواف وغیرہ) کی عظمت رکھے گا تو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے لئے بہتر ہیں۔‘‘ (سورۃ الحج ۳۰۔۲۹)

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے، اِس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (ابن ماجہ کتاب المناسک باب فضل الطّواف ۵۶ ۔ ۲۹)۔

- نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ جس نے بیت اللہ شریف کا سات بار طواف کیا تو اللہ تعالیٰ ہر ہر قدم پر اس کے گناہ کو معاف فرماتے ہیں اور ہر ہر قدم پر نیکی لکھتے ہیں اور ہر ہر قدم پر ایک درجہ بلند کرتے ہیں۔ (ابن خریمہ۔ابن حبان)

- حضرت امام غزالیؒ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کا طواف بہت کیا کرو وہ بڑی بزرگ چیز ہے۔ جس کو تم قیامت کے روز اپنے نامہ اعمال میں پاؤ گے اور اِس کے برابر کوئی دوسرا عمل رشک کے قابل نہ پاؤ گے۔ (ساتواں باب حج کے اسرار اور اس کی ممانعت)۔

- حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے۔ البتہ تم اس میں بات کر سکتے ہو تو جو بھی دوران طواف بات کرے۔ اِس کو اچھی بات کرنی چاہئے۔ (جامع ترمذی کتاب الحج حدیث ۹۶)

- نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ جس نے پچاس مرتبہ طواف کیا تو گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ (ترمذی)

طواف کی شرطیں

- طواف میں بھی نماز کی طرح شرطیں ہیں:
- جیسے نماز کے لئے وضو ضروری ہے ویسے طواف کے لئے بھی وضو ضروری ہے۔
- جیسے نماز کے لئے کپڑے پاک اور ستَر چھُپا ہوا ہو ویسے طواف کے لئے کپڑے پاک ہوں اور ستَر چھُپا ہوا ہو۔
- جیسے نماز کے لیے نیت ضروری ہے ویسے طواف کے لئے حجر اسود سے پہلے نیت کریں۔
- جیسے نماز تکبیر کہہ کر شروع کرتے ہیں ویسے طواف کے لئے حجرِ اسود کے سامنے ہو کر تکبیر کہیں اور حجرِ اسود کو بوسہ دیں۔ (اس کو استلام کہتے ہیں۔)
- جیسے نماز میں ایک رکعت کے بعد فوراً دوسری رکعت پڑھی جاتی ہے ویسے ہی طواف میں خانۂ کعبہ کے اطراف در پہ در چکّر لگائیں۔ دو چکّروں میں وقفہ نہ ہو۔
- جیسے نماز میں نظر سجدہ کی جگہ پر ہوتی ہے ویسے طواف کرتے وقت نظر چلنے کی جگہ پر ہو۔
- جیسے نماز میں قبلہ کی طرف یا آسمان کی طرف نظر اُٹھانا مکروہ ہے ویسے طواف کرتے وقت خانۂ کعبہ کو دیکھنا مکروہ ہے۔
- جیسے نماز سلام پھیر کر پوری کی جاتی ہے ویسے ہی دو رکعت طوافِ واجب نماز پڑھ کر طواف پورا کیا جاتا ہے۔
- جیسے نفل نماز کی نیت کرنے کے بعد اگر ہم نماز توڑ دیں تو پھر اس نفل نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہوتا ہے اسی طرح اگر طواف کے کچھ چکّر لگا کر چھوڑ دیں تو پھر اس کا دُہرانا یا پورا کرنا واجب ہوگا۔

طواف کے بارے میں کچھ ضروری معلومات

- اگر طواف کرتے کرتے نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوگئی تو طواف روک کر جماعت سے نماز پڑھ لیں اور چھوٹے ہوئے چکر نماز کے بعد پورے کر لیں۔ ایسے وقت اگر تین سے کم چکّروں کے بعد بھی وقفہ ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اگر چار چکروں کے پہلے ہی آپ کا وضو ٹوٹتا ہے تو وضو کر کے پورا طواف یعنی سات چکر شروع سے لگائیں۔ چار سے کم چکر لگانے سے پہلے وقفہ ہوگیا تو وہ چکر گنے نہیں جاتے ہیں۔ آپ کو شروع سے طواف کرنا ہوگا۔ اگر چار چکروں کے بعد وضو ٹوٹتا ہے تو صرف بچے ہوئے چکر لگا لیں۔

- طواف شروع کرنے سے پہلے صرف حجرِ اسود کے سامنے ہی آپ کا چہرہ اور سینہ خانۂ کعبہ کے سامنے ہوگا۔ اس کے بعد دورانِ طواف سینہ خانۂ کعبہ کی طرف کرنا مکروہ ہے اور پیٹھ خانۂ کعبہ کی طرف کرنا مکروہ تحریمی ہے یعنی حرام کے برابر ہے۔

- ایک چکر کی جتنی دوری آپ نے خانہ کعبہ کی طرف سینہ یا پیٹھ کر کے طے کی اُسے پھر سے دہرالیں۔ وہ دوری طواف کے چکروں میں شامل نہیں ہوگی۔

- اگر آپ نے سات چکّروں کے بجائے آٹھ چکّر لگا لئے ہوں تو پھر آپ کو چھ چکّر اور لگا کر دوسرا طواف بھی پورا کرنا واجب ہوگا۔

- اگر کسی نے مکّہ مکرّمہ میں طوافِ واجب نماز نہ پڑھی تو اس کو ادا کرنا واجب ہے۔ ذمّہ سے ساقط نہ ہوگی۔ تمام عمر میں ادا کر سکتا ہے۔ حرم سے باہر اس نماز کو پڑھنا اور تاخیر کرنا بُرا اور مکروہ ہے۔

- طواف حطیم کے باہر سے کریں کیوں کہ حطیم خانہ کعبہ کا حصہ ہے۔ اور طواف خانہ کعبہ کے باہر سے کیا جاتا ہے۔

- طواف کے دوران کوئی خاص دعاء یا آیت کا پڑھنا فرض یا واجب نہیں ہے۔

- جو کچھ دعائیں حج کی کتابوں میں لکھا ہے اسے دیکھ کر پڑھنے سے بہتر ہے کہ آپ کو جو دعائیں یاد ہیں وہ سمجھ کر مانگیں۔ دیکھ کر پڑھنے اور آواز کرنے سے دوسرے حاجیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور دوسروں کو تکلیف پہنچانا گناہ کا کام ہے۔

- طواف میں دعاء پڑھنا قرآن پڑھنے سے افضل ہے۔ دعاء طواف میں بغیر ہاتھ اُٹھائے مانگنا چاہئے۔

- رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ستر ہزار فرشتے طواف کرنے والوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

- ایسا طواف جس کے بعد سعی کرنا ہے۔ اس کے شروع کے تین چکروں میں اضطباع اور رمل ہے۔ ایسا تین بار ہوگا۔ پہلا عمرہ کے طواف میں، دوسرا طوافِ زیارت میں اور تیسرا ۸ ذی الحجّہ کو اگر منیٰ جانے سے پہلے آپ طواف اور سعی کرتے ہیں تب۔

- ۸ ذی الحجّہ کو اگر آپ نے طواف اور سعی کر لی تو ۱۰ ذی الحجہ کے بعد صرف آپ کو طواف کے سات چکر بغیر رمل کے لگانے ہیں۔ اس کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں۔

- رمل سنت ہے۔ اگر کوئی رمل والے طواف میں رمل کرنا بھول جائے تو یہ خلافِ سنت ہوگا۔ مگر

(بقیہ صفحہ 64 پر)

ارکانِ عمرہ اور حج کا بیان

عمرہ کے صرف دو فرائض اور دو واجبات ہیں۔ جو بھی انہیں پورا کریگا اُس کا عمرہ ہو جائے گا۔

اِسی طرح حج کے تین فرائض، چھ واجبات اور ۱۰ سنّتیں ہیں۔ جو بھی اُنہیں پورا کریگا اُس کا حج ہو جائے گا۔

اِس کتاب میں ہم سفر کے الگ الگ مرحلوں کے لئے الگ الگ دعائیں اذکار اور نفل نماز کا ذکر کریں گے۔ یہ صرف حج اور عمرہ کی عبادت کو اور افضل بنانے کے لئے ہیں۔ اُن کے نہ کرنے پر نہ کوئی گناہ ہوگا اور نہ حج اور عمرہ کی عبادت میں کوئی فرق آئے گا۔

(۱) عمرہ کے فرائض :

(۱) میقات سے احرام باندھنا ، نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا۔
(۲) خانہ کعبہ کا طواف کرنا اور طواف کے بعد دو رکعت نماز واجب الطّواف پڑھنا۔

(۲) عمرہ کے واجبات :

(۱) صفاء و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ (۲) بال کتروانا یا منڈوانا۔

(۳) حج کے فرائض :

(۱) **احرام پہن کر** حج کی دِل سے نیت کرنا اور تلبیہ کہنا۔
(۲) **وقوف عرفات** یعنی ۹/ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے لے کر ۱۰/ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا۔ اگر چہ ایک لمحہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔
حضور ﷺ نے فرمایا "حج عرفات میں ٹھہرنے کا نام ہے"۔ (جامع ترمذی حدیث ۸۸۹)
(۳) **طواف زیارت** جو دسویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر بارہویں ذی الحجہ کے مغرب تک کیا جاسکتا ہے۔

(۴) حج کے واجبات :

(۱) عرفات میں سورج ڈوبنے تک ٹھہرنا۔ (۲) مزدلفہ میں وقوف کے وقت ٹھہرنا۔
(۳) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ (۴) شیطان کو باترتیب کنکری مارنا۔
(۴) قربانی کرنا۔ (۵) سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔
(۶) میقات سے باہر رہنے والے کو طوافِ وداع کرنا۔ (اہلِ حرم اور اہلِ حِل پر واجب نہیں ہے، صرف مستحب ہے۔)
(۷) ۱۰، ۱۱، ۱۲ تاریخ کو راتیں منیٰ میں گزارنا۔

(۵) حج کی سنّتیں :

(۱) مفرد آفاقی اور قارن کو طواف قدوم کرنا۔
(۲) امام کا تین مقام پر خطبہ پڑھنا ساتویں ذی الحجّہ کو مکہ مکرمہ میں، نویں ذی الحجّہ کو عرفات میں اور گیارہویں کو منیٰ میں۔
(۳) نویں ذی الحجّہ کی رات میں منیٰ میں رہنا۔
(۴) طلوع آفتاب کے بعد نویں ذی الحجّہ کو منیٰ سے عرفات کو جانا۔
(۵) عرفات سے امام کے چلنے کے بعد چلنا۔
(۶) عرفات میں غسل کرنا۔

اِن کے علاوہ بھی اور بہت سی سنتیں ہیں۔

سفرِ حج پر نکلنے سے پہلے نیت کا بیان

حج تین طرح کے ہوتے ہیں اور سفرِ حج میں حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا جاتا ہے۔ تو جب آپ گھر سے احرام پہن کر نکلیں گے تو کیا نیت کریں گے؟ عمرہ کی؟ حج کی؟ اور کس طرح کے حج کی ؟

حج کی تین قسمیں ہیں: (۱) حج اِفراد (۲) حجِ قِران (۳) حجِ تمتع

حجِ اِفراد میں حاجی احرام صرف حج کی نیت سے پہنتے ہیں اور صرف حج کر کے احرام اُتار دیتے ہیں۔

حجِ قِران میں حاجی حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے احرام پہنتے ہیں اور دونوں کرنے کے بعد ہی احرام اُتارتے ہیں۔ اہل حرم اور اہل حل صرف حجِ افراد ہی کر سکتے ہیں۔ حج قران اور تمتع ان کے لئے ممنوع ہے۔ آفاقی کے لئے چھوٹ ہے کہ وہ تینوں میں سے جس کا چاہے احرام باندھے۔

حجِ تمتع میں حاجی پہلے عمرہ کی نیت سے احرام پہنتے ہیں اور عمرہ کر کے احرام اُتار دیتے ہیں۔ پھر ۸ ذی الحجّہ کو احرام حج کی نیت سے پہنتے ہیں اور حج کر کے اُتارتے ہیں۔ ہندوستان سے جانے والے حاجیوں کو حجِ تمتع ہی آسان ہوتا ہے۔ اِس لئے ہم اِس حج کو سیکھیں گے۔

اس لئے اگر آپ کی فلائٹ جدّہ کے لئے ہو اور ۸ / ذی الحجّہ سے پہلے کی ہو تو آپ کو مکّہ شریف پہنچ کر پہلے عمرہ کرنا ہے۔ اِس لئے آپ احرام بھی عمرہ کی نیت سے پہنیں گے اور پہلے نیت بھی عمرہ ہی کی کریں گے۔

اگر آپ کی فلائٹ مدینہ کے لئے ہو تو نہ آپ گھر سے احرام پہن کر نکلیں گے اور نہ کسی چیز کی نیت کریں گے، بلکہ مدینہ میں چالیس وقت کی نماز پوری کر کے جب آپ مدینہ سے مکّہ روانہ ہونگے تب آپ کو احرام پہن کر عمرہ کی نیت کرنا ہوگا۔

ارکان		سلسلہ وار عمرہ کے ارکان ←				سلسلہ وار حج کے ارکان ←												
ارکان	طوافِ قدوم	احرامِ عمرہ	طوافِ عمرہ	سعی عمرہ	سَر منڈوانا	احرامِ حج ۸/ذی الحجہ	قیامِ منیٰ ۸/ذی الحجہ	وقوفِ عرفہ ۹/ذی الحجہ	وقوفِ مزدلفہ ۱۰/ذی الحجہ کی رات	رمی جمرہ عقبہ ۱۰/ذی الحجہ	قربانی ۱۰، ۱۱، ۱۲/ذی الحجہ	سرمُنڈوانا ۱۰، ۱۱، ۱۲/ذی الحجہ	طوافِ زیارت ۱۰، ۱۱، ۱۲/ذی الحجہ	سعی ۲۹/ذی الحجہ سے پہلے	قیامِ منیٰ ۱۱، ۱۲، ۱۳/ذی الحجہ	رمی جمار ۱۱، ۱۲، ۱۳/ذی الحجہ	طوافِ وِداع واپسی سے پہلے
حجِ تمتع	⊗	فرض	فرض	واجب	واجب	فرض	سُنّت	فرض	واجب	واجب	واجب	واجب	فرض	واجب	سُنّت	واجب	واجب
حجِ قران	سنّت	فرض	فرض	واجب	⊗	عمرہ کا احرام	سُنّت	فرض	واجب	واجب	واجب	واجب	فرض	واجب	سُنّت	واجب	واجب
حجِ افراد	سنّت	⊗	⊗	⊗	⊗	فرض	سُنّت	فرض	واجب	واجب	اختیاری	واجب	فرض	واجب	سُنّت	واجب	واجب

سفرِ حج کا آغاز

سفرِ حج پر نکلنے سے پہلے کی تیاریاں

(۱) چھ سے آٹھ اچھے اور دیندار لوگوں کے ساتھ گروپ بنا کر حج کا فارم بھریں۔ کیوں کہ ایک کمرہ میں چھ سے آٹھ لوگوں کو رکھا جاتا ہے۔ اگر یہ لوگ ہم خیال اور نیک ہوں تو بڑی آسانی ہوتی ہے۔

(۲) دِل میں یہ یقین بمائیں کہ مجھے میرا مال، میری طاقت، میری صلاحیت مجھے حج کے سفر پر نہیں لے جا رہی ہے۔ بلکہ مجھے میرا خدا لے جا رہا ہے۔ کئی لوگ دنیا میں مال دار ہیں، با صلاحیت ہیں، طاقتور ہیں، لیکن اُنہیں خدا کا حکم نہیں ہوا، وہ نہیں جا سکتے۔

میں نے ذاتی طور سے محسوس کیا کہ حج نہ صرف اللہ کی توفیق سے ہم کر پاتے ہیں، بلکہ حج کے ارکان بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پورا کراتے ہیں۔ تیس سے چالس لاکھ کے مجمع میں اگر اللہ تعالیٰ کی مدد نہ ہوتی تو میں اور کئی حاجی عرفات اور مزدلفہ وقت پر نہ پہنچ پاتے اور یہ ارکان ہم سے فوت ہو سکتے تھے۔

(۳) حاجی کہلانے کا شوق، خریداری وغیرہ بھی حج کی نیت کے ساتھ شامل ہو تو توبہ کریں اور حج کی نیت خالص اللہ کی رضا کے لئے کریں۔

(۴) کاروبار اور گھر کی ساری ضروریات اور اُمور سے متعلق وصیت نامہ لکھدیں، لینا دینا حق حقوق سب مفصل درج کر دیں اور کسی معاملہ شناس اور دیندار شخص کو اپنا قائم مقام بنا دیں۔

(۵) گھر والوں کو آپ کی غیر موجودگی میں بھی نماز پڑھتے رہنے اور پوری طرح دین پر چلتے رہنے کی نصیحت کر دیں۔

(۶) صدقہ سے بلائیں ٹلتی ہیں۔ اِس لئے سفر میں جان اور مال کی حفاظت کے لئے صدقہ خیرات کر دیں یا غریبوں کو کھانا کھلا دیں۔

(۷) اگر کسی کا حق ادا نہ کیا ہو تو ادا کر دیں۔ کسی کا دِل دُکھایا ہو تو معافی مانگ لیں۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے ۔ خود کے حقوق معاف کر دے گا۔ لیکن بندوں کے حقوق معاف نہیں کرے گا۔ اُسے تو آپ کو بندوں سے ہی معاف کرانے ہونگے۔

(۸) سفرِ حج کی سامان کی مکمل فہرست بنالیں اور اُس کے مطابق سامان ایک یا دو دِن پہلے ہی پیک کر لیں۔

(۹) ایک الگ ہینڈ بیگ میں پاسپورٹ جہاز کا ٹکٹ، شناختی کارڈ اور دوسرے ضروری سامان رکھ لیں۔ یہ بیگ ایسا ہو کہ اِسے آپ چودہ گھنٹے کے سفر میں ہمیشہ اپنے کاندھے سے لٹکائے رہ سکیں۔

(۱۰) بال صاف کر لیں، ناخن کاٹ لیں اور نہا دھو کر اچھی طرح پاک ہو جائیں اور احرام پہن لیں۔

گھر سے روانگی

- اچھی طرح نہا دھو کر صاف ستھرے ہو جائیں اور احرام پہن لیں۔
- اِس مبارک سفر کی کامیابی کے لئے اللہ سے دعائیں مانگیں۔ دعا زیادہ اثر رکھتی ہے جب یہ نفل نماز پڑھ کر مانگی جائے۔ اِس لئے دو، دو رکعت کر کے دس رکعت نفل نماز اِس طرح پڑھیں۔
- دو رکعت نفل نماز صلوٰۃ الحاجات کی نیت سے پڑھیں، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کے اللہ تعالیٰ آپ کا سفرِ حج آسان اور کامیاب کرے اور آپ کو حجِ مبرور عطا فرمائے۔
- دو رکعت نفل نماز صلوٰۃ التوبہ کی نیت سے پڑھیں۔ اِس نفل نماز کے بعد آپ اللہ تعالیٰ کے دربار میں سچے دِل سے اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔
- دو رکعت نفل نماز شکرانے کی پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اُس نے یہ توفیق آپ کو دی کہ آپ حج کے سفر پر جا رہے ہیں۔
- دو رکعت نماز اپنے اور اپنے گھر والوں کی بلاؤں اور مصیبتوں سے حفاظت کے نیت سے پڑھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سفر میں اور گھر والوں کو وطن میں اپنے امان اور حفاظت میں رکھے اور تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھے۔
- آخری دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھیں۔ ساری نمازیں آپ احرام کی چادر سے سر ڈھانپ کر پڑھیں اور آخری دو رکعت کا سلام پھیر کر سر کھول دیں مگر ابھی عمرہ کی نیت نہ کریں۔ عمرہ کی نیت اگر آپ جہاز میں یلملم میقات سے کریں گے تو زیادہ آسانی ہوگی۔ یلملم میقات جدّہ اُترنے سے ایک گھنٹہ پہلے آتا ہے اور جہاز کا عملہ میقات آنے پر آپ کو اِس کی خبر کر دیگا۔

کچھ یاد رکھنے لائق باتیں

- بزرگوں سے سُنا ہے کہ احرام کی حالت میں انسان جو بھی کام کرتا ہے اُس پر مہر لگ جاتی ہے۔ پھر وہ زندگی بھر اُسے دُہراتا رہتا ہے۔ ویسے تو ہر وقت گناہوں سے بچنا چاہئے مگر احرام کی حالت میں گناہوں سے سخت پرہیز کرنا چاہئے اور پوری طرح سے سُنت کے مطابق شب و روز گزارنے کی کوشش کرنا چاہئے۔
- کچھ ایسے گناہ ہیں جن کی ہمیں عادت سی ہے اور اُن کے گناہ ہونے کا ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔ جیسے غیبت، نظروں کا گناہ وغیرہ۔ اور یہ گناہ ہم اُس وقت کرتے ہیں جب ہم دُنیاداری کی باتیں کرتے ہیں یا بازاروں میں گھومتے ہیں۔ احرام کی حالت میں اور ویسے بھی حرم کے حدود میں اِن دونوں سے پرہیز کریں اور زیادہ سے زیادہ وقت قرآن شریف کی تلاوت، طواف، نفل نماز اور وظائف پڑھتے ہوئے گزاریں۔ آپ جس جگہ جا رہے ہیں (مکّہ شریف) وہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ گنا بڑھا کر ملتا ہے۔ اِسی طرح ایک غلطی کا گناہ بھی ایک لاکھ گنا مِلے گا۔ حضرت نوحؑ کی عمر ۹۵۰ سال تھی۔ اگر آپ چار دِن حرم شریف میں عبادت کریں تو چار لاکھ دِن کے برابر عبادت کا ثواب ملے گا۔ جو کہ ۱۰۰۰ سال کی عبادت سے زیادہ ہے۔ یعنی آپ حضرت نوحؑ کی عمر سے بھی زیادہ عرصے تک عبادت کرتے رہے۔ اِس سے آپ اندازہ لگائیں کہ اگر آپ ایک مہینے حرم میں عبادت کرتے رہے تو کتنا ثواب ملے گا۔ وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو اِس بات کو سمجھ کر اِس سنہرے موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔
- اپنے وطن میں ایک فرض نماز چھوٹ جائے تو اُس کا گناہ ستّر گناہ کبیرہ کے برابر ہوتا ہے جس کی جہنم کی سزا کئی لاکھ سال ہے۔ یہی گناہ اگر حرم شریف میں ہو جائے تو یہ ایک لاکھ گنا اور بڑھ جائے گا۔ نماز چھوڑنے کے ساتھ اگر کسی نے غیبت بھی کی، نظروں کا گناہ بھی کیا، جھگڑا وغیرہ بھی کیا اور مہینے بھر کرتا رہا تو ایسا شخص جب حج کے سفر پر نکلتا ہے تو کچھ نیک ہوتا ہے۔ اور گناہ کا ذخیرہ بھی اُس کی عمر کے مطابق پچاس ساٹھ سال کا ہوتا ہے۔ مگر جب حج سے واپس آتا ہے تو ہزاروں سال کی عمر کے گناہ کے برابر گناہوں کا ذخیرہ لے کر آتا ہے۔ ایسا بد بخت انسان حج کر کے حاجی کے بدلے پاجی نہیں بنے گا تو اور کیا بنے گا؟ اِس لئے کچھ لوگ حج کے بعد زیادہ بد دین ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو اور سارے مسلمان کو دین سمجھنے اور اُس پر صحیح طریقے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
- وہ مقدس زمین جسے دیکھنے کے لئے لاکھوں آنکھیں ترستی ہیں۔ وہاں آپ کو صرف چالیس دِن رہنا ہے۔ اِن چالیس دِنوں کے لئے اگر آپ دنیاداری چھوڑ دیں گے تو کیا قیامت آجائے گی؟ گھر سے نکلتے وقت اپنی دنیاداری کو یہیں چھوڑ کر سفرِ حج پر روانہ ہوں اور آنے والے ہر لمحے کو غنیمت سمجھیں اور جتنی نیکی اپنے دامن میں سمیٹ سکتے ہوں سمیٹ لیں۔ موت کی کسے خبر، ہو سکتا ہے یہ آپ کا آخری سفر ہو؟

مقدس سفر کا پہلا قدم

● اسٹیل کا کڑا پہن لیں، پاسپورٹ، ائرٹکٹ اور دوسرا ضروری سامان ہینڈ بیگ میں رکھ کر کاندھے پر لٹکا لیں۔ سارے سامان پر اپنا نام پتہ اور کور نمبر پھر ایک بار جانچ لیں اور گھر والوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں انہیں اللہ تعالیٰ کی امان میں دیں اور یہ دعا پڑھیں۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَ اَمَانَتَکَ وَاٰخِرَ عَمَلِکَ، زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی، وَیَسَّرَلَکَ الْخَیْرَ حَیْثُ کُنْتَ۔

ترجمہ : اچھا جاؤ تم اور تمہارا دین اور تمہاری دین و دُنیا کی امانت اور تمہارے کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو تقویٰ کی دولت سے نوازے اور تمہارے لئے نیکیاں آسان کرے جہاں کہیں رہو۔

● گھر سے پہلا قدم نکالتے ہوئے یہ دعاء پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ : شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے، میرا اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اُسی پر بھروسہ ہے، اور یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہلتا، میں اللہ ہی کے سہارے سفر شروع کرتا ہوں۔

سواری آجائے تو سواری پر سنت طریقے سے سوار ہوں۔

سواری پر سوار ہونے کا سنت طریقہ:

● حضرت علی بن رَبیعہؓ سے روایت ہے کہ علیؓ بن ابی طالب کے لئے جب سواری لائی گئی تو اس وقت میں موجود تھا۔ انہوں نے جب اس کی رکاب پر پیر رکھا تو بسم اللہ کہا۔ پھر جب پیٹھ پر بیٹھ گئے تو کہا۔ الحمد للہ پھر فرمایا :

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

ترجمہ : اس اللہ کی تعریف ہے جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر کر دیا۔ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

پھر تین مرتبہ الحمد للہ کہا، پھر تین بار اللہ اکبر کہا۔ پھر یہ دعا پڑھی۔

سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

ترجمہ : پاک ہے تو بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ بس مجھ کو بخش دے اور تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

یہ کہہ کر ہنس دیے، لوگوں نے کہا اے امیر المومنین آپ ہنستے کیوں ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا جس طرح میں نے کیا اور جب آپ ہنسے تو میں نے بھی عرض کیا تھا یا رسول اللہ کس بات نے آپ کو ہنسایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا تمہارا رب پاک ہے۔ اس کے بندے جب کہتے ہیں کہ اے رب مجھے بخش دے تو پھر وہ خوش ہوتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

اس دعاء کو یاد کر لیجئے اور حج کے دوران اور اس کے بعد میں بھی جب بھی سواری پر سوار ہونا ہو، اسے ضرور پڑھیں۔

ہوائی سفر کا آغاز

● جن جہازوں سے حج کمیٹی سے جانے والے حاجیوں کو لے جایا جاتا ہے اس میں صرف حاجی ہی سفر کرتے ہیں۔ ان میں سفر کرنے کی عام مسافروں کو اجازت نہیں ہوتی۔ ان جہازوں سے سفر کرنے والے حاجیوں کے ٹکٹوں پر سیٹ نمبر بھی نہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے جو حاجی پہلے پہنچ جاتے ہیں انہیں اپنے سارے گروپ کے ساتھ بیٹھنے کے لئے اچھی سیٹیں مل جاتی ہیں۔ اور جو دیر سے جہاز میں داخل ہوتے ہیں تو انہیں جو بچی ہوئی خالی سیٹ ہوتی ہیں اسی پر بیٹھنا پڑتا ہے۔ ایسے میں اکثر گروپ منتشر ہو جاتا ہے اور ہو سکتا ہے آپ کو مجبوراً غیر محرم کے بغل میں جگہ ملے۔

● حج کے ایّام میں عام دنوں سے زیادہ وقت ائر پورٹ پر سامان کی چیکنگ اور دوسرے کاموں میں لگتا ہے۔ اس لئے تین سے چار گھنٹے پہلے ائر پورٹ پہنچ جائیں اور جلد از جلد جہاز میں سوار ہونے کی کوشش کیجئے۔

● ائر پورٹ پر داخل ہوتے ہی پہلے آپ کو زرِمبادلہ ملے گا۔ اِسے آپ حفاظت سے اپنے ہینڈ بیگ کے اندر والی جیب میں رکھ لیں۔ تاکہ اگر بار بار بیگ کھولنا ہوا تو پیسہ گرنے یا کھو جانے کا ڈر نہ ہو۔

زرِمبادلہ ملنے کے بعد آپ کے لگیج کا سکیوریٹی چیک ہوگا۔ پھر آپ کا سامان وزن ہوگا، اُس کے بعد آپ کا سامان جہاز پر لوڈ ہونے چلا جائے گا اور آپ کو جہاز پر سوار ہونے سے پہلے ویٹنگ ہال (Waiting Hall) میں جا کر انتظار کرنے کے لئے کہا جائے گا۔ اِس ہال میں آپ پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو کر وضو کر لیں۔ حج کمیٹی کی طرف سے نماز پڑھنے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ وقت ہو تو نماز بھی پڑھ لیں۔

● جہاز کا سفر ساڑھے چار سے پانچ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ جہاز میں ٹوائلیٹ تو ہے مگر ناپاک ہونے کا خطرہ رہتا ہے اور وضو کا انتظام بھی نہیں اس لئے پہلے سے ہی تیار رہیں۔

جب جہاز میں سوار ہونے کا اعلان کیا جائے تو سواری کی دعاء پڑھتے ہوئے جہاز میں داخل ہوں اور جب جہاز روانہ ہو تو یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا وَ مُرْسٰھَآ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ

ترجمہ : جہازوں کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ ہی کے نام کی برکت سے ہے، بیشک میرا رب بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

پیدل چلنے کی فضیلت

● حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیماری کی حالت میں اپنی اولاد کے سامنے بیان کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے جس نے مکہ معظمہ سے پا پیادہ حج کیا اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں یہاں تک کہ مکہ واپس آجائے اور ہر نیکی حرم کی نیکی کے برابر ہوتی ہے۔ ابن عباسؓ سے ان کی اولاد نے پوچھا حرم کی نیکی کیا ہے؟ فرمایا ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔ (ابن خزیمہ)

مطلب یہ ہے کہ حاجی اپنے مکان سے تو سواری پر جائے لیکن مکہ پہنچ کر منیٰ اور عرفات پیدل جائے اور واپس مکہ معظمہ بھی پیدل ہی آئے

اس حساب سے سات سو نیکیاں سات سو کروڑ نیکیوں کے برابر ہونگی۔ اور ہر ہر قدم پر یہ ثواب ہے تو سارے حج کے ثواب کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے۔

● حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا معمول پیدل حج کا تھا۔ (اتحاف)

● حضرت ابن عباسؓ نے انتقال کے وقت اپنی اولاد کو وصیت فرمائی کہ پیدل حج کیا کرو۔

● نبی کریم ﷺ نے امت کے لئے ہمیشہ آسان طریقہ پسند فرمایا ہے۔ اپنے آخری حج کے موقع پر آپؐ نے دیکھا کہ ایک بوڑھا دو لوگوں کے سہارے پیدل چل رہا ہے۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ اس نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی ہے اس لئے مجبوراً چل رہا ہے۔ تو آپؐ نے اسے سوار ہو جانے کے لئے کہا۔

اس لئے پیدل چلنا بہت افضل ہے مگر اپنی قوت اور استطاعت کو دیکھتے ہوئے مشقت اُٹھائیں۔

ہوائی سفر اور مکّہ مکرمہ میں آمد

ہوائی سفر ساڑھے چار گھنٹے کا ہے سفر کے دوران کولڈ ڈرنک، کھانا اور خوشبودار کاغذ کے رومال ملیں گے۔ اگر آپ نے سفر شروع کرنے سے پہلے عمرہ کی نیت کر لی ہے تو خوشبودار مشروبات (Cold Drink)، خوشبودار رومال اور خوشبودار کھانے سے پرہیز کریں کیونکہ احرام کی حالت میں خوشبو لگانا اور کھانا دونوں کی ممانعت ہے۔ اگر عمرہ کی نیت نہ کی ہو تو شوق سے کھائیں۔

تین گھنٹے سفر کے بعد نیت کرنے کی تیاری کیجئے۔ میقات آنے کے پہلے ہی جہاز کا عملہ آپ کو خبر کردے گا۔ میقات آنے پر عمرہ کی نیت اِس طرح کریں :

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْھَالِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

ترجمہ :اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں رکرتی ہوں اِسے تو میرے لئے آسان کر اور قبول فرما۔

نیت کے بعد مرد بلند آواز میں اور خواتین دھیمی آواز میں تین بار تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں میرے مولیٰ آپکے حضور حاضر ہوں۔

لَبَّیْکَ لاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

میں حاضر ہوں آپکا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ،

ساری حمد وستائش کے آپ ہی سزاوار ہیں۔ اور ساری نعمتیں آپ ہی کی ہیں اور ساری کائنات میں حکومت بھی آپ ہی کی ہے۔

لَا شَرِیْکَ لَکَ   آپکا کوئی شریک نہیں۔

نیت کرنے اور تلبیہ پڑھتے ہی آپ پر احرام کی ساری پابندیاں عائد ہوگئیں۔ اِس کے بعد آپ کے لئے سب سے افضل تسبیح ذکر تلبیہ ہی ہے۔

جو ہوائی جہاز حاجیوں کو لے جاتے ہیں وہ اِس بات کا خیال رکھتے ہیں۔ کہ مسافروں کو میقات کی خبر کردیں۔ مگر جو عام فلائٹ ہیں اُس میں اِس بات کا خیال نہیں رکھا جاتا کہ میقات کی خبر کریں۔ اِس لئے اگر آپ ٹور سے اور عام فلائٹ سے جا رہے ہوں تو احتیاط کے طور پر سفر کے دو گھنٹے بعد ہی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں۔

جدّہ پہنچ کر جہاز سے اُترنے کے بعد ایک بس کے ذریعے آپ کو ایئر پورٹ کی عمارت میں لے جایا جائے گا۔ ایئر پورٹ کی عمارت میں داخل ہونے کے بعد آپ کو تین مرحلوں سے گزرنا ہے۔

- پہلے مرحلے میں آپ کو ایک جنگلے سے گھِرے ہوئے ہال میں رُکایا جائے گا اور آپ کے پاسپورٹ پر داخلے کی مہر لگے گی۔
- دوسرے مرحلے میں آپ کو بغل کے دوسرے ہال میں جا کر اپنا سامان پہچان کر ایک جگہ جمع کرنا ہے اور اُس کی سیکیورٹی جانچ کرانی ہے۔ جانچ کے بعد آپ کا سامان پھر لے لیا جائے گا اور اُسے بس اڈّے پر پہنچا دیا جائے گا۔
- تیسرے مرحلے میں آپ کو قریب دوسو میٹر دور ہندوستان کے بس اڈّے کی طرف جانا ہے۔

جدّہ کا ایئر پورٹ بہت بڑا ہے اور کھو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ اِس لئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہیں اور بورڈ دیکھتے ہوئے اور راستے میں کھڑے گائڈ سے پوچھتے ہوئے ہندوستان کے بس اڈّے پر پہنچیں۔ اِس کاؤنٹر پر ضروریات سے فارغ ہونے، وضو کرنے اور نماز پڑھنے کی سہولتیں مہیّا ہیں۔ اِس لئے ضروریات سے فارغ ہو کر وضو بنا کر نماز پڑھ لیں۔ جو سامان آپ سے جانچ کے بعد لے لیا گیا تھا قلی اُسے یہاں پہنچا دیتے ہیں۔ اب اپنا سامان پہچان کر ایک جگہ جمع کر لیں اور اپنا پاسپورٹ کاؤنٹر پر دکھائیں۔

(نوٹ: جو قلی آپ کا سامان بس ڈپو تک پہنچانے میں آپ کی مدد کرتے ہیں اس کا بِلّا نمبر ضرور نوٹ کرلیں۔)

یہاں آپ کو گروپ بنا کر معلم کے حوالے کیا جائے گا۔ معلم ایک بس میں جتنے لوگ سوار ہو سکتے ہیں اُتنے لوگوں کو جمع کریں گے۔ اُن کا سامان ایک ٹرالی پر لاد کر بس تک لے جائیں گے۔ اور بس میں سوار کردیں گے۔ آپ اِس بات کا خیال رکھیں کہ آپ اسی بس میں سوار ہوں جس میں آپ کا سامان لادا جائے۔ بس میں سوار ہوتے وقت معلم آپ سے آپ کا پاسپورٹ لے لیں گے۔ اور مکّہ شریف میں آپ کی رہائش گاہ پر پہنچ کر آپ کو آپ کی رہائش گاہ کے پتے کا کارڈ، اپنا شناختی کارڈ اور پلاسٹک پٹّا ہاتھ میں پہننے کے لئے دیں گے۔

ایئر پورٹ اور بس میں ہر جگہ تلبیہ کا ذکر جاری رکھیں۔ جب بس مکّہ شریف کی حد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

”یا اللہ یہ آپکا اور آپ کے رسول ﷺ کا حرم ہے، اسمیں جانوروں کو بھی امن ہے۔ ایسے محترم مقام کی برکت سے آپ میرے گوشت، خون اور ہڈیوں کو آگ پر حرام کردے اور مجھے اپنے ولیوں اور اطاعت گزاروں میں شامِل فرما“۔

جب مکّہ شہر پر پہلی نظر پڑے تو یہ دعا پڑھیں۔

یا اللہ میرے لئے مکہ شہر میں ٹھکانا فرمادے اور حلال روزی دے،
یا اللہ ہم کو مکہ مکرمہ میں برکت عنایت فرما۔
یا اللہ اِس شہر کے میوے ہمیں نصیب فرما۔
یا اللہ اہل مکہ کو ہماری نظروں میں محبوب بنادے۔
یا اللہ ہمیں بھی اہل مکّہ کی نظروں میں محبوب بنادے۔

بس آپ کو آپ کی رہائش گاہ تک پہنچادے گی۔ قلی آپ کا سامان بس سے اُتار کر آپ کے کمرہ تک پہنچا دیں گے۔ سامان کمرہ میں رکھ کر کچھ کھا پی لیں ضرورت ہو تو کچھ دیر آرام کرلیں جو ریال آپ کو ایئر پورٹ پر ملے تھے انہیں سوٹ کیس میں حفاظت سے رکھ دیں۔ اپنے ساتھ حرم میں ہرگز نہ لے جائیں۔ پھر عمرہ کی تیاری کریں۔ مکّہ مکرمہ پہنچ کر آپ جتنی جلدی عمرہ کریں گے اُتنا افضل ہے۔

حج و رمضان کے دنوں میں حرم شریف میں ہر نماز کے بعد طواف کرنے والوں کا زبردست ہجوم ہوتا ہے جس وجہ سے عمرہ کے ارکان ادا کرنے میں کافی پریشانی ہوتی ہے۔ صبح اشراق کے بعد دوپہر ۲ سے ۴ بجے کے بیچ اور رات میں عشاء اور کھانے کے بعد حرم شریف کچھ خالی ہوتا ہے لہٰذا ان وقتوں میں آ کر آپ عمرہ کریں تو قدرِ آسانی ہوگی۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

> حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حاجی اپنے خاندان کے چار سو آدمیوں کی شفاعت کرے گا۔ حاجی اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔“ (بزار)

مسجدِ حرم کی تفصیل

① خانہ کعبہ کے اندر کا فرش، مطاف کی سطح سے ۷ فٹ اونچا ہے۔ خانہ کعبہ کی کل اونچائی ۴۶ فٹ، لمبائی ۴۴ فٹ اور چوڑائی ۳۸ فٹ ہے۔ حطیم کا آخری سرا خانہ کعبہ سے ۴۱ فٹ دور ہے۔

② مقامِ ابراہیم ایک پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیمؑ کے قدموں کے نشان ہیں۔ یہ ۸ انچ اونچا ۱۴ انچ چوڑا اور ۱۵ انچ لمبا ہے۔ اور خانہ کعبہ سے ۴۶ فٹ دوری پر ہے۔ اِس کا رنگ زرد و سرخ کے درمیان سفیدی مائل ہے۔

③ حجرِ اسود خانہ کعبہ کے مشرقی کونے پر زمین سے تقریباً سوا چار فٹ کی اونچائی پر نصب ہے۔ یہ کسی حادثہ میں ٹوٹ گیا تھا۔ اب اِس کے آٹھ ٹکڑے ایک ۱۰ x ۷ انچ کے سیاہ پتھر پر جوڑ کر چاندی کے فریم میں لگا دیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں سفید تھا۔ لوگوں کے گناہوں سے سیاہ ہو گیا ہے۔

④ زم زم کا کنواں اب تہہ خانے میں ہے۔ اس کی پانی کی سطح زمین سے ۱۲ فٹ نیچے ہے۔ پانی کے سوتے چالس فٹ پر پھوٹے ہیں اور کنویں کی کل گہرائی سو فٹ ہے۔ کنویں کا دہانہ چھ فٹ ہے۔ زم زم کا کنواں کعبہ شریف سے ۶۰ فٹ کی دوری پر ہے۔

⑤ مسجد حرم کی ترکی تعمیر۔ مطاف اور ترکی تعمیر کا رقبہ ۲۹۰۰۰۰ مربع فٹ ہے۔

⑥ سعودی دور کی مسجد حرم کی نئی عمارت۔ تہہ خانہ کے ساتھ کل رقبہ ۱۳۱۰۰۰۰ مربع فٹ اور زمین سے چھت کی اونچائی ۳۰ فٹ ہے۔

⑦ مسجد حرم کا پہلا منزلہ اور چھت کی اونچائی تیس فٹ اور رقبہ ۴۲۰۰۰۰ مربع فٹ ہے۔

⑧ مسجد حرم کی چھت۔

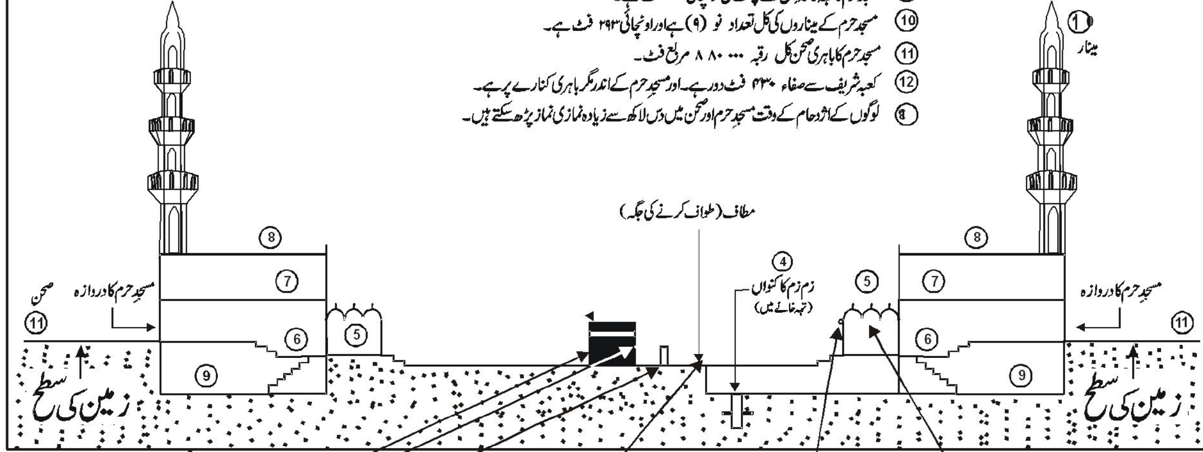
⑨ مسجد حرم کا تہہ خانہ اِس کے چھت کی اونچائی ۱۲ فٹ ہے۔

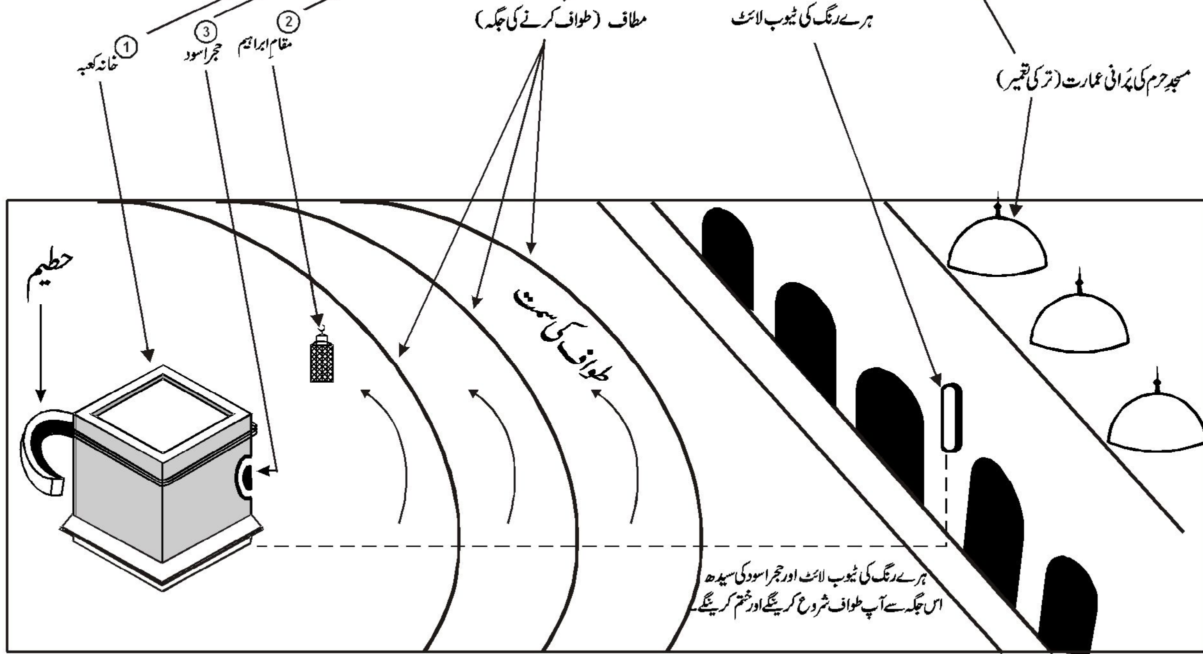
⑩ مسجد حرم کے میناروں کی کل تعداد نو (۹) ہے اور اونچائی ۲۹۳ فٹ ہے۔

⑪ مسجد حرم کا باہری صحن کل رقبہ ۸۸۰۰۰۰ مربع فٹ۔

⑫ کعبہ شریف سے صفاء ۴۳۰ فٹ دور ہے۔ اور مسجدِ حرم کے اندر مگر باہری کنارے پر ہے۔

⑬ لوگوں کے اژدحام کے وقت مسجدِ حرم اور صحن میں دس لاکھ سے زیادہ نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔





خانہ کعبہ اور مطاف کی تفصیل

عمرہ کیسے کریں؟

مسجدِ حرام میں داخلہ :

کعبہ شریف کے چاروں طرف جو عظیم الشان عمارت بنی ہوئی ہے۔ اِس کو مسجدِ حرام کہتے ہیں۔ اِس میں سو سے زیادہ دروازے ہیں۔ حضور ﷺ کا گھر مروہ سے شمال مشرق کی سمت تھا اور حضور ﷺ باب السّلام جو کہ صفا اور مروہ کے بیچ ہے اکثر اِسی دروازے سے مسجدِ حرام میں داخل ہوا کرتے تھے۔ اِس لئے اگر ممکن ہو تو باب السّلام سے داخل ہوں ورنہ کسی بھی دروازے سے داخل ہو سکتے ہیں۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت داہنا قدم مسجد میں رکھیں اور پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ . اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ، اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

ترجمہ : اللہ کا نام لیکر داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔ اے میرے رب میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔

پہلی نظر اور دعاء :

کعبہ شریف پر پہلی بار جب آپ کی نظر پڑے گی تو پلک جھپکنے سے پہلے آپ جو بھی دعا مانگیں گے اللہ تعالیٰ اُسے قبول فرمائیں گے۔ اِس لئے یہ لمحہ بہت اہم ہے اِس لمحہ سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونے کے لئے پہلے سے ہی تیاری کر لیں۔ مسجدِ حرام میں داخل ہوتے وقت نیچی نظریں رکھیں۔ پھر قریب دو سو قدم آگے بڑھتے جائیں۔ اِس دوران آپ کو دو بار سیڑھیاں اُترنی ہونگی۔ جب آپ صحن میں پہنچیں تو راستے سے ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو جائیں اور نظریں اُٹھا کر خدا کے اُس گھر کو دیکھیں جس کی طرف رُخ کر کے آپ ساری عمر سجدے کرتے رہے۔ خانہ کعبہ پر نظر جما دیں بغیر پلک جھپکے یہ دعاء پڑھیں۔

''یا اللہ اس کے بعد میں جو بھی خیر کی دعاء مانگوں قبول فرما''۔

اِس کے بعد تین مرتبہ یہ دعاء پڑھیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ   ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔

دعاء کے بجائے آپ تکبیرِ تشریق بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ.

ترجمہ : اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں۔

اس کے بعد درود شریف پڑھئے پھر دل بھر کر دُعائیں مانگئے۔ یہ غنی کا دربار ہے۔ مانگنے والا مانگتے مانگتے تھک جائے گا۔ مگر دینے والا دیتے دیتے نہ تھکے گا۔ اپنے لئے اپنے ماں باپ کے لئے، اپنے رشتے داروں کے لئے، دوست احباب کے لئے، اُمتِ مسلمہ کے لئے، اپنے ملک کے لئے، ہر ایک کے لئے سکون سے رو رو کر دعائیں مانگیں۔

طوافِ عمرہ:

عمرہ کے دو فرائض میں سے ایک فرض آپ احرام پہن کر پورا کر چکے اب دوسرا فرض (طواف) ادا کرنا ہے۔ طواف حجر اسود سے شروع ہوگا اور حجر اسود پر ہی ختم ہوگا۔ حجر اسود کعبہ شریف کے مشرقی کونے پر لگا ہوا جنت کا ایک پتھر ہے۔ جس کے چاروں طرف چاندی کا فریم بنا ہوا ہے۔ طواف حجر اسود کو چھوکر اور بوسہ دے کر شروع کرنا ہوتا ہے۔ مگر لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے یہ ناممکن ہے۔ اِس لئے ہم ممکن اور آسان طریقے سے عمرہ کرنے کا طریقہ بیان کریں گے۔

طواف، حجر اسود کا نزدیک سے یا دور سے بوسہ لے کر شروع کیا جاتا ہے۔ حجر اسود کی سیدھ کا اندازہ کرنے کے لئے مشرق کی طرف مطاف میں دیوار پر اور اطراف کی مسجدِ حرم میں، چھت پر اور کھمبوں پر ہرے رنگ کی ٹیوب لائٹ لگا دی گئی ہے۔ ان ہی نشان سے آپ حجر اسود کی سیدھ کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آپ کا طواف اِسی نشان سے شروع ہوگا اور انہیں پر ختم ہوگا۔

پہلی نظر کی دعا کے بعد آپ حجر اسود اور ہری ٹیوب لائٹ کی سیدھ میں آ جائیں۔ وہاں پہنچنے کے لئے آپ لوگوں کے مخالف سمت چلنے کے بجائے طواف کرنے والوں میں شامل ہو جائیں اور ان کے ساتھ چلتے چلتے حجر اسود اور ہری ٹیوب لائٹ کے درمیان میں پہنچیں۔

رمل :

ایک طواف پورا کرنے کے لئے خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے ہوتے ہیں اور دو رکعت نماز واجب الطّواف پڑھنا ہوتا ہے۔ عمرہ کے طواف اور حج کے طوافِ زیارت میں پہلے تین چکروں میں مردوں کو پہلوانوں کی طرح شان سے اکڑ کر چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر تیزی سے چلنا ہوتا ہے۔ اِسے رمل کہتے ہیں۔ اور رمل کرتے وقت سیدھا ہاتھ کا کاندھا کھلا رکھتے ہیں اِسے اضطباع کہتے ہیں۔ اضطباع کے لئے احرام کا ایک سرا داہنے ہاتھ کے بغل سے نکال کر بائیں ہاتھ کے کاندھے پر ڈال لیتے ہیں۔ رمل اس طواف میں ہوتا ہے جس کے بعد سعی کرنی ہوتی ہے۔ اور نفلی طواف میں نہ رمل ہوتا ہے نہ اضطباع۔



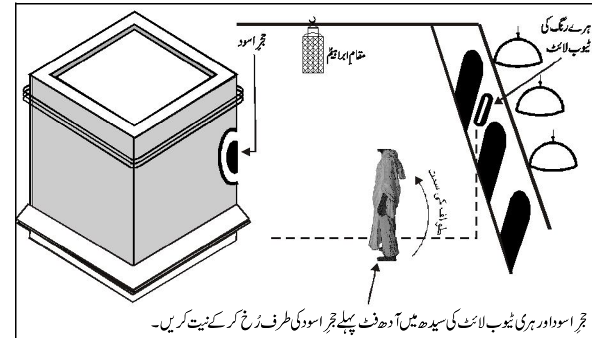
اضطباع کی حالت میں
کھلا ہوا سیدھے ہاتھ کا کندھا

طواف کا پہلا چکّر :

- لوگوں کے ہجوم کے ساتھ جب آپ طواف کرتے کرتے حجر اسود تک پہنچیں تو حجر اسود اور ہری ٹیوب لائٹ کے سیدھ اور درمیان سے آدھا فٹ پہلے رُک جائیں اور حجر اسود کی طرف رُخ کر کے طواف کی نیت اس طرح کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ ، سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی ، فَیَسِّرْہُ لِی، وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ.

ترجمہ : اے اللہ! میں آپ کے اس حرمت والے گھر کا طواف آپ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کر رہا ہوں، آپ اِس کو میرے لئے آسان کریں اور قبول فرمائیں۔

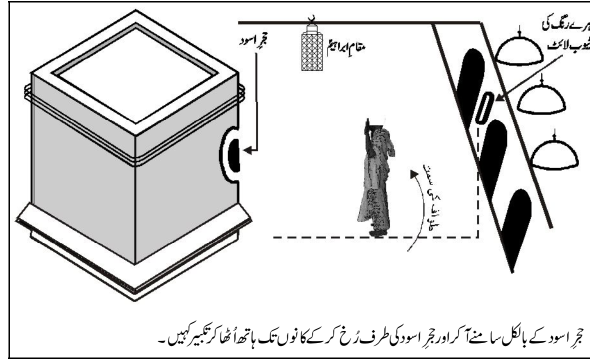


حجر اسود اور ہری ٹیوب لائٹ کی سیدھ میں آدھ فٹ پہلے حجر اسود کی طرف رُخ کر کے نیت کریں۔

- نیت کرنے کے بعد آپ داہنی طرف اِتنا ہٹیں کہ حجرِ اسود اور ہری ٹیوب لائٹ کے بالکل درمیان اور سیدھ میں آجائیں۔ اِس کے بعد مندرجہ ذیل تکبیر پڑھتے ہوئے کانوں تک اس طرح ہاتھ اُٹھائیں جس طرح نماز میں اُٹھاتے ہیں۔

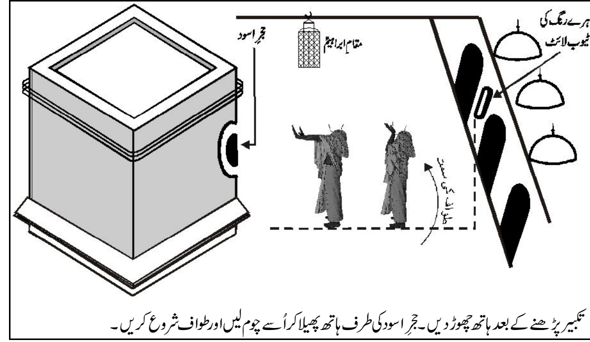
تکبیر : بِسْمِ اللّٰہِ ،اللّٰہُ اَکْبَرُ ،وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

ترجمہ : شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔



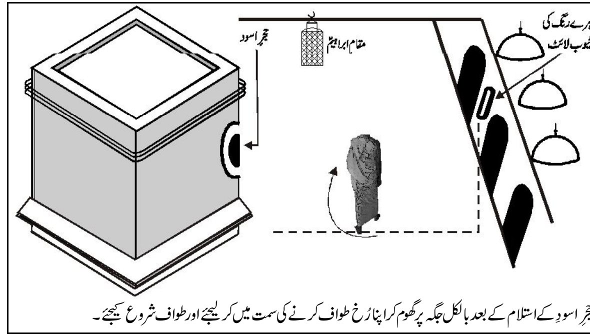
حجرِ اسود کے بالکل سامنے آکر اور حجرِ اسود کی طرف رُخ کرکے کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر تکبیر کہیں۔

- تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں پھر حجرِ اسود کی سمت میں دونوں ہتھیلیاں کاندھوں کی اونچائی تک اِس طرح پھیلائیں کہ گویا آپ حجرِ اسود کو چھونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پھر اُسے چُوم لیں۔ یہ عمل حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے برابر ہے۔اور اسے استلام کہتے ہیں۔



تکبیر پڑھنے کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں۔حجرِ اسود کی طرف ہاتھ پھیلا کر اُسے چوم لیں اور طواف شروع کریں۔

- خانہ کعبہ کی طرف سینہ کرکے طواف کرنا مکروہ ہے اور پیٹھ کرکے طواف کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ان دونوں حالتوں میں آپ جتنی دوری طئے کریں گے وہ طواف میں شمار نہیں ہوگا۔اتنی دوری آپ کو پھر سے طئے کرنا ہے۔اس لئے حجرِ اسود کے استلام کے بعد فوجیوں کی طرح بالکل جگہ پر گھوم کر اپنا رُخ طواف کرنے کی سمت میں کر لیجئے اور طواف شروع کیجئے۔(سینہ اور چہرہ، خانہ کعبہ کی طرف کرکے ایک قدم بھی مت چلئے۔)



حجرِ اسود کے استلام کے بعد بالکل جگہ پر گھوم کر اپنا رُخ طواف کرنے کی سمت میں کر لیجئے اور طواف شروع کیجئے۔

- حج کی تمام کتابوں میں ہر طواف کے لئے لمبی لمبی دعائیں لکھی ہوئی ہیں۔ یہ سب بزرگانِ دین کا طریقہ ہے، نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔حضور ﷺ سے صرف مندرجہ ذیل دعائیں ثابت ہیں:

۱) رُکنِ یمانی پر پہنچ کر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَاقَةِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ: اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں کفر سے اور فاقہ سے اور دین و آخرت کی رسوائی سے

۲) رُکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سورۃ البقرۃ)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

۳) طواف کے دوران:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ.

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں موت کے وقت راحت اور حساب کے وقت عافیت کا۔

- طواف کرتے وقت کسی آیت یا دعا کا پڑھنا فرض یا واجب نہیں ہے۔آپ اپنی آسانی کے لئے جو بھی یاد ہو پڑھ سکتے ہیں۔مگر جو بھی دعا پڑھیں سمجھ کر اور بغیر کتاب دیکھے پڑھیں۔دعا وہی اثر رکھتی ہے جو سمجھ کر دل سے کی جائے۔
- طواف کرتے وقت دیکھ کر دعا پڑھنے سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔اس لئے سفرِ حج سے پہلے دعائیں یاد کرلیں پھر دورانِ طواف پڑھیں۔
- ہمیشہ نبی کریم ﷺ سے ثابت دعاؤں کو ترجیح دیں۔کیونکہ سُنّت پر عمل ہمیشہ سب سے زیادہ نفع دیتا ہے۔
- اگر آپ کے لئے کتابوں میں لکھی گئی دعائیں یاد کرنا اور پڑھنا مشکل ہے تو ہر چکر کے شروع سے یعنی حجرِ اسود سے رُکنِ یمانی تک قرآن شریف کی آیتیں جو یاد ہوں اسے پڑھیں یا تیسرا کلمہ پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہیں۔سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور عبادت کی طرف راغب ہونے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔

اور رُکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک اپنی مادری زبان میں دعائیں مانگیں۔

طواف کرتے ہوئے کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے۔اور پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے جو کہ حرام کے درجہ میں آتا ہے۔اس لئے طواف کرتے ہوئے سیدھے چلیں اور نگاہیں چلنے کی جگہ پر رکھیں۔

طواف کا دوسرا چکّر :

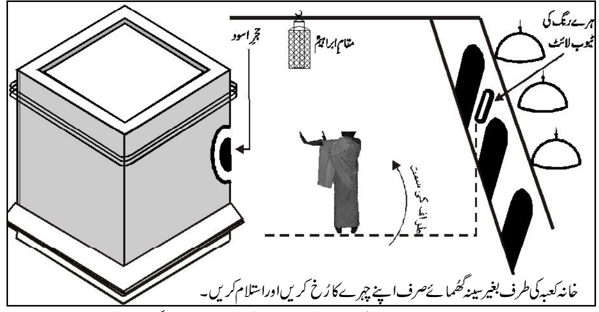
رُکنِ یمانی سے دعا پڑھتے ہوئے جب آپ حجرِ اسود اور ہری ٹیوب لائٹ کی سیدھ میں پہنچیں تو حجرِ اسود کی طرف اپنا رُخ اور سینہ کرکے اسی طرح استلام کیجئے جیسے پہلے چکّر کے وقت کیا تھا۔یعنی ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف دِکھا کر تکبیر کہتے ہوئے چوم لیں۔

تکبیر : بِسْمِ اللّٰہِ، اللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اس کے بعد اپنی جگہ پر ہی بغیر ایک بھی قدم آگے بڑھائے اپنا رُخ طواف کی سمت کریں اور طواف شروع کریں۔

پہلے زمانے میں طواف کرنے والے لوگ بہت کم تھے اس لئے ہر کوئی حجرِ اسود کو چوم سکتا تھا۔طواف کے دوران صرف حجرِ اسود کو چومتے وقت سینہ کعبہ کی طرف کرنے کی اجازت ہے، دورانِ طواف نہیں۔مگر اب ۵۰/سے ۱۰۰/فٹ دور سے حجرِ اسود کا استلام کرنا ہوتا ہے۔اور شدید بھیڑ میں اندازہ غلط ہوا تو حجرِ اسود کی سیدھ سے کچھ آگے بڑھنے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔اس لئے احتیاط کے لئے کچھ علماء کہتے ہیں کہ اگر آپ بغیر سینہ گھمائے صرف اپنا چہرہ حجرِ اسود کی طرف کرکے استلام کریں تو یہ غلطیوں سے بچنے کا بہتر طریقہ ہوگا۔

(تصویر اگلے صفحہ پر)



خانہ کعبہ کی طرف بغیر سینہ گھُمائے صرف اپنے چہرے کا رُخ کریں اور استلام کریں۔

استلام کے بعد پہلے کی طرح رُکنِ یمانی تک تیسرا کلمہ پڑھئے اور رُکن یمانی سے حجر اسود کے درمیاں دعا۔ اِسی طرح ساتوں چکر پورے کیجئے۔

ہاتھ میں سات دانوں والی تسبیح رکھئے اور ہر چکر پر ایک دانہ کم کرتے رہیے اور چکّروں کا شمار کرتے رہیے۔ ساتواں چکر پورا ہونے پر حجر اسود کا تکبیر پڑھتے ہوئے استلام کیجئے۔ (یہ آپ کا آٹھواں استلام تھا) اور داہنا کاندھا جواب تک کھلا تھا ڈھانپ لیں اور مقام ابراہیم کے پیچھے آجائیں۔ اِس طرف خانہ کعبہ کا دروازہ بھی ہے۔ پھر طواف کرنے والوں کے لئے جگہ چھوڑ کر دو رکعت نماز واجب الطّواف کی نیت سے پڑھیں۔ اِتنا عمل کرنے سے آپ کا طواف پورا ہوا۔ اور عمرہ کا دوسرا فرض بھی۔

زم زم کا پانی پینا :

دو رکعت واجب الطّواف نماز پڑھ کر آپ خوب سیر ہو کر پانی پیئں۔ پانی کھڑے ہو کر قبلہ رُخ ہو کر بِسمِ اللہ پڑھ کر پیجئے اور پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنّیِ اَسئَلُکَ عِلْماً نَّافِعاً، وَّرِزْقًاوَّاسِعًا وَّ شِفاءً مِّنْ کُلّ دَاءٍ.

ترجمہ : ''اے اللہ ! مجھے نفع والا علم دے، رزق میں وسعت اور فراخی دے اور ہر بیماری سے شفا عطا فرما''

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: ''آب زم زم اس کے لئے ہے جس کے لئے اُس کو پیا جائے۔'' (ابن ماجہ) یعنی پینے والا جس نیت سے بھی پیتا ہے اللہ تعالٰی اسکی وہ نیت پوری فرماتے ہیں۔

زم زم کا پانی پینے کے بعد پھر حجر اسود اور ہری ٹیوب لائٹ کے درمیان اور سیدھ میں آجائیں۔ اور ایک بار پھر حجر اسود کا تکبیر کہتے ہوئے استلام کیجئے۔ یہ آپ کا نواں استلام تھا۔ استلام کے بعد آپ ہری ٹیوب لائٹ کی طرف اور خانہ کعبہ سے دور چلتے چلے جائیں۔ اس طرح آپ صفاء پر پہنچ جائیں گے۔ طواف پورا کرنے کے بعد خانۂ کعبہ کی طرف پیٹھ کرنا جائز ہے۔ اس میں کوئی کراہیت نہیں ہے۔

صفا اور مروہ کی سعی :

صفا اور مروہ پہلے دو پہاڑیاں تھیں۔ اب صرف تھوڑی سی اونچائی ہے۔ حکومت نے صفا مروہ اور سعی کی ساری جگہوں کو حرم کی عمارت میں شامل کرلیا ہے۔ پہلے صفا اور مروہ کے بیچ بازار ہوا کرتا تھا اور حاجی دھوپ اور بازار کی بھیڑ بھاڑ میں سعی کرتے تھے۔ اب ساری عمارت ائر کنڈیشنڈ ہے۔ اور فرش پر سنگِ مرمر لگا ہوا ہے۔



صفا پر پہنچ کر خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے سعی کی نیت اِس طرح کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنّی اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ سَبْعَۃَ اَشْوٰطٍ لِوَجْھِکَ الْکَرِیمِ، فَیَسَّرْہُ لِی وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

ترجمہ : اے اللہ! میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکّروں سے سعی کرنا چاہتا ہوں، محض تیری ذات بزرگ کی رضا کے لئے، بس میرے لئے سعی کرنا آسان فرما اور قبول فرما۔

نیت کرتے وقت ہاتھ دعا کی طرح اُٹھائیں۔ نماز کی تکبیر کی طرح نہ اُٹھائیں۔

- صفا مروہ اور سعی کی جگہیں وہ مقام ہیں جہاں دعا ضرور قبول ہوتی ہے اِس لئے سعی کے دوران اور سعی پوری کر کے جب بھی آپ صفا اور مروہ پر رُکیں تو خوب دعائیں مانگیں۔

صفا اور مروہ پر جب بھی رُکیں تو تین بار چوتھا کلمہ اور ایک بار تیسرا کلمہ پڑھیں اور سعی کے دوران زیادہ چوتھے کلمہ کا وِرد کریں۔ یہ آسان عبادت کا طریقہ ہے۔ ویسے صفا مروہ کی ساتوں سعی کی الگ الگ دعائیں ہیں جنہیں آپ حج کی کتاب سے دیکھ کر یاد کر سکتے ہیں اور پڑھ سکتے ہیں۔

- حضرت ہاجرہؓ صفا اور مروہ کے درمیان جو وادی تھی وہاں سے دوڑ کر گزرتی تھیں کیوں کہ حضرت اسمٰعیلؑ جو کہ خانہ کعبہ شریف کے پاس تھے نظروں سے اوجھل ہو جاتے تھے۔ اُن کی یہ سُنّت آج بھی ادا کی جاتی ہے۔ حکومت نے دو ہرے رنگ کے ستون اور ٹیوب لائٹ نشان کے طور پر لگا دیے ہیں اِنہیں میلین اخضرین کہتے ہیں۔ اِن کے درمیان مردوں کو ہلکے سے دوڑنا ہوتا ہے۔ عورتیں اپنی رفتار سے ہی چلیں گی۔

- صفاء سے چل کر مروہ تک پہنچنا یہ ایک سعی کا ایک چکر ہوا پھر مروہ سے چل کر صفاء تک پہنچنا یہ دوسری سعی کا دوسرا چکر ہوا۔ اِس طرح آپ سعی کے سات چکر پورے کریں گے۔ اور ساتویں سعی آپ کی مروہ پر ختم ہوگی۔

سعی کرنے کی جگہ بہت محدود ہے اس لئے حج کے خاص دِنوں میں یہاں لوگوں کا زبردست ہجوم ہوتا ہے اور طواف سے زیادہ وقت سعی میں لگتا ہے ایسی حالت میں اگر پہلے منزلہ یا چھت پر سعی کریں تو بہت آسانی ہوگی۔

- سعی پوری کر کے دو رکعت نماز شکرانے کی پڑھنا مستحب ہے۔ واجب یا ضروری نہیں ہے۔

دو رکعت نماز پڑھ کر مروہ کی طرف کے دروازے سے باہر نکل جائیں۔ اب آپ کو عمرہ کا آخری رکن ادا کرنا ہے وہ ہے سر کے بال کتروانا یا منڈوانا۔ مروہ کے باہر درجنوں حجاموں کی دُکانیں ہیں۔ کسی بھی دُکان میں جا کر سر منڈا دیجئے۔ عورتیں اپنے چوتھائی سر کا اپنی انگلی کے ایک پور (Joint) کی لمبائی اتنا بال کاٹیں۔ وہ لوگ جو عمرہ کے سارے ارکان پورے کر چکے ہیں اور صرف بال کاٹنا باقی ہے وہ اپنے خود کے بھی بال کاٹ سکتے ہیں اور اپنے جیسے دوسرے لوگوں کے بھی بال کاٹ سکتے ہیں جن کا صرف بال کاٹنے کا آخری رُکن باقی ہے۔ عورتوں کا صرف اپنے شوہر اور محرم مرد (جن سے کسی بھی صورت میں نکاح نہیں ہوسکتا) بال کٹوانا جائز ہے۔ غیر محرم سے بال کٹوانے پر گناہ ہوگا۔

مروہ کے نزدیک حجام کی دُکان پر سر مُنڈوانے والوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ وقت کی قلت اور لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے ان کے پاس بالوں کو دیر تک نم کرنے کا وقت نہیں ہوتا ہے۔ اور وہ بڑی تیزی سے سر مُنڈتے ہیں۔ تیزی سے کام کرنے کی ان کی عادت سی ہوگئی ہے اس لئے سر مُنڈاتے وقت بہت ہی تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے جب آپ اپنے رہائش سے حرم کی طرف جائیں تو راستے ہی میں حجام کی دُکان دیکھ لیجئے اور عمرہ کر کے رہائش پر آتے وقت اپنی رہائش کے نزدیک کے حجام سے سر مُنڈوائیے۔

سر منڈاتے ہی احرام کی ساری پابندیاں آپ پر سے ختم ہوگئیں۔ اور الحمدللہ آپ کا عمرہ پورا ہوا۔ اب گھر جا کر نہا دھو کر اپنے روزمرّہ کے کپڑے پہن لیجئے۔

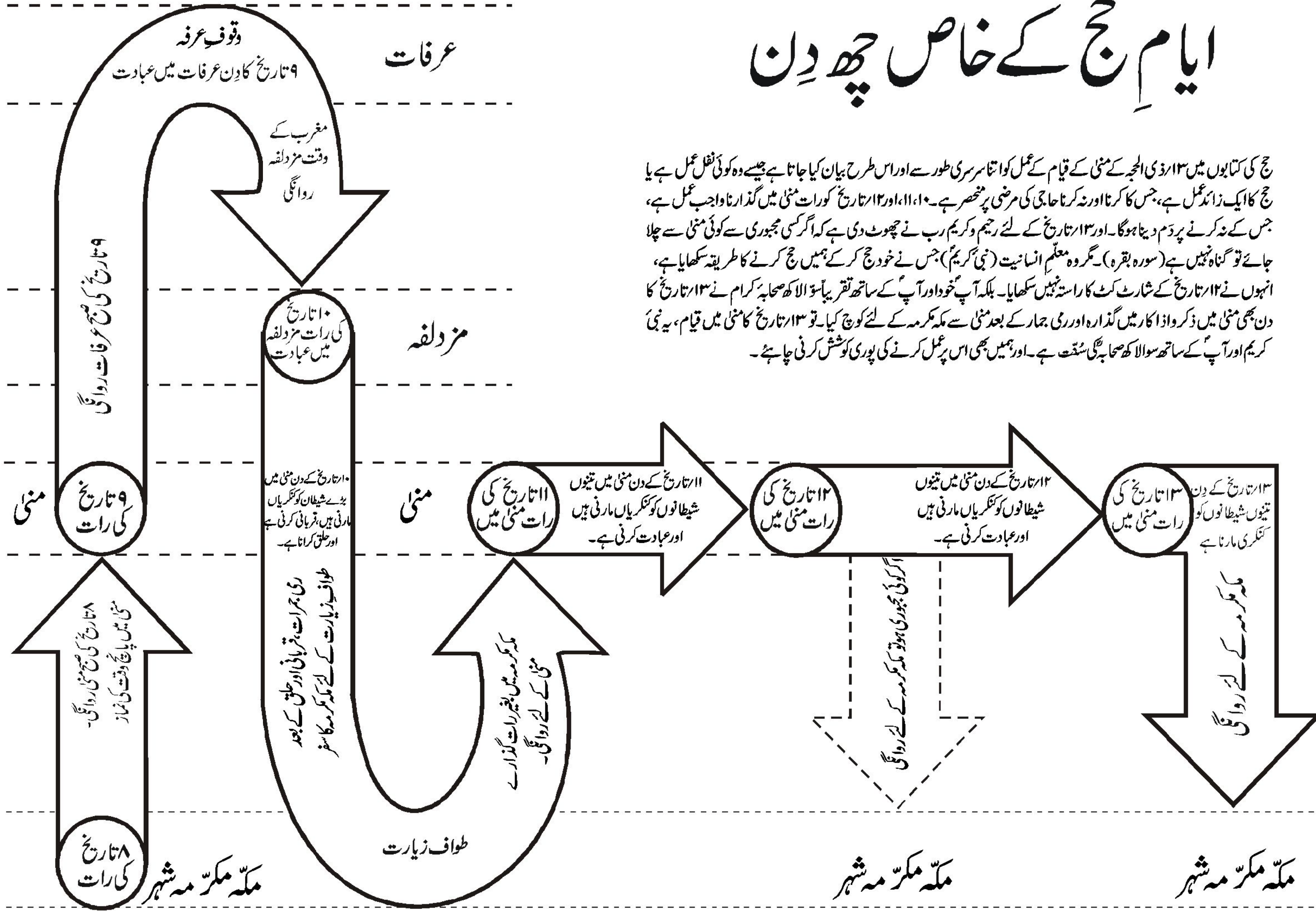
- جو لوگ مکّہ شریف کے رہنے والے ہیں اُن کے لئے حرم میں نفل نماز پڑھنا بہتر عبادت ہے۔ مگر جو مکّہ شریف سے دور رہتے ہیں اُن کے لئے حرم میں نفل طواف نفل نماز سے زیادہ افضل ہے کیوں کہ نفل نماز وہ اپنے وطن جا کر بھی پڑھ سکتے ہیں مگر طواف کا موقع اور کہیں نہیں ملے گا۔ اِس لئے جب تک مکّہ مکرمہ میں ہیں زیادہ سے زیادہ طواف کرنے کی کوشش کریں اور ساری نمازیں حرم شریف میں باجماعت ادا کریں۔ حرم شریف کے اِطراف بہت ساری مسجدیں ہیں۔ لوگ سہولت کے لئے وہیں یا رہائش گاہ میں جماعت بنا کر نماز پڑھ لیتے ہیں۔ مگر ایک نیکی کا ایک لاکھ گنا ثواب صرف حرم کی مسجد میں ہے۔ اطراف کی مساجد میں نہیں۔

- حرم شریف کی حدود میں ۱۵/مقامات دعا کی قبولیت کے ہیں۔ اس لئے ان مقامات پر خصوصی طور پر دیر تک دعائیں مانگیں۔



ایامِ حج کے خاص چھ دِن

حج کی کتابوں میں ۱۳/ذی الحجہ کے منیٰ کے قیام کے عمل کو اتنا سرسری طور سے اور اس طرح بیان کیا جاتا ہے جیسے وہ کوئی نفل عمل ہے یا حج کا ایک زائد عمل ہے، جس کا کرنا اور نہ کرنا حاجی کی مرضی پر منحصر ہے۔ ۱۰، ۱۱، اور ۱۲/تاریخ کو رات منیٰ میں گذارنا واجب عمل ہے، جس کے نہ کرنے پر دَم دینا ہوگا۔ اور ۱۳/تاریخ کے لئے رحیم و کریم رب نے چھوٹ دی ہے کہ اگر کسی مجبوری سے کوئی منیٰ سے چلا جائے تو گناہ نہیں ہے (سورہ بقرہ)۔ مگر وہ معلّمِ انسانیت (نبی کریمؐ) جس نے خود حج کر کے ہمیں حج کرنے کا طریقہ سکھایا ہے، انہوں نے ۱۲/تاریخ کے شارٹ کٹ کا راستہ نہیں سکھایا۔ بلکہ آپؐ خود اور آپؐ کے ساتھ تقریباً سوا لاکھ صحابہؓ کرام نے ۱۳/تاریخ کا دن بھی منیٰ میں ذکر و اذکار میں گذارہ اور رمی جمار کے بعد منیٰ سے مکہ مکرمہ کے لئے کوچ کیا۔ تو ۱۳/تاریخ کا منیٰ میں قیام، یہ نبیؐ کریم اور آپؐ کے ساتھ سوا لاکھ صحابہؓ کی سُنّت ہے۔ اور ہمیں بھی اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔



حج کیسے کریں؟

۸/ذی الحجہ کا دن:

- ۸/ذی الحجہ سے ۱۳/ذی الحجہ حج کے ایّام ہیں۔ان ہی دنوں میں اسلام کا اہم رُکن حج مکمل ہوتا ہے۔
- نیا انگریزی دن یا تاریخ رات کے ۱۲/بجے سے شروع ہوتا ہے۔مگر اسلامی دن یا تاریخ سورج ڈوبتے ہی شروع ہوجاتا ہے۔اس لئے ۷/ذی الحجہ گذر کر جو شام ہوگی وہ ۸/ذی الحجہ کی رات ہوگی، یعنی حج کے ایّام شروع ہوجائیں گے۔
- ۷/ذی الحجہ کے دن ہی اچھی طرح صاف ہوجائیں۔ناخن تراش لیں۔ مونچھیں چھوٹی کروالیں۔ ناپاک بال صاف کرلیں۔سُنّت کے مطابق احرام کی نیت سے غسل کرلیں تو افضل ہے، ورنہ وضو بھی کر سکتے ہیں۔اگر پسینہ میں بدبو کی شکایت ہے تو خوشبو لگالیں۔مگر اتنی کم لگائیں کہ احرام کی چادر پر عطر کا داغ نہ لگے۔ اس کے بعد احرام کی چادر پہن لیں ۔ (احرام پہننے کے پہلے خوشبو لگانا سُنّت ہے اور بعد میں منع ہے۔)
- اگر آپ کے پاس وقت ہے تو احرام پہن کر حرم شریف تشریف لے جائیں۔اور اگر آپ کے لئے ممکن ہو تو طوافِ تحیّہ کریں ۔ (یہ طواف فرض یا واجب نہیں ہے۔ اسی طواف میں اضطباع اور رمل بھی نہیں ہے۔)

نفل طواف کر کے سر ڈھانک کر دو رکعت واجب الطّواف پڑھیں۔ اگر بھیڑ ہو یا کمزوری کی وجہ سے نفل طواف کرنے کا ارادہ نہ ہو تو مکروہ وقت کی نگرانی کر کے اوّل دو رکعت تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھیں، اس کے بعد سر کھول کر احرام کی (حج کی) نیت کرلیں۔اور تلبیہ پڑھیں۔

- اگر آپ کے ساتھ کمزور، ضعیف اور عورتیں ہیں اور دسویں ذی الحجہ ''یوم النحر'' کے دن طوافِ زیارت میں صفا مروہ کی سعی کرنے میں زیادہ بھیڑ کے خیال سے پہلے ہی ۸/ ذی الحجہ کو سعی کرلینا چاہتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔

ایسی صورت میں احرام پہن کر طواف کریں۔طواف کے پہلے اضطباع کریں اور طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں۔ پھر طواف کے ساتوں چکّر کے بعد دو رکعت طوافِ واجب ادا کریں۔اس کے بعد صفا مروہ کی سعی کریں۔سعی کے بعد بال نہ تراشیں نہ سر مُنڈائیں۔ پھر منیٰ روانہ ہوجائیں۔ پھر طوافِ زیارت میں آپ کو طواف کرنا کافی ہوگا، سعی کی ضرورت نہ ہوگی۔

(نوٹ: احرام کی چادر پہننے کے پہلے یا بعد میں اور عمرہ اور حج کی نیت کرنے کے پہلے یا بعد میں دو رکعت نفل نماز پڑھنا یا نفل طواف کرنا واجب یا فرض نہیں ہے۔)

- سورج نکلنے کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہونا سُنّت ہے۔مگر لوگوں کی بھیڑ کہ وجہ سے معلم حاجیوں کو رات ہی سے منیٰ لے جانا شروع کردیتے ہیں۔اگر وہ آپ کو رات ہی کو لے جانا چاہیں تو آپ کو ان کے ساتھ چلے جانا چاہئے۔اس میں آپ کے لئے آسانی ہے۔
- اپنے معلم سے آپ بس کی روانگی کا وقت پتہ کرلیں اور وقت اجازت دے تو احرام پہن کر حرم شریف جائیں۔اگر وقت اجازت نہ دے تو اپنے کمرہ میں ہی احرام پہن کر دو رکعت نفل نماز پڑھ کر حج کی نیت کریں اور تلبیہ پڑھ لیں۔تلبیہ پڑھتے ہی آپ پر احرام کی تمام پابندیاں لازم ہوجائیں گی۔
- نیت اس طرح کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُالحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّی

ترجمہ :یااللہ میں آپکی رضا حاصل کرنے کے لئے حج کی نیت کر رہا ہوں آپ اسے میرے لئے آسان فرمائیے اور قبول فرمائیے۔

نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں میرے مولیٰ آپکے حضور حاضر ہوں۔

لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

میں حاضر ہوں آپکا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔

اِنَّ الْحَمْدَوَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ

ساری حمد و ستائش کے آپ ہی سزاوار ہیں۔اور ساری نعمتیں آپ ہی کی ہیں اور ساری کائنات میں حکومت بھی آپ ہی کی ہے۔

لَا شَرِیْکَ لَکَ............. آپکا کوئی شریک نہیں۔

تلبیہ ایک بار پڑھنا فرض ہے اور تین بار پڑھنا سنت ہے۔تلبیہ پڑھتے ہی آپ مُحرِم ہوگئے اور احرام کی ساری پابندیاں آپ پر لازم ہوگئیں۔

- مکہ مکرمہ سے منیٰ روانہ ہونے سے پہلے آپ اپنا منیٰ کے لئے شناختی کارڈ، خیمہ کا پتہ اور ہو سکے تو منیٰ کا نقشہ بھی معلّم سے لے لیں، اور معلم کی بس سے منیٰ کے لئے روانہ ہوجائیں۔
- حج کی کوئی کتاب ساتھ رکھیں اور ایک بار ''احرام کی حالت میں ممنوع کام'' کو سرسری نظر سے پڑھیں۔منیٰ کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ بندہ دنیا سے کٹ کر یکسو ہوکر خدا کی عبادت میں دن رات گذارے۔مگر لوگ اس منیٰ کے قیام اور یکسوئی کا استعمال دوسری طرح سے کرتے ہیں۔ان کا سارا وقت بحث مباحثہ، گپ شپ اور تفریح میں گذرتا ہے۔اس لئے آپ کتابیں، تسبیح وغیرہ ساتھ رکھیں تاکہ خدا کی عبادت اور علم حاصل کرنے میں آپ کے وقت کا بہترین استعمال ہو۔
- منیٰ میں آپ کو خرید کر کھانا کھانا ہے، قربانی کرنی ہے اور ہوسکتا ہے ٹیکسی سے منیٰ سے عرفات کا سفر کرنا پڑے۔اس لئے بس اتنی رقم ساتھ لے لیجئے کہ ضرورت پوری ہوجائے۔ ساری رقم ساتھ لے کر منیٰ اور عرفات کا سفر کرنا صحیح نہیں ہے۔بقیہ رقم کو معلم یا مدرسہ صولتیہ میں جمع کرا کر رسید لے لیں۔
- اگر آپ نے ۸/ذی الحجہ کے پہلے خود قربان گاہ جاکر قربانی کے بارے میں معلومات حاصل کرلی ہے تو پھر ۱۰/ذی الحجہ کو خود جانور خرید کر قربانی کر سکتے ہیں۔اور اگر آپ نے حج کے ایّام سے پہلے معلومات حاصل نہیں کی ہیں تو پھر مدرسہ صولتیہ سے یا بینک کے ذریعے ہی قربانی کیجئے ۔ ورنہ آپ پریشان ہوجائیں گے ۔ اس لئے منیٰ روانہ ہونے سے پہلے کسی ایک جگہ پر قربانی کا پیسہ جمع کرادیں۔
- اگر مدرسہ صولتیہ میں آپ پیسہ جمع کراتے ہیں تو ان سے وقت بھی معلوم کرلیں کہ کس وقت وہ آپ کے لئے قربانی کریں گے۔ اسی وقت کے مطابق پھر آپ کو سَر مُنڈانا آسان ہوگا۔حنفی مسلک کے مطابق ارکان کی ترتیب لازمی ہے۔یعنی پہلے رمی جمار پھر قربانی پھر قصر پھر طواف۔اگر ارکان آگے پیچھے ہوگئے تو دَم لازم ہوگا۔
- مکہ مکرمہ سے منیٰ کو روانگی کے وقت کھانا کھانے کی پلیٹ، گلاس، احرام کی فاضل چادریں، شال، ہوائی تکیہ، مسواک، آپ کی دوائیں اور ضروری سامان ساتھ لے لیں۔
- منیٰ میں خیمہ میں قالین بچھا ہوا ہوگا۔اس لئے بستر کی ضرورت نہیں ہے۔کھانا خرید کر کھانا ہے۔ٹوائیلیٹ کا اچھا انتظام ہے اس لئے بالٹی وغیرہ کی ضرورت نہیں۔اس لئے آپ جتنا کم سامان لے کر سفر کریں گے اتنی آسانی میں رہیں گے۔

● منیٰ روانہ ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں اپنا سارا قیمتی سامان اپنے بیگ میں لاک کر دیں اور بہت کم اور ضروری سامان لے کر ہی منیٰ کو روانہ ہوں۔ اپنا پہچان کارڈ اور کلائی بند بھی اپنے ساتھ رکھیں۔

● تلبیہ پڑھتے ہوئے منیٰ کو روانہ ہوں۔ منیٰ میں خیمہ میں پہنچ کر مردوں کو جمع کریں اور صلاح ومشورہ سے خیمہ کے درمیان کا پردہ گرا کر عورتوں کو ایک طرف کر دیں اور مرد ایک طرف ہو جائیں اور ہر ایک آرام سے سونے کی جگہ انصاف سے آپس میں بانٹ لیں۔

● اگر خیمہ دور ہو تو مسجد خیف تک پانچوں نمازوں کے لئے آنا جانا ممکن نہیں ہوگا۔ اس لئے خیمہ میں دو امام اور دو مؤذن مقرر کر لیں۔ (دو اس لئے مقرر کریں کہ اگر ایک غیر حاضر ہو تو دوسرا نماز پڑھا سکے۔)

● منیٰ میں ۸/ذی الحجہ کے دن، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹/ذی الحجہ کی فجر پڑھنا سُنّت ہے۔ اب منیٰ اور مزدلفہ، مکہ مکرمہ شہر میں داخل ہیں۔ اس لئے حج کے ایام کو ملا کر اگر کسی کا کل قیام ۱۵/دنوں سے زیادہ ہوگا تو وہ مقامی ہوگا اور اسے پوری نمازیں پڑھنی ہوں گی۔ اس طرح اب زیادہ تر لوگ مقامی ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے امام کو مقامی حضرات میں سے منتخب کر لیں تاکہ مقامی حضرات کو نمازیں پڑھنے میں آسانی ہو۔

● اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: ''اور (قیامِ منیٰ کے) دنوں میں (جو) گنتی کے (چند دن ہی ہیں) خدا کو یاد کرو۔'' (سورۂ بقرہ)

اس لئے منیٰ کے قیام میں پوری کوشش کریں کہ آپ کا سارا وقت خدا کی عبادت میں گذرے۔ حج کی نیت کرنے سے لے کر بڑے شیطان کو کنکر مارنے تک حاجی کے لئے سب سے افضل تسبیح تلبیہ کہنا ہے اس لئے کثرت سے اس کا وِرد کریں۔

● حرم شریف کی حدود میں ۱۵/مقامات دعا کی قبولیت کے ہیں۔ اس لئے ان مقامات پر خصوصی طور پر دیر تک دعائیں مانگیں:

(۱) مطاف (جہاں طواف کیا جاتا ہے)، (۲) ملتزم (خانہ کعبہ کی چوکھٹ)، (۳) میزابِ رحمت کے نیچے (خانہ کعبہ کی چھت کا پرنالہ)، (۴) حطیم، (۵) خانہ کعبہ کے اندر، (۶) زم زم کے کنویں کے قریب، (۷) مقامِ ابراہیم کے پیچھے، (۸) صفا، (۹) مروہ، (۱۰) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی جگہ خصُوصاً دونوں سبز ستونوں کے درمیان، (۱۱) عرفات، (۱۲) مزدلفہ، (۱۳) منیٰ میں چھوٹے اور درمیانی شیطان کے نزدیک، (۱۴) حجرِ اسود اور رُکنِ یمانی کے درمیان، (۱۵) حجرِ اسود کے قریب

۹/ذی الحجہ کا دن:

● نبی کریم ﷺ نے ۹/ذی الحجہ کو منیٰ ہی میں فجر کی نماز ادا فرمایا تھا۔ اور طلوعِ آفتاب کے بعد عرفات کی طرف کوچ کیا تھا۔ مگر موجودہ زمانے میں چونکہ تیس لاکھ سے بھی زیادہ لوگ حج کے ارکان ایک ساتھ ادا کرتے ہیں اس لئے لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے حج کے ارکان ادا کرتے وقت کئی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں اور حاجیوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حاجیوں کی آسانی اور بھیڑ کو کم کرنے کے لئے، اب معلّم ۹/ذی الحجہ کی رات کو ہی حاجیوں کو بس سے عرفات لے جاتے ہیں۔

کسی مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے۔ معلم کا رات ہی میں حاجیوں کو عرفات میں لے جانے کا مقصد صرف حاجیوں کو اس تکلیف سے بچانا ہے۔ اس لئے سُنّت کے مطابق نہ ہونے کے باوجود بھی یہ جائز ہے اور صبح کے پہلے حاجیوں کا عرفات پہنچنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ صبح کے وقت افراتفری کا ماحول ہوگا۔ صبح کو بس چھوٹ گئی تو پھر گیارہ یا بارہ بجے دوسری بس ملے گی اور اگر نہیں ملی تو تنہا عرفات جانا، معلم کے خیمہ سے دور رہنے، کھانے و پینے کا خود انتظام کرنا وغیرہ کافی مشکل کام ہے۔ اس لئے کوشش کر کے معلم کی بس سے ہی عرفات پہنچئے۔ معلم آپ کو اپنے خیمہ میں ٹھہرائے گا۔ عرفات کے خیمے منیٰ کے خیموں کی طرح بہترین تو نہیں ہوتے مگر زمین پر ایک دری اور سر پر ایک چادر ضرور ہوتی ہے۔ یہاں آپ اپنے خیمہ کے لوگوں کے ساتھ جماعت بنا کر نماز پڑھ سکتے ہیں، تھوڑی دیر لیٹ کر آرام کر سکتے ہیں۔ دوپہر کا کھانا معلم کی طرف سے ہوگا اس لئے آپ اطمینان سے صرف عبادت پر توجہ دے سکتے ہیں۔ خیمہ کے قریب غُسل خانے اور ٹوائیلیٹ بھی ضرور ہوتے ہیں اس لئے آپ کو ضروریات سے فارغ ہونے میں آسانی ہوگی۔ واپسی کے لئے بس بھی خیمہ کے پاس سے ہی روانہ ہوگی۔

وقوفِ عرفہ:

● حضور ﷺ نے فرمایا: ''حج عرفات میں ٹھہرنے کا نام ہے۔'' (جامع ترمذی، حدیث ۸۸۹)۔ تو یہی عرفات کا قیام اور اس میں کی جانے والی عبادت ہی اصل حج ہے۔ اپنے حج کو مبرور بنانے کے لئے ان قیمتی لمحات کو غنیمت جانئے اور دل کی گہرائیوں سے اپنے معبودِ حقیقی کی عبادت کیجئے۔

● نبیٔ کریم ﷺ نے زوال کے بعد خطبہ دیا تھا اور ظہر اور عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں سے قصر کر کے ادا فرمائی تھیں۔ اور اس کے بعد غروبِ آفتاب تک خدا کے حضور میں کھڑے ہو کر دعا وزاری میں مصروف رہے۔

ہم میں اتنی طاقت نہیں کہ نبیٔ کریم ﷺ کی طرح عبادت کر سکیں مگر جتنا ممکن ہو نماز کے بعد قبلہ رُخ ہو کر رو رو کر اپنے رحیم وکریم رب سے دعائیں اور گریہ وزاری کرنی چاہئے۔

● حضور ﷺ، حج کے ایام میں مسافر تھے اس لئے آپ قصر نماز ادا کرتے تھے۔ مسجدِ حرم میں آپ مقامی لوگوں کو پوری نمازیں پڑھنے کی تلقین کرتے تھے مگر عرفات میں جب مقامی لوگوں نے مقامی ہونے کے باوجود قصر پڑھا تو آپ نے منع نہیں کیا۔ اس لئے اگر آپ مسجد نمرہ میں ہوں تو امام کے پیچھے قصر کر کے ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھ لیں۔ مگر آپ مسجد سے دور اپنے خیمہ میں ہیں اور آپ مقامی ہیں (قصر لازم نہیں ہے) تو پھر حنفی وقت کے مطابق ظہر کے وقت اذان دے کر جماعت سے پوری ظہر پڑھیں اور عصر کے وقت اذان دے کر جماعت سے پوری عصر پڑھیں۔

● وقوفِ عرفات کا وقت عرفہ کے دن زوالِ آفتاب کے وقت سے شروع ہو جاتا ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر وقوفِ عرفہ میں مصروف ہو جائیں۔ ممکن ہو سکے تو قبلہ رُخ کھڑے ہو کر مغرب تک وقوف کریں۔ اور اگر پورے وقت کھڑے رہنا ممکن نہ ہو تو بیٹھنا اور لیٹنا بھی جائز ہے۔

● یہ وقت دعاؤں، مناجات، توبہ واستغفار کی قبولیت کا ہے۔ ایسا محترم وقت اور ایسی مقدس جگہ بس خوش نصیبی سے ملتی ہے۔ پتہ نہیں زندگی میں دوبارہ اس بارگاہِ رحمت میں حاضری کا موقع نصیب ہوتا ہے یا نہیں۔ اس لئے ہر لمحہ کو غنیمت جانئے اور ہر دعا کو دِل سے مانگئے۔

● خدا کے پیغمبر معصوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سارے گناہوں سے بچائے رکھتا ہے۔ نبیٔ کریم ﷺ نے عرفات میں ظہر سے غروبِ آفتاب تک رو رو کر جو دعائیں مانگیں، اس میں زیادہ حصہ اس اُمّتِ مسلمہ کے لئے تھا۔ اس شفیق نبیؐ پر اگر ہم درود نہ بھیجیں تو کیسی احسان فراموشی ہوگی اس لئے حضور ﷺ پر بے انتہاء درود بھیجیں۔

● حضور پاکؐ اور ان سے پہلے جتنے انبیاء گذرے ہیں انہوں نے چوتھے کلمے کو دعا کا درجہ دیا اور کثرت سے اسی کا وِرد کیا۔ اس لئے وقوفِ عرفہ میں ۱۰۰/بار اس کلمہ کا ضرور وِرد کریں۔

● عصر کا وقت خاص دعا کی قبولیت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے آپ کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور آپ کے دل کی ہر دھڑکن کو سُن رہا ہے۔ اپنے لئے دعائیں مانگیں، اپنی اولاد کے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے رشتہ داروں کے لئے، اپنے ملک کے لئے اور اس اُمّتِ مسلمہ کے لئے۔ ہر ایک کے لئے نہایت عجز انکساری کے ساتھ دعائیں مانگیں۔

● ہم نے مکہ مکرمہ سے منیٰ اور منیٰ سے عرفات بس سے سفر کرنے کی صلاح اس لئے دی تھی کہ دونوں جگہ خود سے معلم کا خیمہ ڈھونڈنا ایک مشکل کام ہے اور عرفات پیدل نہ جانے کی ایک وجہ یہ ہے کہ دن بھر کی عبادت کے لئے آپ تر وتازہ رہیں۔ مگر وقوفِ عرفہ کے بعد اب بس سے سفر

کرنے میں پریشانی ہوگی اور پیدل چلنے میں سہولت اور آسانی ہے۔

● عصر کا وقت جو کہ خاص دعا کا وقت ہے، بہت سارے لوگ عبادت ترک کر کے بس کی سواری کے لئے چل پڑیں گے۔اور کچھ ہی دیر میں بس چھتوں کے اوپر تک بھر جائے گی۔ یہ ان کی بڑی محرومی ہوگی۔

آپ دنیا سے غافل ہو کر اپنی عبادتوں، دعاؤں اور گریہ وزاری میں مصروف رہیں اور غروب آفتاب کے بعد ہی بغیر مغرب پڑھے عرفات سے روانہ ہوں۔

مزدلفہ کیلئے روانگی:

● پیدل چلنے والے اور بسیں سب غروب آفتاب کے بعد ایک ساتھ عرفات سے روانہ ہوں گے۔مگر انشاءاللہ آپ پیدل چل کر عشاء کے وقت یا اس سے پہلے مزدلفہ کی حدود میں داخل ہو جائیں گے۔اور بسیں کبھی کبھی عشاء تک عرفات ہی میں کھڑی رہ جاتی ہیں اور مزدلفہ پہنچتے پہنچتے صبح کے چار بج جاتے ہیں۔

اس لئے آپ اپنی عبادات ختم کر کے اطمینان سے مزدلفہ کی طرف پیدل سفر کیجئے۔ اس کتاب میں مکہ مکرمہ، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کا نقشہ ہے،اسے بھی سمجھ لیجئے۔ اس میں آپ دیکھیں گے کہ پیدل چلنے کے دو راستے عرفات سے نکل کر مزدلفہ میں شعرالحرام مسجد کی طرف جاتے ہیں۔ اس راستے پر مزدلفہ میں شدید بھیڑ ہوتی ہے۔ اس لئے ہو سکے تو راستہ بدل کر مزدلفہ میں داخل ہوں۔

● عرفات اور منیٰ کے درمیان مشرق کی جانب ایک تین میل کا میدان ہے، اسی کو مزدلفہ کہتے ہیں۔اس میدان کی آخری حد پر ایک پہاڑ ہے جسے مشعر الحرام کہتے ہیں۔اسی کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے۔ نبی کریمؐ نے مشعر الحرام کے پاس قیام فرمایا تھا۔مگر سارے مزدلفہ کے میدان میں کہیں بھی موقوف کیا جا سکتا ہے۔

● مزدلفہ میں رات کے قیام کے لئے کوئی خیمہ وغیرہ نہیں ہے۔رات کھلے آسمان کے نیچے زمین پر چٹائی بچھا کر بیٹھ کر گذاری جاتی ہے۔ویسے تو جگہ جگہ مزدلفہ میں ٹوائلیٹ ہیں، پھر بھی آپ جہاں ٹھہریں، ہوسکتا ہے ٹوائلیٹ وہاں سے دور ہوں۔اس لئے عرفات کے دن اپنے کھانے پینے پر کنٹرول رکھیں تا کہ ضروریات سے فارغ ہونے کے لئے آپ مزدلفہ میں بے چین نہ ہو جائیں۔اور کچھ زیادہ پانی ساتھ رکھیں کہ کبھی ٹیلے کے پیچھے ضروریات سے فارغ ہونا ہو تو پانی کی قلت نہ ہو۔

● مزدلفہ اگر آپ عشاء سے پہلے بھی پہنچ جائیں تب بھی عشاء کی نماز کے وقت تک انتظار کریں اور عشاء کے وقت ایک اذان اور دو تکبیروں سے پہلے مغرب کی فرض نماز پڑھیں پھر عشاء کی نماز پڑھیں پھر مغرب کی سنّت و نفل پڑھیں۔ پھر عشاء کی سنت، وتر اور نفل پڑھیں۔

● مزدلفہ کی یہ رات حاجیوں کے لئے شبِ قدر سے زیادہ افضل ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:''پھر جب عرفات سے چلو تو مشعر الحرام (مزدلفہ) کے پاس ٹھہر کر اللہ کو یاد کرو اور اس طرح یاد کرو جس کی ہدایت اس نے تمہیں دی ہے۔ ورنہ اس سے پہلے تو تم لوگ بھٹکے ہوئے تھے۔''
(سورۂ بقرہ۔آیت ۱۹۸)

● نبی کریمﷺ اُمّت کے لئے آسانی چاہتے تھے۔ اس لئے آپ نے اس رات آرام فرمایا تھا۔اس لئے اگر آپ تھک کر چور ہوں تو گھنٹہ دو گھنٹہ آرام کر لیں۔ پھر تازہ دم ہو کر عبادت میں مشغول ہو جائیں۔سونے کے لئے تو زندگی پڑی ہے۔یہ رات خوش نصیبوں کو میسّر ہوتی ہے، اس کی قدر کریں۔اسی رات کے آخری پہر میں جب نبی کریم ﷺ نے ظالم اور مظلوم والی اپنی دعا دُہرائی جو عرفات میں قبول ہونے سے رہ گئی تھی وہ مزدلفہ میں قبول ہوگئی۔تو یہ مقام اور یہ رات دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے۔ یہاں پر بھی مالکِ کائنات سے اپنے اہل وعیال، اپنے والدین اور امّتِ مسلمہ کے لئے بخشش اور صحت وکرم کی دعائیں مانگیں۔

● صبح صادق کے وقت حکومت کی جانب سے توپ کا گولہ داغا جاتا ہے۔تا کہ سارے حاجی حضرات فجر کی نماز صحیح وقت پر ادا کر سکیں۔توپ گولے کی آواز کے بعد اذان دے کر جماعت سے فجر کی نماز ادا کریں اور طلوعِ آفتاب سے کچھ پہلے تک دعاء واذکار میں مصروف رہیں۔صبح صادق کے بعد تھوڑی دیر مزدلفہ میں وقوف کرنا واجب ہے۔

● رمی جمار کے لئے منیٰ سے بھی کنکری چُنی جا سکتی ہے۔مگر آپ وہاں ہر جگہ پکّی سڑک اور کانکریٹ کا فرش ہی پائیں گے۔اس لئے مزدلفہ سے ہی ۷۰ر سے کچھ زیادہ کنکریاں چن لیں۔اگر ناپاکی کا ڈر ہو تو دھولیں ورنہ دھونا فرض یا واجب نہیں ہے۔

● سورج نکلنے سے کچھ پہلے منیٰ کی طرف کوچ کریں۔آپ مزدلفہ کی حدود میں ہیں تبھی سورج طلوع ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔مزدلفہ سے منیٰ میں اپنا خیمہ تلاش کرتے وقت اکثر و بیشتر لوگ راستہ بھول جاتے ہیں۔اس لئے منیٰ میں اپنے خیمہ کے قریب ستون کا نمبر ہمیشہ یاد رکھیں۔ اور اگر آپ منیٰ میں اپنے خیمہ کے قریب سے گذرنے والے پُل کا نام یاد رکھیں تو آپ کو اپنا خیمہ تلاش کرنے میں بڑی آسانی ہوگی۔ ورنہ سارے خیمے ایک جیسے لگتے ہیں اور لوگ گھنٹوں در بہ در بھٹکتے رہتے ہیں۔

● مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان ایک وادی ہے جسے وادی مُحسّر (نیا نام وادیٔ نہار) کہتے ہیں۔اس جگہ اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔حکومت نے اس جگہ کو کھاردار تاروں سے گھیر دیا ہے۔ اور پیدل چلنے والے حاجیوں کو دور رکھنے کے لئے پولس کا پہرا بھی ہوتا ہے۔اس لئے اگر اس کے قریب سے گذرنا پڑا تو دوڑ کر گذریں۔

۱۰؍ذی الحجہ کا دن:

● آج عیدالضحیٰ کا دن ہے۔ساری دنیا عید کی نماز پڑھے گی۔مگر حاجی کے لئے عید کی نماز کے بجائے کچھ اور حکم ہے۔آج اسے چار اہم کام کرنے ہیں۔

(۱) رمی جمار (۲) قربانی (۳) حلق (۴) طوافِ زیارت۔

پہلے تین کام تو واجب ہیں جبکہ چوتھا فرض ہے۔

رمی جمار:

● مزدلفہ سے رمی جمار کے لئے سیدھے نہ جائیں کیونکہ اب سعودی پولس والے سامان لے کر رمی جمار کے راستے پر بھی چلنے نہیں دیتے ہیں۔ اس لئے پہلے منیٰ میں اپنے خیمہ پر آجائیں، ضروریات سے فارغ ہو جائیں، آرام کر لیں۔ آج رمی جمار کا افضل وقت اشراق سے زوال تک ہے۔اس افضل وقت میں رمی کے لئے لوگوں کی شدید بھیڑ ہوتی ہے۔اس لئے صبر سے کام لیں اور ظہر بعد جائیں۔سعودی حکومت نے دنیا کے الگ الگ علاقوں کے لوگوں کے لئے رمی کا الگ الگ وقت متعین کیا ہے۔معلم سے پتہ کر لیں کہ ہندوستانی حاجیوں کے لئے کون سا وقت متعین ہے۔ پھر اسی وقت رمی کریں۔شدید بھیڑ کا مسئلہ ۲۰۰۹ء تک تھا۔اس کے بعد سعودی حکومت نے جمرات کے مقام پر کئی منزلہ پُل بنا دئے ہیں کہ افضل وقت میں سارے حاجی رمی کر سکیں۔اس لئے منیٰ میں معلم سے حالات دریافت کر لیں اور اس سے صلاح مشورہ کے بعد ہی جمرات کی طرف جائیں۔

آج کے دن صرف جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو کنکریاں مارنی ہیں۔کنکری مارنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔ایک ایک کر کے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے مارے وقت پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِلشَّیْطَانِ وَرِضًی الرَّحْمٰنِ

ترجمہ : میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔اللہ سب سے بڑا ہے۔یہ کنکری میں شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں۔

● کسی بھی جمرہ کو چاروں طرف سے کنکری مارنا جائز ہے۔۱۰؍ذی الحجہ کو نبی کریمؐ نے جمرہ عقبہ کو جب کنکریاں ماری تھیں، اس وقت آپؐ کی بائیں جانب منیٰ اور داہنی جانب مکہ مکرمہ (بیت اللہ) تھا۔

کنکری مارنے کی جگہ اُس جمرات کے ستون یا دیوار کی بنیاد ہے۔اس لئے ایسے کنکریاں ماریں جیسے آپ کسی حوض میں کنکریاں پھینک رہے ہیں۔دیوار یا ستون کو اتنے زور سے نہ ماریں کہ کنکریاں ٹکرا کر احاطے سے باہر جا گرے۔اگر ایسا ہوا تو وہ گنی نہیں جائے گی۔اس کے بدلے آپ کو پھر ایک کنکری مارنی ہے ورنہ دَم لازم ہوگا۔

قربانی:

● اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارکانِ حج کے بارے میں فرماتا ہے:''ان مقررہ دنوں میں (حج کے ایاّم میں) اللہ کا نام یاد کریں (اللہ اکبر کہتے ہوئے قربانی کریں) ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں۔ پھر آپ بھی کھائیں اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلائیں۔پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں (سر منڈوائیں) اور اپنی نذریں پوری کریں اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں (طوافِ زیارت کریں)۔'' (سورۃ الحج ۲۹)

● اللہ تعالیٰ قربانی کے بارے میں فرماتا ہے:''اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا نہ ان کا خون۔ بلکہ اسے تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے'' (سورۃ الحج ۳۷)

● نبیؐ کریم نے طلوعِ آفتاب کے بعد رمی جمار کیا تھا۔اس کے بعد خطبہ دیا تھا۔اس کے بعد اکیلے سات اونٹوں کو قربان کیا تھا اور حضرت علیؓ کے ساتھ ۵۶/اونٹ۔اس کے بعد حضرت علیؓ نے اکیلے ۳۷ اونٹ قربان کئے، (اس طرح کُل ۱۰۰/اونٹ قربان کئے) قربانی کے بعد سر منڈوایا تھا۔پھر زوال سے پہلے مکہ مکرمہ میں طوافِ زیارت کے لئے روانہ ہوگئے۔اور طوافِ زیارت ادا کر کے رات گذارنے پھر منیٰ واپس آ گئے۔تو ارکان ادا کرنے کا یہ سُنّت طریقہ ہے۔

● قربانی کے ارکان، یہ اس عظیم قربانی کی یادیں ہیں جو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر کے دی تھی۔

● انتہائی خلوص کے ساتھ قربان گاہ جا کر خود قربانی کریں۔یا بینک یا مدرسہ صولتیہ کے ذریعے قربانی کریں۔دِل میں یہ مضبوط ارادہ رکھیں کہ بقیہ زندگی میں بھی اسی طرح اللہ کی راہ میں اپنی دولت، وقت اور نفس کی خوشی کی قربانی دیتے رہیں گے۔

حلق (سَر مُنڈوانا) اور طوافِ زیارت:

● اب دو ارکان بچے ہیں، حلق کروانا اور طوافِ زیارت۔

● مسجدِ حرام میں اگر باہر کے صحن کو بھی شامل کر لیں تو دس لاکھ لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

● مطاف میں ایک ہی وقت میں اندازاً ۲۰ سے ۲۵ ہزار لوگ طواف کر سکتے ہیں۔

● جب لوگوں کی بھیڑ کم ہو تو ایک طواف میں آدھا گھنٹہ سے زیادہ وقت لگتا ہے۔اور شدید بھیڑ کے وقت ایک گھنٹے سے زیادہ وقت درکار ہے۔

● اگر دس لاکھ حاجی جو مسجدِ حرام میں موجود ہیں، ایک کے بعد ایک (۲۵/ہزار کے گروپ میں) طواف کرنا چاہیں تو سارے نمازیوں کو طوافِ زیارت کرنے کے لئے تقریباً ۲۰ گھنٹوں سے زیادہ وقت لگے گا۔

● اگر مقامی لوگوں کو شامل کیا جائے تو ہر سال تقریباً ۳۵ سے ۴۰ لاکھ لوگ حج کرتے ہیں۔ اگر ایک کے بعد ایک (۲۵/ہزار کے گروپ میں) یہ سب حاجی طوافِ زیارت کریں تو کم از کم دو دن درکار ہیں۔اس لئے حاجیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے سُنّت طریقے سے اور افضل وقت پر ارکان ادا کرنا اب ممکن ہی نہیں رہا۔نبی کریم ﷺ نے آسان طریقہ (اگر غلط نہ ہو تو) پسند فرمایا۔اس لئے خود بھی آسان راستہ اختیار کیجئے اور دوسروں کے لئے آسانی پیدا کیجئے۔

● میری بہن کنیز فاطمہ نے ۲۰۰۹ء میں حج کیا تھا۔۱۰/ذی الحجہ کے عصر کے وقت جب وہ مسجد حرام پہنچیں تو پولس نے سارے مسجدِ حرام کے اطراف گھیرا ڈال رکھا تھا۔اور کسی کو اندر داخل ہونے نہیں دیا۔کیونکہ مسجدِ حرام حاجیوں سے بھری ہوئی تھی اور اندر مزید حاجیوں کی گنجائش نہیں تھی۔وہ عشاء تک انتظار کرتی رہیں اور مجبوراً خالی ہاتھ منیٰ لوٹ گئیں۔اور دوسرے دن ۱۱/ذی الحجہ کو طوافِ زیارت کیا۔

● اگر پولس آپ کو نہ بھی روکے اور آپ کسی طرح اندر داخل ہو جائیں تو بھی اتنی شدید بھیڑ میں آپ کو اور دوسرے حاجیوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔اس لئے علماء اور وہ لوگ جو بار بار حج کر چکے ہیں، یہ مشورہ دیتے ہیں کہ آپ ۱۱/ذی الحجہ کو مغرب منیٰ میں پڑھ کر مکہ مکرمہ کے لئے پیدل روانہ ہوں تو عشاء کی جماعت آپ کو مسجدِ حرام میں مل جائے گی۔باہر صحن میں نماز پڑھیں۔نماز کے بعد کھانا کھالیں۔کچھ دیر آرام کر کے پھر طوافِ زیارت اور سعی کریں۔اور پھر اطمینان سے رات ہی کو منیٰ لوٹ جائیں۔اس طرح ارکان ادا کرنے سے کافی آسانی ہوگی اور ارکان بھی اچھی طرح ادا ہوں گے۔

● اگر آپ صولتیہ مدرسے کے ذریعے قربانی کریں گے تو حاجیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ آپ کو قربانی کا وقت، ۱۰/تاریخ کی شام یا ۱۱/تاریخ کا کوئی وقت بتائیں گے۔آپ اس وقت تک انتظار کیجئے اور پھر اس بھی ایک یا دو گھنٹہ دیری سے حلق کروالیں (مُنڈوالیں)۔احرام اُتار کر روزمرّہ کے کپڑے پہن لیں۔وقت پر نماز پڑھیں اور اپنی آسانی کے مطابق طوافِ زیارت کے لیے روانہ ہوں۔تو قربانی کے وقت کے مطابق بھی اگر آپ حلق کریں گے تو طوافِ زیارت کے لئے آپ کو ۱۱/ذی الحجہ تک انتظار کرنا ہی ہوگا۔اس لئے صبر کے ساتھ احرام پہنے رہئے اور سکون واطمینان اور سہولت کے ساتھ ارکان ادا کریں۔

● طوافِ زیارت کا افضل وقت تو دسویں ذی الحجّہ ہے۔مگر اسے بارہویں تاریخ کے آفتاب غروب ہونے سے پہلے تک کر سکتے ہیں۔اور اگر بارہویں تاریخ گزر گئی اور طوافِ زیارت نہیں کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم واجب ہوگا۔چونکہ طوافِ زیارت حج کا ایک فرض رُکن ہے۔اس لئے جب تک طوافِ زیارت نہ کرلیں حج پورا نہ ہوگا۔احرام کی ایک پابندی آپ پر عائد رہے گی یعنی آپ اپنی بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم نہیں کر سکتے۔۱۲/تاریخ گذر گئی تو دم تو لازم ہوگا مگر آپ پھر اسے کبھی بھی کر سکتے ہیں۔جیسے نفل نماز پڑھنے کی نیت کرنے کے بعد اگر آپ نیت توڑ دیں تو پھر اس کا ادا کرنا آپ پر واجب ہو جاتا ہے۔اسی طرح حج کی نیت کر کے اگر آپ سے ادھورا چھوڑیں گے تو اس کا اعادہ کرنا آپ پر فرض ہی رہے گا۔اس لئے اگر آپ کا طوافِ زیارت چھوٹ گیا تو زندگی بھر اس کا ادا کرنے کا فرض آپ پر باقی رہے گا اور ازدواجی زندگی پر پابندی بھی۔

اِس طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل بھی ہے۔ہاں احرام کی چادریں جسم پر نہ ہونے کی وجہ سے اضطباع نہیں ہے۔

اگر آپ نے آٹھ ذی الحجّہ کو احرام باندھنے کے بعد نفل طواف کیا ہے جس میں رمل اضطباع اور سعی کر لی ہے تو پھر طوافِ زیارت میں دوبارہ سعی کی ضرورت نہیں ہے۔اور آپ کا طواف بھی بغیر رمل ہوگا۔کیونکہ جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے رمل اسی میں کیا جاتا ہے۔

شیطان کو کنکری مارنا، قربانی کرنا، سر منڈانا اور طوافِ زیارت کرنا یہ ترتیب سنت ہے اور ضروری ہے۔اگر یہ رُکن آگے پیچھے ہوگئے تو حنفی مسلک کے مطابق دم لازم ہوگا۔

حنبلی مسلک (سعودی علماء) اور امام غزالیؒ کے مطابق اگر مجبوری میں ارکان آگے پیچھے ہوگئے تو دم لازم نہیں ہوگا (احیاء العلوم اردو جلد اول صفحہ ۴۰۸)

حنبلی مسلک کے مطابق اگر کسی وجہ سے سعی ۱۲/تاریخ کے غروب آفتاب تک جو کہ افضل وقت ہے نہ کر سکے تو ذی الحجّہ مہینے کے آخیر تک کر سکتے ہیں۔

۱۱/اور ۱۲/ذی الحجّہ

طوافِ زیارت میں آپ کو چاہے جتنا وقت لگ جائے مگر رات گزارنے آپ کو منیٰ ہی لوٹ کر آنا ہے۔مکّہ شریف میں اپنی قیام گاہ پر آپ رات نہیں گزار سکتے۔

● رات منیٰ میں گذاریں، پانچوں وقت نمازیں پڑھیں۔

- یہ ایّام تشریق کے دن ہیں، اس میں کثرت سے تکبیر کہنا مسنون ہے۔

- جمرات کو کنکریاں مارنا بھی اللہ کا ذکر کرنا ہے۔ زوال کے بعد کنکریاں مارنا افضل ہے۔مگر سہولت کے مطابق لوگوں کی بھیڑ کا خیال رکھ کر رمی جمار کے لئے جائیں۔ پہلے چھوٹے شیطان پھر درمیانی شیطان اور پھر بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں۔چھوٹے اور درمیانی شیطان پر رمی کے بعد نبی کریمؐ نے قبلہ رُخ ہوکر اتنی دیر تک دعائیں مانگی تھیں کہ کوئی اتنے وقت میں سورہ بقرہ (سوا دو پارہ) پڑھ سکتا ہے۔اسی سُنّت کے مطابق آپ بھی دعاؤں کا اہتمام کریں۔ بڑے شیطان پر رمی کے بعد دعائیں نہ مانگیں۔

- حج کی عبادت، ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے ہے۔ عام انسانوں کے علاوہ ہزاروں ولیوں اور سینکڑوں پیغمبروں نے حج کیا ہوگا۔ ہر ایک نے منیٰ میں قیام کیا ہوگا۔ اور ہر ایک نے مسجدِ خیف میں نماز پڑھی ہوگی۔منیٰ کے قیام میں وقت فارغ کر کے اس مبارک مسجد میں نماز پڑھ کر آپ بھی روحانی فیض حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

۱۳رذی الحجہ:

- جمعہ کے دن مسجدوں کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے۔مگر یہ خوشی عارضی ہوتی ہے۔ جہاں امام نے سلام پھیرا کہ لوگ دُم دبا کر ایسا بھاگتے ہیں کہ اگر کسی نے دیکھ لیا تو بڑی بدنامی ہوگی۔ چند منٹوں میں دروازے کے باہر تک لبالب بھری ہوئی مسجدیں آدھی سے زیادہ خالی ہوجاتی ہیں۔

- ایسا ہی معاملہ ۱۲رذی الحجہ کی شام کو منیٰ میں ہوگا۔وہ لوگ جو افضل اوقات میں ارکان صحیح طریقے سے کرنے کے لئے ٹوٹے پڑتے تھے،۱۲رتاریخ کی شام کو اپنا بوریا بستر لپیٹ کر منیٰ سے غائب ہوجائیں گے۔کیونکہ ۱۳رتاریخ کو منیٰ میں رُکنا واجب نہیں ہے۔''بس سُنّت ہی تو ہے۔''

- نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کو بار بار فرمایا کہ، ''لوگو! مجھ سے حج سیکھ لو، ہو سکتا ہے یہ میرا آخری حج ہو'' آپؐ نے خود ایسا طریقہ اُمّت کے سامنے پیش کیا جو آسان تھا۔مثال کے طور پر آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اگر قربانی کے جانور ساتھ نہیں ہیں تو عمرہ کے بعد احرام اُتار دیں اور حج تمتع کریں۔آپؐ نے نمازیں قصر کرکے پڑھیں۔آپؐ نے مزدلفہ کی رات آرام کیا۔آپؐ نے عورتوں اور کمزور لوگوں کو رات میں منیٰ جانے کی اجازت دی۔آپؐ نے حجرِ اسود کو دور سے ہی استلام کرنے کی اجازت دی وغیرہ وغیرہ۔

مگر جہاں تک منیٰ سے غیر حاضر رہنے کی بات ہے تو صرف حضرتِ عباسؓ نے آپؐ سے حاجیوں کو پانی پلانے کے لئے مسجدِ حرم میں رہنے کی اجازت مانگی تھی۔ اور میں نے ایک بھی ایسی روایت نہیں پڑھی جس میں سوا لاکھ اصحابِ کرام میں سے کسی نے ۱۲رتاریخ کی شام مکہ لوٹنے کی آپؐ سے اجازت مانگی ہو۔ نبی کریم ﷺ اور تقریباً سوا لاکھ صحابہ کرامؓ جنہوں نے آپؐ کے ساتھ حج کیا، ۱۳رتاریخ کو رمی جمار کے بعد ہی مکہ مکرمہ لوٹے۔

- اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا کہ اگر کوئی ۱۲رتاریخ کو مکہ لوٹ جائے تو کوئی گناہ نہیں۔تو یہ آسانی کا معاملہ اللہ کا کرم ہے۔مگر نبی کریمؐ کی سُنت ۱۳رتاریخ کو زوال کے بعد رمی جمار کے بعد مکہ مکرمہ لوٹنا ہے۔

- ۹رذی الحجہ سے ۱۳رذی الحجہ یہ ایام تشریق کہلاتے ہیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا، ''ایّامِ تشریق کھانے پینے اور اللہ کا ذکر و اذکار کرنے کے دن ہوتے ہیں۔'' (مسلم)۔تو ان دنوں میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر و عبادت کرنی چاہیے۔اس لئے اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو ۱۳رتاریخ کو منیٰ میں ہی رُکیں، عبادت میں دن گذاریں، زوال کے بعد رمی جمار کریں اور اس کے بعد مکہ مکرمہ روانہ ہوں۔

- اگر کوئی مجبوری ہو تو کوشش کریں کہ ۱۲رتاریخ کی شام سے پہلے منیٰ سے روانہ ہوجائیں۔کیونکہ شریعت کے مطابق اگر منیٰ میں سورج غروب ہوگیا تو تو آپ کو منیٰ میں رُکنا ضروری ہے۔مگر اب چونکہ رمی جمار میں زوال کے بعد شدید بھیڑ ہوتی ہے اور علماء نے صبح صادق تک رمی جمار کی صلاح دی ہے اور کہا ہے کہ انشاء اللہ یہ مکروہ نہیں ہوگا۔اس لئے اب اگر آپ صبح صادق تک بھی منیٰ سے نکل گئے تو انشاء اللہ گناہ نہ ہوگا۔

اِس طرح اللہ تعالیٰ کے کرم اور فضل سے آپ کے حج کے سارے ارکان پورے ہوئے۔ مکّہ مکرمہ میں صرف ایک ضروری اور واجب عمل آپ کا باقی رہا وہ ہے طوافِ وداع۔

طوافِ وداع :

حج کے بعد جب مکّہ مکرمہ سے وطن یا مدینہ جانا ہو تو رُخصتی کا طواف یا طوافِ وداع کیا جاتا ہے۔ یہ ہر باہر رہنے والے ''آفاقی'' پر واجب ہے۔

مکّہ مکرمہ یا میقات کی حدود میں رہنے والے اور صرف عمرہ کی نیت سے آنے والوں پر یہ واجب نہیں ہے۔

طوافِ وداع بھی اُسی طرح کیا جاتا ہے جیسے نفل طواف کرتے ہیں۔طواف کے بعد سعی نہیں ہے اور نہ طواف میں رمل ہے۔

طوافِ وداع کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس گھر کی بار بار زیارت کی توفیق دینے کی دعا کریں۔ اپنے، اپنے رشتہ داروں اور اُمتِ مسلمہ کی دونوں جہان میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اور آنسوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اپنے وطن واپسی کے سفر پر روانہ ہوں۔

طوافِ وداع کے بعد اگر کسی وجہ سے مکّہ شریف میں رُکنا ہوا تو آپ اور جتنی بار چاہیں طواف کر سکتے ہیں اور نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

عرفات کی دعائیں اور وظیفے

- نبی کریمؐ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
''دعاؤں میں سب سے بہتر یوم عرفہ کی دعا ہے اور میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے اس روز جو افضل ترین کلمات کہے وہ یہ ہیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَه. لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

ترجمہ: کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ساری بادشاہی ہے، اسی کے لئے ساری حمد ہے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

- ایک صحیح حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
اللہ کے ہاں محبوب ترین کلمات چار ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَر

- آپؐ نے فرمایا:
دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر بہت ہلکے ہیں، میزانِ اعمال میں بہت بھاری ہیں اور رحمٰن کو بہت محبوب ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْم

- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؐ نے فرمایا:
''کیا تم میں سے ہر ایک شخص اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمائے؟''

حاضرینِ مجلس میں سے ایک صحابیؓ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ہر ایک شخص ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟''

آپؐ نے فرمایا: سو بار سُبْحَانَ اللّٰه کہے تو اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور ایک ہزار گناہ اس سے معاف کردئے جائیں گے۔ (   )

مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات

مسجد نبوی ﷺ: مسجد نبویؐ کی دینی فضیلتیں تو ہیں ہی۔ دنیاوی لحاظ سے بھی اس کا ایک خاص مقام ہے۔ اس کی تفصیلات جان کر آپ کو حیرت ہوگی۔ یہ دنیا کا خوبصورت ترین محل ہے۔ اتنا قیمتی اور خوبصورت محل انسانی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں بنا ہے۔ اسے بنانے میں میں تقریباً ۳۶۰/ارب روپئے خرچ ہوئے ہیں۔ اسے ٹی۔وی کے ڈسکوری چینل نے دُنیا کی آٹھ عظیم عمارتوں میں سے ایک کہا ہے۔ اور گنیز بُک آف ورلڈ رکارڈ نے اسے دنیا کی سب سے خوبصورت عمارت تسلیم کیا ہے۔ اس کی خوبصورتی دیکھنے کے ساتھ سمجھنے سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ حج کی اس مختصر کتاب میں اس کی زیادہ تفصیلات بیان نہیں کی جاسکتیں۔ آپ اسے ''تعمیر مسجد نبویؐ'' ویڈیو C.D میں دیکھ لیجئے۔ یا پھر ''تاریخ مدینہ منورہ'' کتاب میں پڑھ لیجئے۔ یہ دونوں چیزیں آپ کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کسی بھی کتابوں کی دکان میں مل جائیں گی۔

اس مسجد سے متعلق صرف دو باتیں یہاں بیان کروں گا جس سے آپ اس کی تعمیر کے بارے میں کچھ اندازہ کرسکیں گے۔

۱) اگر آپ سرسری طور مسجد نبوی کا دروازہ دیکھیں گے تو آپ کو بہت خوبصورت لگے گا۔ لکڑی کا یہ دروازہ خالص سونے اور گولڈ پلیٹیڈ اسٹیل سے جوڑا گیا ہے۔ اس دروازے کو بنانے کے لئے افریقہ کے جنگلوں سے خاص لکڑی چُنی گئی۔ پھر اسے سیزنگ کے لیے جرمنی بھیجا گیا۔ پھر اسے کینیڈا کے ماہر کاریگروں نے بہترین ٹیکنالوجی سے بنایا ہے۔ ہر دروازہ کا وزن کئی ٹن ہے۔ اتنے وزن کے باوجود ایک آدمی آسانی سے اسے کھول یا بند کرسکتا ہے۔

۲) اس مسجد کی ٹائلس بہت خوب صورت ہیں۔ آپ سوچ رہے ہونگے کہ یہ بہترین ٹائلس دنیا کی سب سے بہترین ٹائلس بنانے والی کمپنیوں سے خریدے گئے ہونگے۔ نہیں، بلکہ اس مسجد کے لئے سب سے پہلے دنیا کی سب سے بڑی اور اعلیٰ ٹیکنک والی ٹائلس بنانے کی فیکٹری قائم کی گئی۔ پھر اس میں ٹائلس بنا کر استعمال کئے گئے۔ اس طرح اس مسجد میں استعمال ہونے والا ہر پرزہ اور ہر چیز اپنی مثال آپ ہے۔ آپ اسے دماغ سے سمجھ کر اپنی آنکھوں میں بسا لیں۔ تصورات کی دنیا میں اپنے محبوب ﷺ کے اس محل میں جب آپ قدم رکھیں گے، تو آپ اپنے آپ کو جنت میں محسوس کریں گے۔

مسجد قباء: جب نبی کریمؐ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ پہنچے تو سب سے پہلے آپ نے اسی مسجد کی بنیاد رکھی اور خود اس کی تعمیر میں شریک ہوئے۔ درحقیقت یہی وہ پہلی مسجد تھی جس میں آپؐ نے اپنے صحابہؓ کو علانیہ باجماعت نماز پڑھائی۔ مسجدِ قباء میں نماز پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص گھر سے نکل کر اس مسجد قباء میں آئے اور یہاں دو رکعتیں پڑھے، اسے ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔

مسجدِ اجابۃ: اس مسجد میں نبی کریم ﷺ نے تین دعائیں فرمائی تھیں۔ ان میں سے دو دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیں، لیکن ایک دعاء کہ میری امّت میں آپسی اختلاف نہ ہو، اس دعاء کو قبول نہ فرمایا۔

مسجدِ جمعہ: اسے ''مسجد جمعہ'' اس لئے کہا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب قباء بستی میں چند دن ٹھہر کر مدینہ منورہ کی طرف چلے تو اسی مقام پر آپ نے سب سے پہلا جمعہ پڑھایا۔ صحابہ کرامؓ نے اس جگہ مسجد بنادی۔

مسجدِ قبلتین: نبی کریم ﷺ، بنی سلمہ کے علاقے میں اپنے صحابہؓ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے ابھی دو رکعتیں ہی پڑھی تھیں کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آگیا۔ آپ نماز ہی میں کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس مسجد میں ایک نماز دو قبلوں کی طرف منہ کرکے پڑھی گئی تھی۔ اس لئے اسے مسجدِ قبلتین کہا جاتا ہے۔

مسجد بنی حارثہ (مسجد مُستراح): نبی کریم ﷺ، غزوۂ احد سے واپسی کے وقت آرام کرنے کے لیے اس جگہ کچھ دیر ٹھہرے تھے۔ اس لئے اسے مسجد مُستراح کہا جاتا ہے۔ یہ مسجد نبی کریمؐ کے دورِ مبارک میں ہی تعمیر کردی گئی تھی۔

مسجد فتح: مسجد فتح، مدینہ منورہ کی شمال میں ایک پہاڑ ''سلع'' میں واقع ہے۔ اس کو مسجد فتح اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق کے دوران اس جگہ نصرت و فتح کی وحی نبی کریم ﷺ پر نازل کی تھی۔ اور نبی کریمؐ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت و فتح کی وحی پر خوش ہو جاؤ۔''

مسجدِ غمامہ: یہ مسجد، مسجد نبویؐ کے جنوب مغرب میں بابِ سلام سے نصف کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ اس میدان میں ہے جسے رسول اللہ نے نمازِ عید کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ ایک روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے نجاشیؓ کی غائبانہ نمازِ جنازہ بھی اس جگہ پڑھائی تھی۔ اسے مسجد غمامہ اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ نماز کے دوران ایک بادل نے آپ کو دھوپ سے سایہ کیے رکھا تھا۔

جبلِ احد: احد پہاڑ ایک بڑا پہاڑ ہے۔ جو مدینہ منورہ کی شمال کی جانب اور مسجد نبویؐ سے ساڑھے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ حرم کی حدود کے اندر ہے۔ اس کی لمبائی چھ کلومیٹر اور رنگ سُرخی مائل ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اس کی فضیلت کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''یہ ایک ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

احد پہاڑ ہی کے پاس غزوۂ احد ہوا تھا۔ جس میں نبی کریم ﷺ کے چچا سیّدنا حمزہؓ اور دوسرے مسلمان شہید ہوئے تھے۔ آپ کا رباعی دانت ٹوٹ گیا تھا۔ آپ کا چہرۂ انور زخمی ہوا تھا اور آپ کے ہونٹ مبارک پر بھی زخم آئے تھے۔ اس پہاڑ کے دامن میں شہدائے احد کی قبریں ہیں۔

جنت البقیع: یہ مسجد نبویؐ سے بالکل قریب ایک قبرستان ہے۔ جس میں تقریباً دس ہزار صحابہؓ مدفون ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی اولادِ اطہارؓ اور ازواج مطہراتؓ بھی یہیں مدفون ہیں۔

مدینہ منورہ کے کئی بازار، محلے اور باغوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان مقامات کے کچھ آثار اب بھی باقی ہیں۔ جن کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔ مدینہ منورہ میں جب آپ زیارت کے لئے نکلیں تو اپنے گائیڈ کو ان مقامات کی سیر کرانے کی ضرور اصرار کریں۔

۱) **خاکِ شفاء:** اس مٹی سے حضور ﷺ نے علاج کا طریقہ بتایا تھا۔

۲) **قبیلہ بنی نجر کے مکانات:** یہ حضور کی والدہ کا قبیلہ تھا۔

۳) **باغِ ثمون:** یہ اس یہودی کا باغ ہے جس میں حضرت علیؓ کام کرتے تھے۔

۴) **باغِ سلمان فارسی:** اس باغ کو حضور ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کو غلامی سے آزاد کرانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا۔

۵) **بیر خاتم:** اس کنویں میں حضور ﷺ کی انگوٹھی حضرت عثمانؓ کی انگلی سے نکل کر کنویں میں گر گئی تھی۔ اور بہت تلاش کے بعد بھی نہ مل سکی۔

۶) **بیر عثمان:** اس کنویں کو حضرت عثمانؓ نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔

۷) **قبیلہ بنو سلمہ قبرستان:** اس قبرستان میں حضرت جبریلؑ نے خدا کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر کے حضور ﷺ کے سامنے گفتگو کی تھی۔

مسجد سبق، قبیلہ سلمہ، مسجد بخاری، قبیلہ بنو جعفر، قبیلہ اُبر، جبل رایا، ان تاریخی مقامات کے بارے میں گائیڈ سے دریافت کریں۔

روضہ مبارک کی تفصیل

(۱) ۸۷ھ تک مسجد نبوی کے مشرقی جانب ازواج مطہرات کے حجرات شریفہ موجود تھے۔ اور حضورؐ کی قبر مبارک مسجد کے باہر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ میں تھی۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ۸۷ھ میں سارے حجرات خرید کر مسجد میں شامل کر لینے کا فیصلہ کیا۔ کیوں کہ اُس وقت تک ساری ازواجِ مطہرات فوت ہو چکی تھیں اور مسجد میں جگہ کی سخت قلت تھی۔

مسجد کی توسیع کے وقت حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ کو چھوڑ کر سارے حجرے مسجد میں شامل کر لیے گئے۔ اُس وقت حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرے کی دیواریں کچی اور چھت لکڑی کی تھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حجرے کے اطراف بغیر کھڑکی، دروازے کی اُونچی مضبوط دیوار تعمیر کر دی۔ حجرہ چوکور تھا مگر باہری دیواریں پانچ کونوں کی بنائی گئیں تا کہ اِس کی مماثلت کعبہ شریف سے نہ ہو۔ اگلے چھ سو سال تک مسجد کی چھت اور حجرہ کی اوپر کی چھت ایک ہی تھی کوئی گنبد نہ تھا، صرف نشان کے طور پر روضۂ مبارک کے اُوپر مسجد کی چھت کو تھوڑا اونچا کر دیا گیا تھا تا کہ کوئی غلطی سے روضۂ مبارک کے اوپر والی چھت پر نہ چلا جائے۔

(۲) ۸۷۸ھ میں سلطان قاتیبائی کے دور میں دیواریں کمزور ہو جانے کی وجہ سے ان کی پھر تعمیر کی گئی۔ چونکہ عیسائی اور یہودی طرح طرح کہ سازشیں کیا کرتے تھے۔ اِس لئے سلطان نے حجرے کی دیواروں کو بھی مضبوط پتھر کا بنا دیا۔ سیدھی (Flat) چھت چونکہ کمزور ہوتی ہے اور بار بار مرمت کرنا پڑتی ہے۔ اور مرمت کے وقت مزدوروں کو روضۂ مبارک کے اوپر چھت پر بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ جو احترام کے خلاف ہے۔ اِس لئے سلطان نے چھت کو بھی مضبوط گنبد کی طرح بنانے کا حکم دیا۔ اِن دیواروں اور گنبد میں کوئی کھڑکی یا دروازہ نہیں ہے۔ صرف اوپر کے حصّہ میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہے جس سے روضۂ مبارک آسانی سے نظر آتا ہے۔

۸۷۸ھ میں دیواروں کی تجدید کے وقت علامہ سمہودی کو حضورؐ کی قبر مبارک کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ وہ لکھتے ہیں کہ تینوں قبریں کچی ہیں۔ زمین کے برابر ہیں یا صرف تھوڑی سی اُبھری ہوئی ہیں۔ قبور کے اطراف کوئی پتھر یا اینٹ وغیرہ نہیں لگی ہوئی نہیں ہیں۔ دیواروں اور گنبد کی تعمیر کے بعد پھر کسی کو یہ سعادت حاصل نہیں ہوئی کیوں کہ یہ عمارت آج بھی ویسی ہی ہے۔

(۳) روضہ شریف کے اوپر مسجد کی چھت پر پہلی بار گنبد شاہ منصور قلاوون صالحی نے ساتویں صدی کے آخر میں بنوایا تھا۔ یہ لکڑی کا تھا اور اوپر سے سیسہ (Lead) کے پترے چڑھے ہوئے تھے۔ سیسہ چونکہ سلیٹی ہوتا ہے اِس لئے گنبد کا رنگ بھی سلیٹی تھا۔

۸۸ھ میں مسجد میں آگ لگ گئی تھی جس سے اِس گنبد کو نقصان پہنچا اِس لئے سلطان قاتیبائی نے اِسے دوبارہ مضبوط اینٹوں اور پتھروں سے تعمیر کروایا۔ اگلے ساڑھے تین سو سال تک یہ گنبد اِسی طرح رہا۔ اس وقت گنبد سفید یا سلیٹی رنگ سے رنگا جاتا تھا۔

۱۲۳۴ھ میں سلطان محمود عثمانی نے اسے پھر سے تعمیر کروایا، اور ہرے رنگ سے رنگا۔ یعنی گنبد خضرہ تعمیر ہوئے تقریباً دو سو سال ہو چکے ہیں۔ اِس گنبد میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہے جو کہ نیچے بنے حجرہ کے گنبد کے ٹھیک اوپر ہے۔ یہ سوراخ قبلہ کی طرف ہے۔ جب سورج ٹھیک اوپر ہوتا ہے سورج کی روشنی روضۂ مبارک پر پڑتی ہے۔ بارش کے دنوں میں بارش کا پانی بھی روضۂ مبارک پر ٹپکتا ہے۔

(۴) ۶۶۸ھ میں پہلی بار سلطان رکن الدین بیبرس نے حجرہ کے اطراف پانچ کونوں والے کمرہ کے اطراف لکڑی کی جالی لگوائی تھی جو کہ دس سے بارہ فٹ اونچی تھی ۶۹۴ھ میں شاہ زین الدین قتبغا نے اِس جالی کو اُونچا کر کے مسجد کی چھت تک کر دیا۔ پھر ۸۸۶ھ میں سلطان قایتبائی نے اِن جالیوں کو لوہے اور پیتل سے بدل دیا۔ اب قبلہ کی طرف کی جالی پیتل کی ہے اور باقی تینوں طرف لوہے کی جالیاں ہیں جن پر سبز رنگ چڑھا ہوا ہے۔

اِن جالیوں میں چار دروازے ہیں۔ ایک قبلہ کی طرف باب التوبہ، دوسرا مغرب کی طرف باب الوفود، تیسرا مشرق کی طرف باب فاطمہ اور چوتھا شمال کی طرف باب التہجد۔ اِن دروازوں سے داخل ہو کر بھی پانچ کونوں والے اِحاطے کے باہر تک ہی پہنچا جا سکتا ہے۔ روضۂ مبارک کو دیکھنا یا اس تک پہنچنا کسی کے لئے بھی ممکن نہیں ہے۔

(۵) ۱۱۶۲ء میں دو عیسائیوں نے سُرنگ لگا کر حضورؐ کے روضۂ مبارک تک پہنچنے کی کوشش کی تھی۔ نورالدین زنگی نے اُنہیں پکڑ کر قتل کیا اور روضۂ مبارک کے چاروں طرف پانی کی سطح تک مضبوط سیسہ اور پتھر کی دیوار بنا دی، جو آج تک موجود ہے۔

(۶) حضورؐ کے روضۂ مبارک اور مسجد کا نقشہ زبانی بیان کیا جائے تو وہ اِس طرح ہے۔ کہ آپؐ کی قبر مبارک کچّی ہے۔ قبر زمین سے کچھ ہی اونچی ہے۔ اُس کے باہر پتھر کا بنا ہوا چوکور کمرہ ہے۔ جس پر ایک چھوٹا گنبد ہے۔ اُس کے باہر پانچ کونوں کی دیوار کا احاطہ ہے۔ جو مضبوط ہے اور پتھروں سے بنا ہے۔ پہلے اِس پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ جو کہ آج بھی اُس پر پڑا ہوا ہے۔ اس احاطے کے باہر لوہے اور پیتل کی جالی کا احاطہ ہے۔ ہم اور آپ اسی جالی کے سامنے جا کر اپنا درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ اِن ساری عمارتوں کو گھیرے ہوئے مسجد کی عمارت ہے اور مسجد کی چھت پر ٹھیک روضۂ مبارک کے اوپر ہرا گنبد ہے۔ روضہ مبارک کے اطراف کے کمرے اور دیواروں میں کوئی کھڑکی یا دروازہ نہیں ہے۔ اوپر کے دونوں گنبدوں میں صرف ایک چھوٹا سا سوراخ ہے۔ جو کہ ایک سیدھ میں ہے روضہ مبارک سے آسمان نظر آتا ہے۔ اس سوراخ سے سورج کی روشنی قبر مبارک پر پڑتی ہے۔

ریاض الجنّۃ، منبر اور ستون کا بیان

(۱) ریاض الجنّۃ :

حضرت ابوہُریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا؛ ''میرے گھر اور منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔ اور میرا منبر قیامت کے دن حوض (کوثر) پر ہوگا۔
(بخاری شریف)

پہلے ریاض الجنّۃ کی لمبائی اور چوڑائی 26.5 x 15 میٹر تھی۔ مگر اب چونکہ کچھ حصّہ جالیوں کے اندر چلا گیا ہے اِس لئے یہ اب 22 x 15 میٹر بچا ہے۔

(۲) منبر شریف :

شروع شروع میں حضورؐ زمین پر کھڑے ہو کر ایک کھجور کے درخت کے تنہ کا سہارا لے کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ مگر چونکہ دیر تک کھڑا رہنا تکلیف دہ تھا اس لئے صحابۂ کرامؓ نے تین سیڑھیوں کا ایک منبر بنا دیا۔ آپؐ تیسری سیڑھی پر بیٹھتے اور دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھ کر خطبہ دیا کرتے تھے۔

یہ منبر لکڑی کا تھا جب بوسیدہ ہو گیا تو حضرت امیر معاویہؓ نے اِسے نو سیڑھیوں والا بنا دیا۔ اُس کے بعد یہ کئی بار بدلا گیا۔ اب جو منبر مسجد نبوی میں ہے وہ ۹۹۸ھ میں سلطان مراد سوم عثمانی کا بھیجا ہوا ہے۔ اور بارہ سیڑھیوں کا ہے۔ سعودی حکومت نے اِس پر سونے کی پالش وغیرہ کر کے اور خوبصورت بنا دیا ہے۔

منبر کئی بار بدلے گئے مگر جگہ آج تک وہی رہی جو حضورؐ کے وقت میں تھی۔

نسائی میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کی رسول اکرمؐ نے فرمایا ''میرے منبر کے پائے بہشت کی سیڑھی ہوں گی!''

(۳) محراب نبوی :

جس جگہ آپؐ نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپؐ

کے سجدہ کی جگہ دیوار بنادی تا کہ آپؐ کے سجدہ کی جگہ کسی کے قدم نہ پڑیں۔ چاروں خلفاءراشدین کے زمانے میں کوئی محراب وغیرہ نہیں تھی۔ ۹۱ھ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دور میں اِس دیوار کو ایک محراب کی شکل دے دی۔ جو کہ آج تک قائم ہے۔اب جو کوئی اِس محراب کے سامنے نماز پڑھے گا تو آپؐ کے قدم مبارک کی جگہ پر سجدہ کریگا۔

اِس محراب کے پیچھے محراب کی دیوار میں ہی ایک ستون ہے جسے ستون حنانہ بھی کہا جاتا ہے۔ اِس جگہ پہلے ایک کھجور کا تنہ تھا حضورؐ اِسی جگہ کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے اور نفل نماز پڑھا کرتے تھے۔

آج کل جس محراب یا مصلے پر امام کھڑے ہوکر نماز پڑھاتے ہیں یہ محراب عثمانی ہے کیوں کہ یہ حضرت عثمان ذوالنورینؓ نے بنوایا تھا۔حضرت عمر فاروقؓ کو محراب نبوی پر ہی خنجر سے حملہ کر کے شہید کیا گیا تھا۔ جب مسجد کی توسیع ہوئی تو حضرت عثمانؓ نے قبلہ کی طرف مسجد کی توسیع کر کے نیا مصلّٰی یا محراب بنایا اور اگلی صفوں کو جالی سے گھیر دیا تا کہ اُسی طرح نماز کے دوران اُن پر بھی حملہ نہ ہو۔اب وہ جالیاں تو نہیں ہیں۔مگر محراب وہیں ہے۔

(۴) ستون عائشہ :

حضورؐ نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ اگر لوگوں کو اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہاں نماز کی ادائیگی کیلئے آپس میں قرعہ اندازی کریں۔ چونکہ حضرت عائشہؓ نے اِس جگہ کی نشان دہی کی تھی اِس لئے اِسے ستون عائشہؓ کہا جاتا ہے۔

(۵) ستون ابولبابہ :

غزوہ خندق کے بعد حضرت ابولبابہ سے غیر شعوری طور پر ایک غلطی ہوگئی تھی۔جس کے لئے وہ بہت نادم ہوئے اور توبہ استغفار کیا اور اپنے آپ کو اِس ستون سے باندھ لیا اور یہ عہد کیا کہ جب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول نہ کریں گے میں اِس ستون سے بندھا رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی تب اُنہوں نے اپنے آپ کو آزاد کرایا۔اِس ستون کو اِس لئے اُن کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہاں آپؐ نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(۶) ستون سریر :

اِس جگہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے لئے حضورؐ کا بستر بچھایا جاتا تھا۔آپؐ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے بھی یہیں اعتکاف کیا اور امام مالکؒ مسجد میں اِسی جگہ بیٹھا کرتے تھے۔

۷) ستون حرس

اِس ستون کے پاس وہ صحابہ بیٹھتے تھے جو آپؐ کی حفاظت پر مامور ہوتے تھے۔

(۸) ستون وفود :

جب عرب کے وفود حاضرِ خدمت ہوتے تو آپؐ اُن سے اِسی جگہ ملاقات فرمایا کرتے۔

ستون سریر، ستون حرس اور ستونِ وفود اب آدھے جالی کے اندر ہوگئے ہیں۔

صحابہ کرامؓ نمازوں کے لئے ستونوں کی طرف جلدی پہنچتے کیوں کہ ستون نمازیوں کے لئے سترہ (آڑ) کا کام بھی دیتا ہے۔حضرت بخاریؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے دیکھا کہ بڑے بڑے صحابہؓ مغرب کے وقت مسجد کی ستونوں کی طرف دوڑ پڑتے۔صحابہ کرامؓ نے ستونوں کے پاس نماز پڑھی ہے اِس لئے اُن کے پاس نماز پڑھنا مستحب ہے۔

۹) ستونِ تہجد:

یہ وہ ستون ہے جہاں نبی کریم ﷺ نمازِ تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۰) ستونِ جبرئیلؑ:

یہ وہ مقام ہے جہاں نبی کریم ﷺ کی حضرتِ جبرئیلؑ سے ملاقات ہوتی تھی۔وصال سے پہلے والے رمضان میں نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیل کے ساتھ قرآن شریف کا دَور اسی جگہ فرمایا تھا۔ یہ دونوں ستون بالکل روضہ مُبارکہ کے اندر آ گئے ہیں۔اس لئے باہر سے نظر نہیں آتے۔گنبدِ خضراء ان ہی پر قائم کیا گیا ہے۔

۱۱) اصحابِ صُفہ :

صفّہ سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے۔قدیم مسجد نبوی ﷺ کے شمال میں مشرقی کنارے پر مسجد سے ملا ہوا ایک چبوترہ تھا۔ یہ جگہ اس وقت بابِ جبرئیل سے اندر داخل ہوتے وقت مقصورہ شریف کے شمال میں محراب تہجّد کے بالکل سامنے ۲رفٹ اونچے کٹہرے میں گِھری ہوئی ہے۔اس کی لمبائی چوڑائی ۴۰×۴۰ فٹ ہے۔اس کے سامنے خدام بیٹھے رہتے ہیں اور یہاں لوگ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں۔



دعاؤں کا بیان

- حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی شخص دعا مانگے تو یوں نہ کہے: اے اللہ! مجھے بخش دے اگر تو چاہے، مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے، مجھے رزق عطا کر اگر تو چاہے، بلکہ پورے یقین واعتماد کے ساتھ مانگے (شک وشبہ کا کلمہ مثلاً اگر تو چاہے وغیرہ استعمال نہ کرے) کیونکہ اللہ تعالیٰ وہی کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔اس پر کوئی زور زبردستی کرنے والا نہیں۔‘‘ (بخاری)

- حضرت نعمان بن بشیرؓ راوی ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’دعا عبادت ہے۔‘‘ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی (وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ) اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ: مجھ سے مانگو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔‘‘ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

- حضرت سلمان فارسیؓ راوی ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’تقدیر کو دعا کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بدلتی اور عمر کو نیکی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بڑھاتی۔‘‘ (ترمذی)

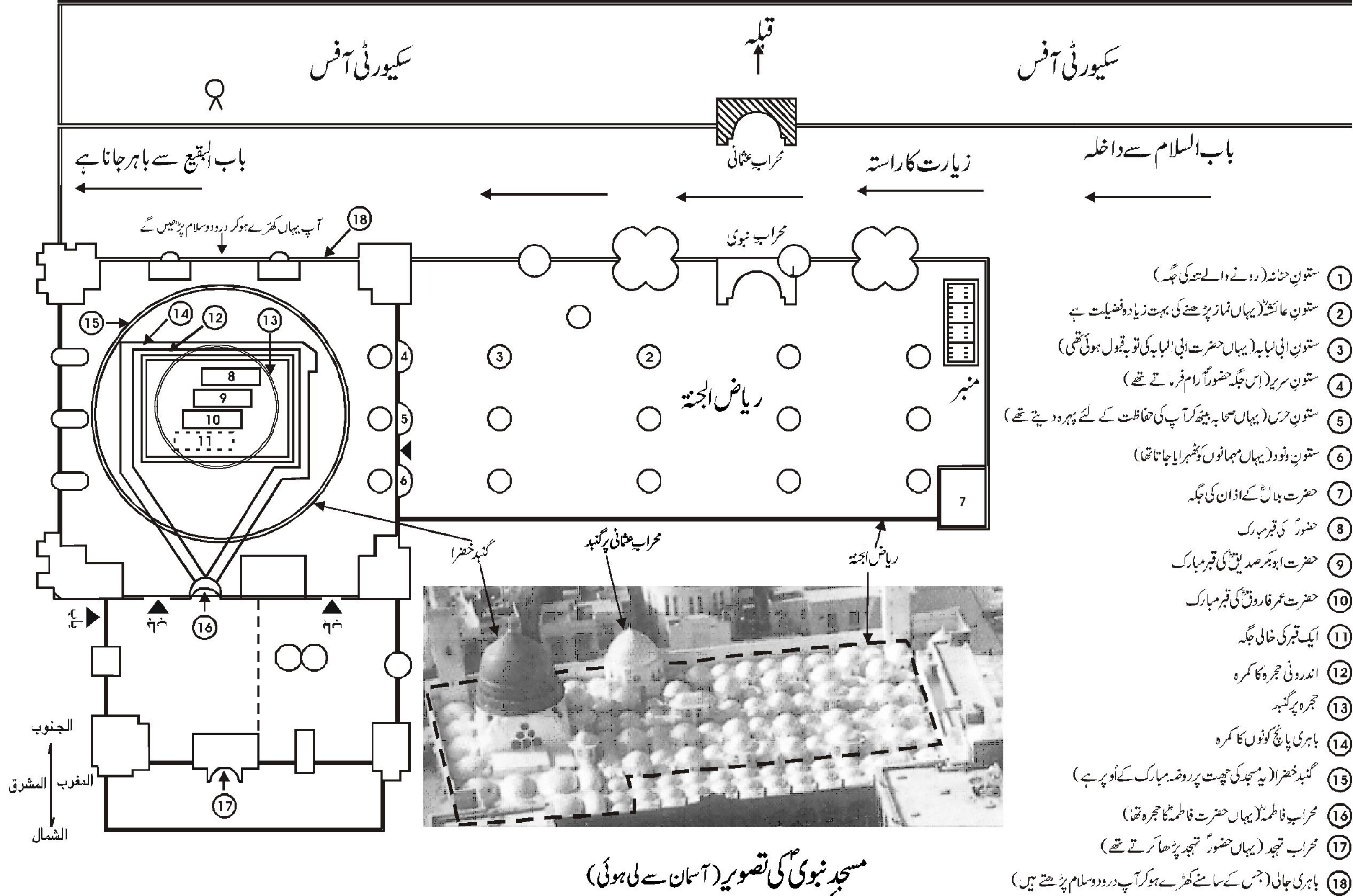
- حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جو شخص چاہتا ہے کہ تنگی اور سختی کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے، وہ وسعت وفراخی کے زمانے میں بہت دعا کرتا رہے۔‘‘ (ترمذی)

- حضرت عمر بن خطابؓ راوی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریمؐ سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی تو آپؐ نے مجھے اجازت عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: ’’اے میرے چھوٹے بھائی، اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک کر لینا اور دعا کے وقت ہمیں نہ بھولنا۔‘‘ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ اگر اس کے بدلہ میں مجھے تمام دنیا بھی دے دی جائے تو مجھے خوشی نہ ہوگی۔ (ابوداؤد)

- حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ایک تو باپ کی دعا، دوسری مسافر کی دعا اور تیسری مظلوم کی دعا۔‘‘ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

- حضرت انسؓ راوی ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’تم میں سے ہر شخص کو اپنی تمام حاجتیں اپنے پروردگار سے مانگنی چاہئیں۔ یہاں تک کہ اگر اس کے جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اسے بھی خدا سے مانگے۔‘‘ (ترمذی)

حجرۂ عائشہؓ اور ریاض الجنۃ کا نقشہ



مسجدِ نبویؐ کی تصویر (آسمان سے لی ہوئی)

1. ستونِ حنانہ (رونے والے تنہ کی جگہ)
2. ستونِ عائشہؓ (یہاں نماز پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے
3. ستونِ ابی لبابہ (یہاں حضرت ابی البابہ کی توبہ قبول ہوئی تھی)
4. ستونِ سریر (اِس جگہ حضورؐ آرام فرماتے تھے)
5. ستونِ حرس (یہاں صحابہ بیٹھ کر آپ کی حفاظت کے لئے پہرہ دیتے تھے)
6. ستونِ وفود (یہاں مہمانوں کو ٹھہرایا جاتا تھا)
7. حضرت بلالؓ کے اذان کی جگہ
8. حضورؐ کی قبر مبارک
9. حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قبر مبارک
10. حضرت عمر فاروقؓ کی قبر مبارک
11. ایک قبر کی خالی جگہ
12. اندرونی حجرہ کا کمرہ
13. حجرہ پر گنبد
14. باہری پانچ کونوں کا کمرہ
15. گنبد خضرا (یہ مسجد کی چھت پر روضہ مبارک کے اُوپر ہے)
16. محرابِ فاطمہؓ (یہاں حضرت فاطمہؓ کا حجرہ تھا)
17. محراب تہجد (یہاں حضورؐ تہجد پڑھا کرتے تھے)
18. باہری جالی (جس کے سامنے کھڑے ہوکر آپ درود وسلام پڑھتے ہیں)

مدینہ منورہ کا سفر

- نبی کریم کا ارشاد ہے کہ جس نے بھی میری مسجد (مسجدِ نبویؐ) میں چالیس وقت کی نمازیں باجماعت ادا کیں اور کوئی نماز قضاء نہ کی تو وہ نفاق اور جہنم کے عذاب سے نجات پائے گا۔

- مسجدِ نبویؐ میں چالیس وقت باجماعت نماز پڑھنے کی اتنی بڑی فضیلت ہے اس لئے آپ کا مدینہ کا قیام کم از کم ۹ دن کا ہوگا۔ تاکہ ۸ دن آپ پانچوں وقت کی نماز باجماعت ادا کرسکیں۔

- اگر آپ کی فلائٹ حج کے ایّام سے بہت پہلے ہے تو پہلے آپ مدینہ منورہ جائیں گے۔ پھر وہاں چالیس وقت کی نماز پڑھ کر مکہ مکرمہ کا سفر کریں گے۔

- اگر مکہ مکرمہ سے پہلے مدینہ منورہ کا قیام ہو تو سفر سے پہلے احرام پہننے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ مدینہ منورہ کے قیام کے بعد میں آپ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لئے سفر کریں گے تب آپ کو احرام پہننا ہوگا۔

- مدینہ منورہ میں رہائش کے لئے سب کے درجے ایک جیسے ہیں۔ مکہ مکرمہ کی طرح پہلا، دوسرا اور تیسرا درجہ وغیرہ نہیں ہے۔

- مدینہ منورہ میں سردی کا موسم مکہ مکرمہ سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔ اس لئے اگر آپ کا مدینہ منورہ کا قیام سردیوں کے موسم میں ہے تو گرم کپڑے ضرور ساتھ لے جائیں۔

- مکہ مکرمہ کی بہ نسبت مدینہ منورہ systematic اور پُرسکون شہر ہے۔ شہری شریف اور ایمان دار ہیں۔ اگر آپ حسّاس طبیعت کے مالک ہیں تو مدینہ منورہ میں آپ کو ہمیشہ رحمت و سکینت کا احساس ہوگا۔

- مدینہ منورہ بھی مکہ مکرمہ کی طرح حرم شریف ہے۔ یہاں پر بھی جانوروں کا مارنا، ڈرانا، جھاڑیوں کو یا گھاس توڑنا، جھگڑا کرنا، راستے پر پڑی چیزیں اُٹھانا وغیرہ حرام ہیں۔

- حدیث شریف کے مطابق دنیا میں صرف تین مقامات کی زیارت کے لئے سفر کیا جاسکتا ہے۔ (۱) مسجدِ حرام (مکہ مکرمہ) (۲) مسجدِ نبویؐ (۳) مسجدِ اقصیٰ۔ تو جب آپ سفر کریں تو نیت مسجدِ نبویؐ میں نماز پڑھنے کی کریں۔

- ایک حدیث کے مطابق مسجدِ نبوی کی ایک نماز کا ثواب دوسری مسجدوں سے پچاس ہزار گناہ زیادہ ہے۔

حاضری کے آداب:

- اللہ تعالیٰ کا قرآن شریف میں حکم ہے کہ ''اے ایمان والو! اپنی آواز نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ نبیؐ کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو، جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے نیک اعمال سب برباد ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو'' (سورۃ الحجرات ۲۰)

- مسجدِ نبوی کی حاضری کسی بھی شہنشاہ کے دربار میں حاضری سے بڑھ کر ہے۔ ایک بادشاہ کے دربار میں بے ادبی سے صرف جان کا خطرہ رہتا ہے۔ اور نبیؐ کے دربار میں بے ادبی سے آخرت کی بربادی کا خطرہ رہتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو نبیؐ کی عظمت کو سمجھتے تھے، انہوں نے نبیؐ کی تعظیم کی وہ مثالیں قائم کی ہیں کہ تاریخ میں اور کہیں ایسی مثالیں نہیں ملتیں۔ ان کی تعظیم کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت عمرؓ بن عاص ایمان لانے کے پہلے نبیؐ کریم ﷺ اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔ نجاشی کے دربار میں آپ ہی مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے گئے تھے۔ آپؓ سخت جنگجو اور انتہائی ذہین تھے۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں آپؓ ہی نے مصر فتح کیا تھا۔ آپؓ کہتے ہیں کہ ایمان لانے کے بعد میں نے کبھی نظر بھر کر حضورؐ کے چہرۂ انور کو نہیں دیکھا۔ نبی کریم کے دربار میں ادب سے ہمیشہ سر جھکائے رکھتا۔

- حضرت امام بخاریؒ کی حدیث کی کتاب قرآن شریف کے بعد سب سے زیادہ معتبر مانی جاتی ہے۔ حضرت امام بخاریؒ اور ہزاروں اللہ والوں نے مدینہ شریف کی مقدس زمین پر احترام کی وجہ سے نہ کبھی جوتے پہنے اور نہ کبھی سواری پر سوار ہوئے۔

- ترکی کے حکمراں جن سے یورپ اور ایشیاء کے ممالک کانپتے تھے، جب مسجدِ نبوی بنانے کا ارادہ کیا تو پہلے حافظ مرد اور حافظ عورتوں کو چُنا۔ پھر ان کا نکاح کیا۔ پھر ان سے جو اولاد ہوئی انہیں بھی حکومت کی سرپرستی میں حافظ بنایا اور ساتھ ساتھ عمارت بنانے ہُنر سکھایا اور ماہر کاریگر بنایا۔ پھر ان ماہر کاریگروں نے دلی احترام کے ساتھ درود و سلام اور قرآنی آیات کا ورد کرتے ہوئے مسجدِ نبوی کی عمارت کو تعمیر کیا۔ پتھر تراشنے کا کام شہر سے باہر کرتے اور جب کبھی کسی پتھر کو مزید تراشنے کی نوبت آتی تو پھر اسے مدینہ منورہ سے بارہ میل دور لے جاکر تراشا جاتا ہے کہ نبی کریمؐ کو آواز سے تکلیف نہ ہو۔

- مسجدِ نبویؐ ایئر کنڈیشنڈ ہے۔ مگر آج بھی اس کی ایئر کنڈیشننگ مشین مسجد میں نہیں ہے بلکہ مسجدِ نبویؐ سے سات کلومیٹر دور ہے۔ اور وہ مشینیں اتنی دور سے مسجد کو پائپ لائن کے ذریعے ٹھنڈا کرتی ہیں۔

- ایک بار ایک بزرگ نے مدینہ کے قیام کے وقت مدینہ کے دہی کی شکایت کی کہ بہت کھٹّی ہوتی ہے۔ رات کو ایک بزرگ ہستی نے ان کو تنبیہہ کیا کہ اگر آپ کو یہاں کی دہی پسند نہیں ہے تو مدینہ سے نکل جاؤ۔

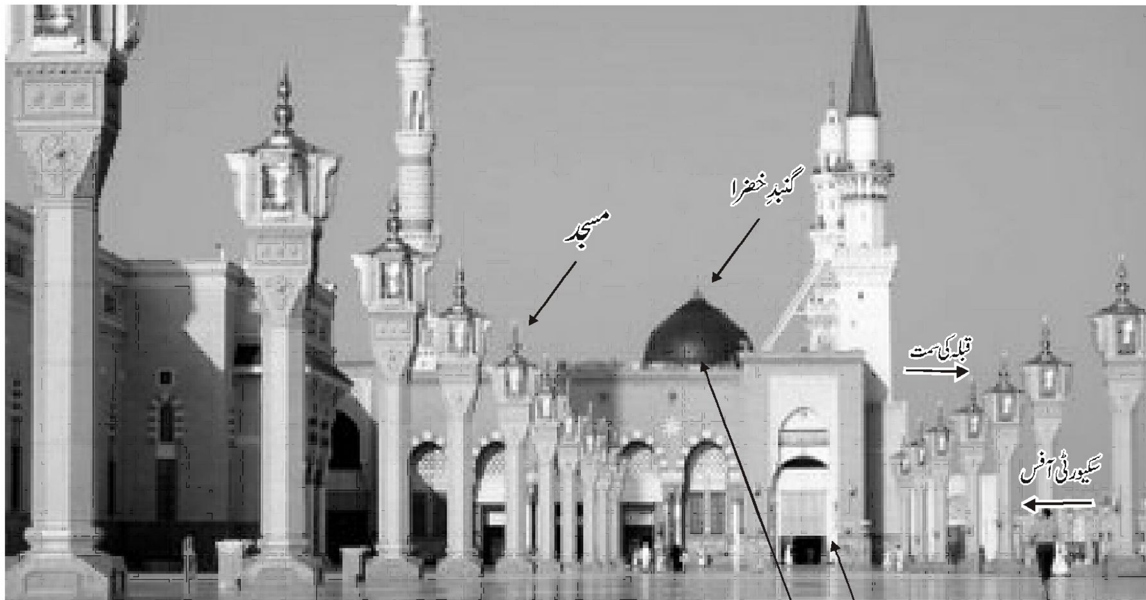
- ایک بار میں مسجدِ نبویؐ میں جماعت سے بہت پہلے پہنچ گیا۔ نمازی کم تھے اس لئے میں پلتھی مار کر بیٹھ گیا۔ جماعت کا وقت قریب آیا تو مسجد بھر گئی۔ ایک ہندوستانی بھائی مجھے ہندوستانی پہچان کر کر میرے قریب آئے اور درخواست کی کہ اگر میں دو زانوں بیٹھ جاؤں تو ان کے بیٹھنے کی جگہ نکل آئے گی۔ دو زانوں زیادہ دیر بیٹھنا آسان نہیں ہے۔ اس لئے میں نے انکار کیا اور وہ چلے گئے۔ مگر اس کے بعد بغیر کسی وجہ کے مجھے بہت غصہ آیا اور دل بار بار چاہتا تھا کہ میں مسجد سے نکل جاؤں اور کہیں دور جاکر سکون سے نماز پڑھوں۔

ایک عرصہ بعد جب میں اس واقعہ کو سوچتا ہوں تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ نبی کریمؐ کے مہمان کو انکار کرنے پر مجھ پر لعنت ہورہی تھی اور میں خود مسجد سے نکالا جارہا تھا۔ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف کرے۔

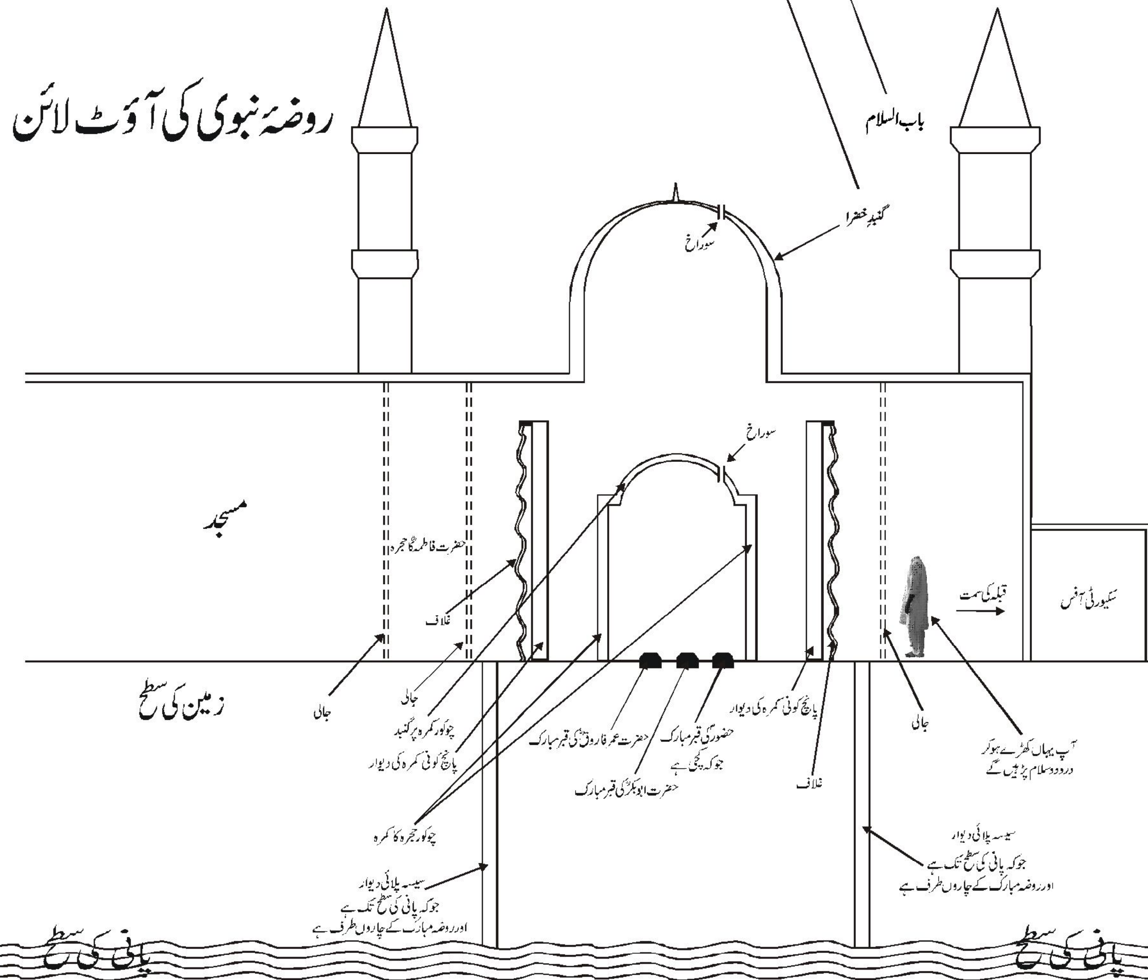
مسجدِ حرام اور مسجدِ نبویؐ دونوں جگہ مجھ سے کچھ غلطیاں ہوئیں اور مجھے فوراً سزا کا احساس ہوا۔ اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ان دونوں مسجدوں میں ہمیں اپنی آسانی اور آرام سے زیادہ دوسرے نمازیوں کی آسانی اور آرام کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ خدا اور اس کے رسولؐ کے مہمان ہیں۔ اور اگر ہم نے ایسا نہیں کیا تو ہم اس گمان میں رہیں گے کہ اس مقدس مقام پر ہم خوب ثواب کما رہے ہیں، جب کہ حقیقت میں ہم پر لعنت برس رہی ہوگی۔

- نبی کریمؐ کے روضۂ مبارک پر جب حاضری دیں تو انتہائی ادب سے حاضری دیں۔ کسی طرح کی بات چیت سے پرہیز کریں اور دوسروں کا خیال اپنے آپ سے زیادہ رکھیں۔ کیونکہ وہ سارے حاجی نبی کریمؐ کے مہمان ہیں۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼



روضۂ نبوی کی آؤٹ لائن



دربارِ رسالت کی پہلی حاضری

نبی کریم ﷺ کی اپنی اُمّت سے محبت:

● محسنِ انسانیتؐ جو اس مسجدِ نبوی میں آرام فرما ہیں، وہ آپ سے بے انتہاء محبت کرتے ہیں۔ اور اس کی گواہی قرآن شریف ان الفاظ میں دیتا ہے:

''بے شک تمہارے پاس خدا کے پیغمبر آئے ہیں، جو تم ہی میں سے ہیں۔ اُن پر وہ چیزیں گراں گذرتی ہیں جن سے تم کو تکلیف پہنچے۔ وہ تمہاری بھلائی کے حریص ہیں۔ اور ایمان والوں پر بڑی شفقت کرنے والے ہیں۔'' (سورۃ توبہ۔ آیت ۱۲۸)

● نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں جس کا کوئی وارث نہیں ہے اس کا میں وارث ہوں۔ اور اگر وہ اپنا قرض چکائے بغیر مر جائے تو میں اس کا قرض چکاؤں گا۔''

● ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ ''اے لوگو! میں تم لوگوں کو کمر سے پکڑ پکڑ کر جہنم سے گھڑے سے دور لئے جاتا ہوں اور تم ہو کہ اس کی طرف لپکتے رہتے ہو۔'' (مسلم)

● ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ ایک مومن کی جان پر خود اس مومن سے زیادہ میرا (نبی کریم کا) حق ہے۔ (مشکوٰۃ)

● آپ پر اللہ کا کتنا بڑا احسان و کرم ہے کہ اس نے آپ کو اپنے گھر (خانۂ کعبہ) کے دیدار کا شرف بخشا اور حج کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا مزید احسان و کرم ہوا کہ اس نے آپ کو نبی کریم ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے اور آپؐ کے روضۂ مبارک کے رو بہ رو کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ کا شکر ادا کریں اور دل کی گہرائیوں سے ادب و احترام کے ساتھ مسجدِ نبویؐ کی طرف قدم اُٹھائیں۔

مسجد میں داخلہ

(۱) اچھی طرح سے نہا دھو کر نیا کپڑا پہن لیں۔ خوشبو لگا لیں اور درود و سلام پڑھتے ہوئے مسجدِ نبوی کی طرف چلیں۔

(۲) مسجد میں داخل ہوتے وقت داہنا قدم مسجد میں رکھیں اور پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ، اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

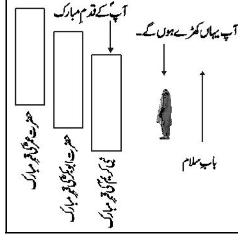
ترجمہ: اللہ کا نام لیکر داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔ اے میرے رب میرے لئے اپنی رحمت کے درواز ے کھول دیجئے۔

(۳) اگر جماعت کا وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لیں۔ اور اگر جماعت کا وقت ہو تو پہلے جماعت سے نماز ادا کر لیں۔

(۴) روضہ مبارک مسجد میں قبلہ کی طرف (جنوب کی سمت) ہے۔ اور روضہ مبارک کی زیارت کے لئے آپ کو مغرب کی سمت سے دروازہ نمبر ایک باب السلام سے داخل ہونا ہوگا۔

(۵) انتہائی ادب کے ساتھ آہستہ آہستہ درود و سلام پڑھتے ہوئے آگے بڑھیں۔ یہ ادب کا مقام ہے۔ آواز نیچی رکھیں، کسی سے غیر ضروری بات چیت سے پرہیز کریں اور پورا دھیان دونوں جہاں کے شہنشاہ کے سامنے اپنی حاضری پر رکھیں۔

(۶) روضہ مبارک کے سامنے تین جالیاں ہیں۔ مگر آپؐ، حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ، آپ تینوں حضرات درمیانی جالی کے پیچھے ہی آرام فرما ہیں۔ اپنے روضہ مبارک میں حضورؐ کا قدم مشرق کی طرف، سر مغرب کی طرف اور چہرے انور کا رُخ قبلہ کی طرف ہے (جنوب کی طرف)۔ جب آپ روضہ مبارک کے سامنے کھڑے ہونگے تو آپ کی پیٹھ قبلہ کی طرف ہوگی اور آپ کا رُخ حضورؐ کی چہرہ انور کی طرف ہوگا۔



آپؐ کے پیچھے (شمال کی طرف) اور کاندھوں کی برابری میں حضرت ابو بکر صدیقؓ آرام فرما ہیں۔ اور ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے (شمال کی طرف) اور کاندھوں کی برابری میں حضرت عمر فاروقؓ آرام فرما ہیں۔

حضور ﷺ پر درود و سلام:

(۷) درمیانی جالی میں تین گول سوراخ ہیں۔ پہلے سوراخ کے سامنے آپ کا چہرہ انور ہے۔ یہاں پہنچ کر رُک جائیں اور اس طرح صلوٰۃ و سلام پڑھیں۔

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ	رحمت اور سلامتی ہو تجھ پر اے اللہ کے رسول ﷺ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ	رحمت اور سلامتی ہو تجھ پر اے اللہ کے نبی ﷺ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ	درود اور سلامتی ہو تجھ پر اے اللہ کے حبیب ﷺ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ	درود اور سلامتی ہو تجھ پر اے بہتر اللہ کی مخلوق
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَیَاخَاتَمَ الاَنْبِیَاءِ	درود اور سلامتی ہو تجھ پر اے خاتم الانبیاء (نبیوں کے آخر)
اَلصَّلوٰۃُوَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الاَنْبِیَاءِ	درود اور سلامتی ہو تجھ پر اے نبیوں کے سردار
وَالْمُرْسَلِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ .	اور بھیجے ہوئے پیغمبروں کو اللہ کی رحمت اور اس کی برکت

حضرت ابو بکر صدیقؓ پر درود و سلام:

(۸) حضورؐ پر درود و سلام پڑھنے کے بعد ایک فُٹ داہنی طرف بڑھ کر دوسرے سوراخ کے سامنے رُک جائیں۔ اِس سوراخ کے سامنے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا چہرہ مبارک ہے۔ یہاں اِس طرح سے سلام پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَابَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ اے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ پر سلام ہو،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ آپ پر سلام ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ رسول اللہ ﷺ کے وزیر آپ پر سلام ہو،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَۃُاللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ .

رسول اللہ ﷺ کے غار کے ساتھی آپ پر سلام، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

حضرت عمر فاروقؓ پر درود و سلام:

(۹) حضرت ابو بکر صدیقؓ پر سلام پڑھنے کے بعد ایک فُٹ داہنی طرف بڑھیں اور تیسرے سوراخ کے سامنے رُک جائیں۔ اِس سوراخ کے سامنے حضرت عمر فاروقؓ کا چہرہ مبارک ہے۔ حضرت فاروقؓ پر اِس طرح سلام پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ آپ پر سلام ہو، اے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ آپ پر سلام ہو، اے مسلمانوں کے امیر

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ رسول اللہ ﷺ کے وزیر آپ پر سلام ہو،

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّالاسْلامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ آپ پر سلام ہو، اے اسلام اور مسلمانوں کی آبرو بڑھانے والے

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَبَاالفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَآءِ وَالاَرَامِلِ وَالایُتَامِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ‘ .

آپ پر سلام ہو، اے فقیروں، ضعیفوں، بیواؤں اور یتیموں کی دستگیر اور مدد کرنے والے اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

(۱۰) حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی مجھ پر درود و سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو میرے جسم میں واپس بھیج دیتا ہے اور میں اُس کا جواب دیتا ہوں۔ (مشکوٰۃ)

آپ ﷺ کا اور ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے۔ دُنیا میں جب کوئی مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ مجھے اُس کی خبر کرتا رہتا ہے۔ (ترغیب۔ راوی حضرت حسنؓ)

آپ ﷺ کا اور ارشاد ہے کہ فرشتے دُنیا میں سیاحت کرتے رہتے ہیں، اور دُنیا میں جو کوئی بھی مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے وہ مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ (نسعی۔ راوی حضرت علیؓ)

اِس لئے آپ کہیں سے بھی حضورؐ پر درود و سلام بھیجیں گے وہ حضورؐ کو ضرور پہنچے گا اور آپؐ اُس کا جواب دیں گے۔ اِس لئے روضہ مبارک کے سامنے سکیورٹی گارڈ اور لوگوں کے ہجوم کو ہٹا کر جالی چھونے، چومنے، رُکوع کی طرح جھکنے اور ہر طرح کی بے ادبی سے بچیں۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

نبیٔ کریم ﷺ کا ایثار اور ہماری ذمہ داریاں

- نبی کریم ﷺ کی ہم سے محبت کی روایتیں ہم نے پچھلے صفحات میں پڑھیں۔ آپؐ نے ہمارے لئے جو تکالیف برداشت کیں اور جو قربانیاں دیں، اس کی بھی مختصر تفصیل پڑھتے ہیں:

- نبوت کے وقت نبی کریم ﷺ کے پاس پچیس ہزار دینار تھے۔ (جو کہ پانچ ہزار پانچ سو تولہ سونا یا تقریباً نو کروڑ روپیوں کے بینک بیلینس کے برابر ہے۔) اور اچھی طرح چلتا ہوا منافع بخش کاروبار تھا۔ (ایک دینار ساڑھے تین آنہ کے برابر ہے اور سولہ آنہ کا ایک تولہ ہوتا ہے۔) یہ ساری رقم جو کہ آپؐ نے کاروبار سے کمایا تھا، مسلمانوں کے لئے خرچ کر دیا۔ آپؐ کی وفات کے وقت گھر میں چراغ جلانے کے لئے بھی تیل تک نہ تھا۔ ماں عائشہؓ نے انتقال کی رات ایک پڑوسی کے یہاں سے قرض لے کر چراغ روشن کیا تھا۔

- نبوّت کے چوتھے سال نبیٔ کریم ﷺ نے جیسے ہی خانۂ کعبہ کے صحن میں توحید کا اعلان کیا کفارِ قریش آپؐ پر ٹوٹ پڑے۔ اور آپؐ کو بچانے کی کوشش میں حضرت خدیجہؓ کے پہلے شوہر کے بڑے لڑکے حضرت حارثؓ بن ابی حالہ شہید ہو گئے۔

- ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط، نبی کریم ﷺ کے پڑوسی تھے۔ ایک دیوار اِس کے گھر سے ملتی اور ایک دیوار اُس کے گھر سے۔ یہ دونوں کمینے مسلسل آپؐ کے گھر میں گندگی پھینکتے اور دروازے پر گندگی ڈالتے۔

- نبوّت کے پہلے نبی کریم ﷺ کی صاحبزادیاں حضرت رقیّہ اور حضرت اُمِّ کُلثوم، ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کے نکاح میں تھیں (رخصتی نہیں ہوئی تھی)۔ عرب کے شریف گھرانوں میں طلاق بڑی بے عزتی کی بات سمجھی جاتی تھی۔ نبی کریم ﷺ کو ذہنی اذیت دینے کے لئے ابولہب نے بیٹوں پر دباؤ ڈال کر دونوں کو طلاق دینے پر مجبور کر دیا۔ ایک موقع پر کمینے عتبہ نے نبی کریم ﷺ کے منہ پر تھوکا اور گریبان پکڑ کر ایسی گستاخی کی کہ نبی کریم ﷺ کی زبان سے اس کے لئے بد دعا نکل گئی۔ اس طلاق کے بعد تقریباً دس سال تک حضرت اُمِّ کلثوم بن بیاہی اپنے گھر بیٹھی رہیں۔

- نبوّت کے پانچویں سال ایک بار آپ ﷺ حرم میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپؐ سجدے میں گئے تو آپؐ کے پڑوسی عقبہ بن ابی معیط نے آپؐ کی گردن مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی (آنت) رکھ دی۔ جو اتنی وزنی تھی کہ آپؐ گردن نہ اُٹھا سکے۔ جب آپؐ کے گھر والوں کو خبر ہوئی تو بی بی فاطمہؓ دوڑی دوڑی آئیں اور گندگی کو گردن سے اُتارا۔ اس منظر کو دیکھ کر کفّار ہنستے اور مذاق اُڑاتے رہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں غلام اور مجبور تھا اور آپؐ کی مدد نہ کر سکا۔ آپؐ کی اس حالت پر مجھے بے حد تکلیف ہوئی۔

- ایک بار نبی کریم ﷺ حرم میں نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز کی حالت میں ہی عتبہ بن ابی معیط آیا اور آپؐ کی گردن میں چادر کا پھندہ ڈال کر پیچ دینے لگا۔ گلا گھٹنے سے آپؐ کی آنکھیں نکل پڑیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے بیچ میں پڑ کر آپؐ کو پھندے سے آزاد کرایا۔

- حج کے ایّام میں منیٰ میں لوگوں کا بڑا مجمع ہوتا تھا اور آپؐ اکثر ان میں تبلیغ کے لئے تشریف لے جاتے۔ ایسے مواقع پر ابولہب بھی آپؐ کے پیچھے چلتا اور لوگوں سے کہتا کہ یہ شخص لات و عزّیٰ کو چھوڑنے کی دعوت دیتا ہے۔ تم اس کی بات ہرگز نہ مانو، نہ ہی اسے سُنو۔ نبوّت کے تیرہویں سال بھی آپؐ منیٰ تشریف لے گئے۔ اور بنی عامر صعصعہ (قبیلہ) کو دعوتِ حق دی۔ تو انہوں نے آپؐ کی حمایت کی حامی بھری۔ مگر جب ان کا سردار بحرہ بن فراس قیشری آیا تو آپؐ سے بڑی بے رُخی سے ملا اور کہا، ’’جائیے اور اپنی قوم سے مل جائیے۔ اگر آپ میری قوم کی امان میں نہ ہوتے تو میں آپ کا تن سر سے جدا کر دیتا۔‘‘ یہ سُن کر حضورِ اکرم ﷺ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے۔ اس کے بعد اس بد بخت نے آپؐ کی اونٹنی کے پیٹ پر اس زور سے ڈنڈا مارا۔ جس سے وہ اُچھل پڑی اور آپؐ اونٹنی کی پیٹھ پر سے زمین پر آ گرے۔

- ایک صحابیؓ کہتے ہیں، اسلام قبول کرنے سے پہلے میں نے دیکھا کہ ایک خوبصورت نوجوان ہے اور لوگوں کو دعوت دیتا پھر رہا ہے۔ صبح سے چل رہا ہے اور کلمہ کی طرف بلا رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کسی نے کہا یہ قریش کا ایک نوجوان محمد ﷺ ہے، جو بے دین ہو گیا ہے۔ صبح سے وہ نوجوان دعوت دیتا رہا یہاں تک کہ سورج سر پر آ گیا۔ اتنے میں ایک آدمی نے آ کے اس کے منہ پر تھوک دیا، دوسرے نے گریبان پھاڑ دیا، تیسرے نے سر پر مٹی ڈال دی اور چوتھے نے چہرۂ انور پر تھپّڑ مارا۔ لیکن خوبصورت نوجوان کی زبان سے بددعا کا ایک لفظ نہ نکلا۔ اتنے میں ایک لڑکی زار و قطار روتی ہوئی پانی کا پیالہ لے کر آئی۔ لڑکی کو روتا ہوا دیکھ کر آپؐ کی آنکھیں ذرا نم ہوئیں اور کہا، بیٹی اپنے باپ کا غم نہ کر۔ تیرے باپ کی اللہ حفاظت کر رہا ہے۔ اور میرا کلمہ بلند ہوگا۔ ان صحابیؓ نے کسی سے پوچھا یہ لڑکی کون ہے؟ کسی نے کہا اس کی بیٹی زینبؓ ہے۔ (بصیرت افروز واقعات۔ صفحہ نمبر 22)

- حضور ﷺ کی بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ جب مکّہ سے مدینہ کے لئے روانہ ہوئیں تو راستے میں مشرکوں نے گھیر لیا۔ عکرمہ بن ابو جہل اور اس کے ساتھیوں نے آپؓ کے اونٹ کو زخمی کر دیا جس سے آپ اونٹ کی پیٹھ سے زمین پر آ گریں، آپؓ کا حمل ضائع ہو گیا۔ سر میں چوٹ لگی، بہت سا خون بہہ گیا۔ اور اسی زخم میں کئی سال بعد انتقال فرمایا۔

- نبوّت کے دسویں سال آپؐ نے طائف کا سفر کیا تا کہ وہاں بھی اسلام کی روشنی پھیلائیں۔ وہاں کے تینوں سردار عبد یا لیل، مسعود اور حبیب کا جواب گُستاخانہ اور تکلیف دہ تھا۔ نہ وہ خود سُننا چاہتے تھے اور نہ یہ چاہتے تھے کہ آپؐ ان کی قوم میں تبلیغ کریں۔ اس لئے شہر کے بدمعاش اور غنڈوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا کہ آپؐ جہاں جائیں آپ کی ہنسی اُڑائیں اور آپؐ جدھر سے بھی گذریں آپؐ پر پتھر پھینکیں۔ آپؐ دس یا بیس دن تک یہ مصیبتیں جھیلتے اور صبر کرتے رہے۔ آخری دن انہوں نے ظلم کی حد کر دی۔ وہ اپنے ہاتھوں میں پتھر لے کر صف بہ صف کھڑے ہو گئے۔ آپؐ قدم اٹھاتے اور زمین پر رکھتے تو وہ بد بخت آپؐ کے ٹخنوں پر پتھر مارتے۔ چونکہ قتل کا ارادہ نہ تھا

،صرف اذیت دینی تھی اس لئے تین میل تک وہ آپؐ کا اسی طرح پیچھا کرتے رہے اور پتھر برساتے رہے۔ بھاگتے بھاگتے جب آپؐ تھک کر اور زخموں سے چور ہو کر بیٹھ جاتے تو پھر وہ غنڈے آپؐ کا بازو پکڑ کر کھڑا کر دیتے، گالیاں دیتے، تالیاں بجاتے، آوازیں کستے اور چلنے پر مجبور کرتے اور پھر پتھر کی بارش کرتے۔ پتھروں سے اتنی چوٹیں آئیں کہ آپؐ کے جوتے مبارک خون سے بھر گئے۔ جسم زخموں سے چور ہو گیا اور پھر آپؐ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ حضرت زیدؓ آپؐ کو اپنی پیٹھ پر اُٹھا کر آبادی سے باہر لائے۔

● مکہ میں تقریباً دس سال تک حضور ﷺ تکالیف اُٹھاتے رہے۔ مشرکین اور کفار اکثر ظلم و تشدد پر اُتر آتے، ذلیل حرکتیں کرتے، اوباشوں کے جھنڈ آپ کے پیچھے آوازیں کستے، راستے میں غلاظت اوپر سے ڈالی جاتیں، راتوں میں گذرگاہ میں کانٹے بچھائے جاتے، گالیوں سے تواضع کی جاتی، سرِ اقدس پر خاک پھینکی جاتی۔ ابو جہل نے خود ایک بار آپؐ کو پتھر سے ہلاک کرنے کی کوشش کر ڈالی۔ اس طرح ایسی ہزاروں مصیبتیں آپؐ برداشت کرتے رہے۔ دورِ نبوّت کے تیرہویں سال قریش کے چالیس درندوں نے آپؐ کو شہید کرنے کے ارادے سے رات بھر آپؐ کے گھر کو گھیرے رکھا۔ مگر آپؐ بہ حفاظت مدینہ ہجرت کر گئے۔

● غزوۂ احد کے دن عبداللہ ابن قمیّہ نے اس زور کا حملہ کیا کہ آپؐ کا رخسارِ مبارک زخمی ہو گیا۔ خَود کے دو حلقے (Ring) رخسارِ مبارک میں دھنس گئے۔ عتبہ ابی وقاص نے پتھر پھینک کر مارا جس سے نیچے کے دندانِ مبارکؐ شہید ہو گئے اور ہونٹ کٹ گیا۔ عبداللہ بن شہاب زہری نے پتھر مار کر پیشانی لہولہان کر دی۔ حضرت ابو عبیدہؓ ابن جراح نے خَود کے ایک حلقے کو دانتوں سے پکڑ کر اس زور سے کھینچا کہ جب وہ رخسارِ مبارک سے نکلا تو حضرت ابو عبیدہؓ ابن جراح کا دانت بھی ٹوٹ گیا اور حضرت ابو عبیدہؓ پیٹھ کے بل زمین پر گر پڑے۔ اسی طرح جب دوسرا حلقہ دانت سے پکڑ کر کھینچا تو اتنا زور لگانا پڑا کہ حلقہ نکالتے وقت دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا۔ حضور ﷺ کے زخموں سے خون کسی طرح بند نہ ہوتا تھا۔ زخمی حالت میں کچھ دور چلے تاکہ محفوظ مقام پر منتقل ہو جائیں کہ ابو عامر فاسق کے کھودے ہوئے گڑھے میں گر گئے۔ جسے اس نے پتوں سے ڈھانک رکھا تھا۔ حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ بن عبداللہ کی مدد سے بڑی مشکل سے گڑھے سے نکل کر اونچائی پر تشریف لے گئے۔

● مدینہ منوّرہ میں بھی آپؐ اور آپؐ کے گھر والوں کو جو بھی مالِ غنیمت ملتا سب غریبوں پر خرچ کر دیتے۔ تین تین ماہ گھر میں چولہا نہ جلتا، تین تین دن فاقے ہوتے۔ روٹی کھاتے بھی تو جَو کی۔ ہر انسان کو جہنم سے بچانے کی اتنی فکر تھی کہ رات رات بھر رو رو کر دعائیں مانگا کرتے اور اس قدر مشقت اُٹھاتے کہ وہ خدا جس نے آپؐ کو پیغمبر بنا کر لوگوں تک دین پہنچانے کی ذمہ داری دی تھی، اسے یہ بھی کہنا پڑا کہ (آپ اس قدر مشقت کیوں اُٹھاتے ہیں) اے پیغمبر ﷺ شاید تم اس رنج سے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اپنے آپ کو ہلاک کر لو گے۔ (قرآنِ کریم، سورۃ الشعراء، آیت ۳)

● وہ جس کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو زینت بخشی۔ وہ جس کا ہم پر ہم سے زیادہ حق ہے۔ وہ شفیق نبی ﷺ جس نے اپنی جان اور مال سب کچھ ہم تک دین پہنچانے کے لئے قربان کر دیا۔ آج ہم ان قربانیوں کی کتنی قدر کرتے ہیں؟

● حج الوداع کے موقع پر جب آپؐ نے اپنے سوا لاکھ صحابہؓ سے پوچھا کہ کیا میں نے تم تک اللہ تعالیٰ کے فرمان پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا تو سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ بے شک ہم گواہ ہیں کہ آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا۔

● نبی کریمؐ نے تو اپنی ساری دولت اور آرام و سکون اور ساری زندگی ہم تک دین پہنچانے کے لئے قربان کر دی اور اپنا فرض ادا کر دیا۔ اب باری ہماری ہے کہ اپنا فرض ادا کریں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے خود اس کی جان سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ (بخاری۔ مسلم)

● جان سے زیادہ عزیز ہونے کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ انسان کو نبی کریم ﷺ کے حکم کے خلاف کچھ کرنے سے زیادہ آسان جان دینا لگے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے ہمیں کیا حکم دیا ہے؟

● یہ کتاب حج کے موضوع پر ہے اس لئے ہم اس میں نبی کریم ﷺ کے سارے ارشادات شامل نہیں کر سکتے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے آخری حج کے موقع پر عرفہ کے میدان میں اپنے امتیوں کو جو حکم دیا تھا صرف وہی یہاں نقل کرتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

☆ سارے انسان برابر ہیں۔ نہ کوئی کسی سے بڑا ہے نہ چھوٹا۔ اگر کوئی کسی سے زیادہ عزت دار ہے تو وہ تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔

☆ سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

☆ مسلمانوں کی جان و مال اور عزت ایک دوسرے پر حرام ہے۔ کوئی ایک دوسرے کو نہ جان سے مارے، نہ مال برباد کرے، نہ بے عزت کرے۔

☆ عورتوں سے بہتر سلوک کرو۔ تم میں بہتر وہ ہے جو اس کی بیوی کے لئے سب سے بہتر ہے۔

☆ سود حرام ہے۔ نہ کوئی سود لے، نہ سود دے۔

☆ اللہ کی کتاب اور میری سنت کو مضبوطی سے پکڑے رہنا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوں گے۔

☆ جن لوگوں تک میری بات پہنچی ہے وہ ان لوگوں تک پہنچا دیں جن تک نہیں پہنچی۔ چاہے وہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ، اے معاشر المسلمین تین باتیں سینہ کو پاک رکھتی ہیں۔ (۱) اعمال میں اخلاص (۲) دینی بھائیوں کی خیر خواہی (۳) مسلمانوں کا آپس میں اتحاد

کیا ہم ان میں سے ایک بھی ارشادِ نبویؐ پر عمل کرتے ہیں؟ کیا ہم مستقبل میں آپؐ کے دوسرے احکامات پر عمل کریں گے؟

● ایک سمجھدار کے لئے ہر دن زندگی کی نئی شروعات ہوتی ہے۔ اس حج کے مبارک سفر میں جب اللہ تعالیٰ انسانوں کو تمام گناہوں سے بالکل پاک و صاف کر دیتا ہے، ہم پھر سے اپنی روحانی زندگی کی شروعات کریں۔ ہم اور آپ اپنے شفیق اور کریم نبیؐ کے روضہ کے سامنے عہد کریں کہ جو ہو چکا سو ہو چکا۔ اب انشاء اللہ نئی زندگی میں آپؐ کے ایک بھی حکم کی خلاف ورزی نہیں کریں گے۔ اور پورے خلوص کے ساتھ سچّا پکّا مسلمان بننے کی کوشش کریں گے۔

● ہر پیر اور جمعرات کے دن اُمّت کے اعمال نبی کریمؐ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ ہم اور آپؐ اس عہد کے بعد جو کچھ کریں گے وہ نبی کریمؐ کے سامنے ہر ہفتہ پیش ہوگا۔ اگر ہم نے آپؐ کے ارشادات کی خلاف ورزی کی تو شفیق اور کریم نبیؐ کو اس سے سخت تکلیف ہوگی۔ اور ہمارا شمار بھی سچے اور پکے مسلمانوں میں نہیں بلکہ ان مشرکین اور منافقین کی طرح کے لوگوں میں ہوگا جو زندگی بھر نبی کریمؐ کو سخت تکالیف پہنچاتے رہے۔ اور اب ہم آپؐ کو آپؐ کی قبر میں بھی تکلیف پہنچا رہے ہیں۔

اس لئے آیئے، ہم وطن واپسی کے سفر کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کریں جو پوری طرح نبی کریمؐ کی سُنّت کے مطابق ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں، آپ کو اور ساری دنیا کے مسلمانوں کو دنیا اور آخرت میں سُرخرو اور کامیاب فرمائے۔ آمین



نبی کریمؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے اولادِ آدم! تو میری عبادت کے لئے اپنے آپ کو فارغ کر لے، میں تیرے سینہ کو غِنا سے بھر دوں گا اور مشکلات کو آسان کر دوں گا۔ اور اگر تو نے میری عبادت سے منہ موڑا تو نہ میں تیرے ہاتھوں کو مصروفیت سے خالی کروں گا اور نہ تیرے فقر و فاقہ کو دور کروں گا۔'' (ابنِ ماجہ۔ حدیث نمبر 4107)

حج سے متعلق چند مشہور غلطیاں

- نبی کریم ﷺ نے دولت ہونے کے باوجود حج نہ کرنے والوں سے سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ بہت سارے لوگ بہانہ کرتے ہیں کہ کاروبار سنبھالنے والا کوئی نہیں ہے۔ بچے چھوٹے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ آج کل کچھ ٹور والے صرف سات سے دس دن میں حج کراتے ہیں۔ اتنے سارے وسائل اور پیسہ ہونے کے باوجود حج نہ کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہے۔

- کچھ لوگوں کے پاس پیسہ نہیں ہوتا، مگر پھر بھی حج کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس کے لئے لوگوں سے پیسہ مانگتے پھرتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی اور لوگوں کو تکلیف دینے کا کام ہے۔ جب آپ کے پاس پیسہ ہوگا تب ہی حج فرض ہوگا۔ اس کے بعد ہی حج کیجیے۔ چندہ مانگ کر لوگوں کو پریشان مت کیجیے۔

- نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ آنے والے زمانے میں لوگ تین وجہ سے حج کریں گے۔ امیر تفریح کے لئے حج کریں گے، غریب بھیک مانگنے حج کریں گے اور درمیانی طبقے کے لوگ تجارت کے لئے۔ ان تینوں وجہ سے حج کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔

- عمرہ حج اصغر ہے اور حج 'حج اکبر' ہے۔ اب یہ حج چاہے جس دن بھی ہو، حجِ اکبر ہی مانا جائے گا۔ صرف جمعہ کے دن کے حج کو 'حجِ اکبر' سمجھنا غلط ہے۔

- اپنے حج کا بار بار تذکرہ کرنا تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آپ کے حاجی ہونے کا علم ہو، ایک ریاکاری ہے۔

- گھر سے حج کے سفر پر کفن لے جانا اور اسے حج کا ایک حصہ سمجھنا غلط ہے۔ پچاس سال پہلے سعودی عرب ایک غریب ملک تھا۔ حج کا بحری اور ریگستانی سفر بھی بہت مشکل تھا۔ ایسے میں کسی کی موت ہوجائے تو کفن کا انتظام مشکل ہوتا تھا۔ اس لئے حاجی اپنے ساتھ کفن رکھتے تھے۔ آج کے دور میں سعودی عرب دنیا کا امیر ترین ملک ہے۔ سفر بھی آسان ہوگیا ہے۔ کفن اب آسانی سے ہر جگہ مل جاتے ہیں۔ اس لئے کفن ساتھ لے جانا ضروری نہیں رہا۔ حج کے بعد بہت سے لوگ اپنے استعمال شدہ احرام کو اپنے کفن کے لئے محفوظ کر لیتے ہیں۔ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

- لوگ حج سے پہلے نہ حج کا طریقہ اچھی طرح سیکھتے ہیں، نہ حرم کے چالیس دن کے قیام کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔ اس وجہ سے کبھی کبھی خود ان کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے اور کبھی ٹور اور ہندوستانی سفارت خانے کی مجبوری یا لاپرواہی کی وجہ سے حاجیوں کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جسے تکلیف ہوئی ہے وہ پہلے اس بات کو سمجھے کہ اسے ایسی تکلیف کیوں ہوئی؟ پھر قانونی و دیگر طریقوں سے کوشش کرے کہ دوسرے حاجیوں کو پھر ایسی تکلیف نہ ہو۔ دوران حج کی اپنی تکلیفوں کا بار بار بیان کرنے سے لوگ سفرِ حج سے خوف زدہ ہوجاتے ہیں۔ اور حج نہ کرنے یا دیر سے کرنے کے بہانے تلاش کرنے لگتے ہیں۔ اس لئے اپنی تکلیفوں کا اس طرح ذکر کرنا کہ کوئی خوف زدہ ہوجائے، غلط کام ہے۔ حج کے سفر میں جتنی تکلیف آپ کو ہوگی اللہ تعالیٰ اس کا اجر آپ کو دیں گے۔

- مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں عبادت کا مزہ اور مسجدوں کی پُرنور فضاء جنت سے کم نہیں۔ اس لئے حج کے مدتوں بعد تک لوگ اس کے سرور اور مستی میں مست رہتے ہیں۔ اور بے اختیاری طور پر ان کی زبان سے وہاں کی ایسی تعریف نکلتی ہے کہ دل وہاں کی عبادت کی خواہش میں تڑپنے لگتا ہے۔ غریبوں کے سامنے ایسی تعریفوں اور بیانات سے بچنا چاہیئے۔ جس سے ان کے دل بھی اپنے مالک کا گھر اور محبوب کا گنبد دیکھنے کیلئے تڑپ جائیں اور پھر اپنی مجبوری اور بے بسی پر اداس اور غمگین ہوجائیں۔ کسی مومن کا دل دُکھانا اور تکلیف پہنچانا بہت بڑا گناہ ہے۔

- حج نماز کی طرح ایک عبادت ہے۔ حج کے سفر پر، عظمت، وقار، سادگی اور عاجزی کے ساتھ نکلنا چاہیئے۔ پھولوں کا ہار پہن کر ڈھول باجوں کے ساتھ گھر سے نکلنا غیر اسلامی طریقہ اور ریاکاری ہے۔

- اسلام کسی بھی عورت کو بغیر محرم کے نہ کسی سفر کی اجازت دیتا ہے۔ اور نہ اس کے ساتھ تنہائی میں رہنے کی اجازت دیتا ہے۔ ایک عورت چاہے وہ کسی بھی عمر کی ہو، اگر بغیر محرم کے حج کے سفر پر بھی جاتی ہے تو ایک بڑا گناہ کرتی ہے۔ اور حرم کا ایک گناہ ایک لاکھ گناہوں کے برابر ہے۔

- لوگوں کے پاس حج نہ کرنے کا ایک اور بہانہ ہے کہ ہمارا پیسہ حلال نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ جب پیسہ حلال نہیں تھا تو کمایا ہی کیوں؟ اور دوسری بات یہ کہ حج دولت آنے پر فرض ہوتا ہے نہ کہ صرف حلال دولت کے آنے پر۔ جب آپ اپنی دولت سے کھا پی رہے ہیں اور بچوں کی پرورش کر رہے ہیں تو حج بھی کیجیے۔ اگر آپ نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز بھی ہے اور قہار و جبار بھی۔ اسے کسی کی بھی عبادت کی ضرورت نہیں ہے اور اس نے وعدہ بھی کیا ہے کہ میں جہنم کو انسانوں اور جنوں سے بھر دوں گا۔

- بڑے عمرہ اور چھوٹے عمرہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جو آفاقی ہیں انہیں عمرہ کا احرام 'حِل' کی باہری سرحد (میقات) سے باندھنا ہوتا ہے۔ جو اہلِ حِل ہیں وہ حِل کی حدود میں کہیں بھی احرام باندھ سکتے ہیں۔ جو اہلِ حرم یا مکّی ہیں انہیں حِل کی اندرونی حد (میقات) سے احرام باندھنا ہوتا ہے۔ احرام کس جگہ سے باندھا جا رہا ہے اس کا اثر عمرہ یا حج کی فضیلت پر نہیں پڑتا۔ اگر اہلِ حرم تنعیم کے بدلے، ذوالحلیفہ جا کر عمرہ کا احرام باندھیں تو یہ ان کے عمرہ کی فضیلت تو نہیں بڑھائے گا البتہ وقت برباد ضرور کرے گا۔

حج اور عمرہ کی ادائیگی کے دوران ہونے والی بعض عام غلطیاں

- احرام کی ابتداء سے مناسک حج کی انتہاء تک اضطباع کی حالت میں رہنا۔ (اضطباع صرف رمل کے لئے ہے۔)
- احرام باندھنے کے بعد نیز عرفات ومزدلفہ میں تلبیہ کہتے وقت آواز بلند نہ کرنا یا تلبیہ چھوڑ ہی دینا۔
- طواف یا سعی کے دوران ہر چکّر کے لئے بعض دعاؤں کو خاص کرنا، جبکہ اس دوران صرف یہ مشروع ہے کہ جو چاہے دعا مانگے یا اللہ کا ذکر کرے یا قرآن مجید کی تلاوت کرے۔
- طواف کے دوران بلند آواز سے مل کر دعائیں پڑھنا جو دوسروں کے لئے تشویش کا باعث بنتی ہیں۔
- صفا پر چڑھتے ہوئے کعبہ کی طرف اشارہ کرنا۔
- سبز نشانیوں کے درمیان بعض عورتوں کا دوڑنا، جبکہ یہ حکم صرف مَردوں کے لئے ہے۔
- بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صفا سے سعی شروع کرکے واپس صفا پر پہنچنا یہ ایک چکّر ہے، یہ صحیح نہیں ہے۔ صحیح یہ ہے کہ جب صفا سے شروع کرکے مروہ پر پہنچ گیا تو یہ ایک چکّر ہوگیا، اور جب صفا پر واپس آئے گا تو یہ دوسرا چکّر ہوگا۔
- احرام سے حلال ہوتے وقت سر کا کچھ حصہ منڈوا دینا اور کچھ کو چھوڑ دینا۔ یا پورے سر کے بال منڈوانے یا کٹوانے کی بجائے چند بالوں کو کاٹ لینا۔
- وقوفِ عرفات کے دوران دعا مانگتے وقت قبلہ رُخ نہ ہونا۔
- عرفات میں دعا کے لئے جبلِ رحمت پر چڑھنے کی کوشش کرنا۔
- عرفات میں اور منیٰ میں اور ایامِ تشریق کی راتوں کے دوران بلا مقصد کاموں یا باتوں میں وقت ضائع کرنا۔
- رمی جمرات کے بعد کھڑے ہوکر دعا مانگنے سے غفلت کرنا۔
- ایسا جانور ذبح کرنا جو قربانی کی عمر کو نہ پہنچا ہو یا عیب دار جانور ذبح کرنا یا ذبح کرنے کے بعد

جانور کو پھینک دینا۔

- عرفہ کے دن عصر کے بعد بہت سے حاجی کوچ کی تیاریوں میں لگ جاتے ہیں باوجود اس کے کہ یہ وقت دعا کے لئے افضل ترین وقت ہے، اور اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا ذکر فخر یہ انداز میں فرماتا ہے۔
- بہت سے حجاج کرام کا مزدلفہ کی رات مغرب اور عشاء کی نمازوں کے لئے قبلہ کی سمت معلوم کئے بغیر جلدی کرنا اور اسی طرح فجر کی نماز میں بھی کرنا جبکہ واجب یہ ہے کہ قبلہ کی سمت معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے یا جس کو معلوم ہو اس سے پوچھ لینا چاہئے۔
- بہت سے حجاج کا مزدلفہ سے آدھی رات سے قبل ہی نکل جانا، حالانکہ مزدلفہ میں رات گذارنا حج کے واجبات میں سے ہے۔
- بعض قوت رکھنے والوں کا کسی دوسرے کو رمی جمار کے لئے وکیل بنانا، جبکہ یہ اجازت صرف معذوروں کے لئے ہے۔
- جمرات کو کنکریاں مارتے وقت جوتیاں یا بڑے بڑے پتھر وغیرہ پھینکنا۔
- بعض حاجی (اللہ ان کو ہدایت دے) عید کے روز یہ سمجھتے ہوئے داڑھی منڈواتے ہیں کہ یہ زینت کا باعث ہے۔ حالانکہ ایسا کرنا افضل جگہوں اور افضل وقت میں اللہ کی نافرمانی ہے۔
- بعض اوقات حجرِ اسود کے بوسہ کے لئے دھکم پیل کرنا، جس میں کبھی کبھار لڑائی، گالی گلوچ اور دشمنی تک جا پہنچتی ہے۔
- بعض لوگوں کا یہ سمجھنا کہ حجرِ اسود بذاتِ خود نفع دیتا ہے، لہٰذا آپ انہیں حجرِ اسود کو ہاتھ لگا کر اسے جسم پر ملتے دیکھیں گے۔ مگر یہ جہالت ہے۔ نفع دینے والا صرف اللہ ہے۔

حضرت عمرؓ نے حجرِ اسود کو ہاتھ لگاتے ہوئے بڑا تاریخی جملہ کہا تھا: ''میں جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو اور اپنے طور پر کسی کو نفع یا نقصان نہیں دے سکتے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تمہیں کبھی بوسہ نہ دیتا۔

- بعض حاجی صاحبان کعبہ کے تمام کونوں کو چھوتے ہیں اور کبھی اس کی دیواروں کو ہاتھ لگاتے ہیں اور پھر ان کو اپنے جسم پر پھیرتے ہیں حالانکہ یہ جہالت ہے۔
- بعض لوگ رکنِ یمانی کو بھی بوسہ دیتے ہیں اور یہ خطا ہے، اس لئے رکنِ یمانی کو صرف ہاتھ لگانے کا حکم ہے، بوسہ دینے کا نہیں۔
- بعض حاجی صاحبان حطیم کے اندر سے طواف کرتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔
- بعض لوگ منیٰ میں قیام کے دوران نمازیں جمع کر کے پڑھ لیتے ہیں۔ یہ بھی ٹھیک نہیں۔
- بعض حاجی صاحبان سب سے پہلے بڑے جمرہ کو پھر درمیانی جمرہ کو اور آخر میں چھوٹے جمرہ کو کنکریاں مارتے ہیں۔ جبکہ صحیح یہ ہے کہ اس کے برعکس ترتیب سے کنکریاں ماری جائیں۔
- بعض لوگ ساتوں کنکریاں مٹھی میں لے کر ایک ہی بار پھینک دیتے ہیں۔ اور یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ اہلِ علم کہتے ہیں: اگر کسی نے ایک ہی بار ایک سے زیادہ کنکریاں پھینک دیں تو وہ ایک ہی کنکری شمار ہوگی۔ واجب یہ ہے کہ ایک ایک کنکری کر کے پھینکی جائے جیسا کہ نبی کریمؐ نے کیا تھا۔
- بعض حاجی صاحبان رمی جمرات سے پہلے ہی طواف زیارت کے لئے بیت اللہ شریف پہنچ جاتے ہیں، پھر واپس منیٰ لوٹ کر کنکریاں مارتے ہیں۔ یہ جائز نہیں، اس لئے کہ یہ نبی کریم ﷺ کے حکم کی مخالفت ہے۔ آپؐ نے حکم دیا ہے کہ حاجی کا سب سے آخری عمل طوافِ زیارت ہونا چاہئے۔
- کعبہ سے الوداع ہوتے وقت اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرنا غلط ہے۔



(صفحہ 39 کا بقیہ۔۔۔طواف کا بیان)

طواف ہو جائے گا۔ طواف دہرانے کی ضرورت نہیں یا کسی نے ساتوں چکر میں رمل کر لیا تو بھی یہ مکروہ ہے۔ مگر طواف ہو جائے گا۔

- طواف کا ثواب کسی کو بھی پہنچایا جا سکتا ہے۔ جو انتقال کر گئے انہیں بھی اور جو زندہ ہیں اور مکہ مکرمہ سے دور ہیں اُنہیں بھی۔
- معذور سواری پر بیٹھ کر طواف کر سکتے ہیں۔
- خانہ کعبہ پر ۱۲۰ رحمتیں اترتی ہیں جن میں سے ساٹھ رحمت طواف کرنے والوں پر۔ بقیہ ۴۰ رحمت نماز پڑھنے اور ۲۰ خانہ کعبہ کو دیکھنے والوں کے لئے ہیں۔
- رکن یمانی کو طواف کے دوران صرف ہاتھ لگانا سنت ہے۔ بوسہ دینا خلاف سنت ہے۔ اگر بھیڑ ہو تو دور سے گزر جائیں استلام بھی نہ کریں۔ رکن یمانی کے پاس رک کر سینہ خانہ کعبہ کی طرف کر کے ہاتھ لگانا یا بھیڑ لگانا خلافِ سنت ہے اور ممنوع ہے۔
- عصر کے بعد قضا فرض نمازوں کو چھوڑ کر اور نماز نہیں پڑھ سکتے اس لئے عصر کے بعد حرم میں زیادہ سے زیادہ طواف کیجئے۔ مگر آخری کی دو رکعت طواف واجب مت پڑھئے اور مغرب کے بعد آپ نے جتنے طواف کیے ہیں ان کے حساب سے ہر طواف کے لئے دو رکعت الگ الگ پڑھ لیجئے۔ اس طرح حرم شریف کے اندر آپ کا ہر لمحہ بہترین عبادت میں گزرے گا۔

مکروہاتِ طواف (یہ چیزیں طواف میں مکروہ ہیں۔)

۱) فضول اور بے فائدہ بات چیت
۲) خرید و فروخت کرنا یا اس کی گفتگو کرنا۔ (طواف کرتے ہوئے اگر فون آ جائے تو آپ کے نہ چاہتے ہوئے بھی آپ کو سامنے والے کے سوالوں کا جواب دینا ہوگا۔ آپ کے جوابات ہو سکتا ہے مباح یا مکروہ ہوں۔ اس لئے مسجد حرم میں موبائل بند رکھیں۔)
۳) دعا یا قرآن بلند آواز میں پڑھنا جس سے طواف کرنے والوں اور نمازیوں کو تکلیف ہو یا خلل ہو۔
۴) ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔
۵) رمل اور اضطباع کو بلا وجہ ترک کرنا۔
۶) طواف کے پھیروں کے درمیان زیادہ وقفہ کرنا۔ (کسی وجہ سے کچھ دیر کے لئے طواف روک دینا۔)
۷) بغیر وجہ دو/۲ طواف ایک کے بعد ایک 'بغیر طوافِ واجب کے' پڑھنا۔ (مکروہ وقت پر اجازت ہے۔)
۸) دونوں ہاتھ طواف کی نیت کے وقت بغیر تکبیر کے اُٹھانا۔
۹) حرم شریف میں خطبہ اور فرض نماز کی جماعت کھڑی ہو جانے کے وقت طواف کرنا۔
۱۰) طواف کے درمیان کھانا کھانا۔ بعض علماء نے پینے کو بھی مکروہ کہا ہے۔
۱۱) پیشاب پاخانہ کے تقاضہ کے وقت طواف کرنا۔
۱۲) بھوک اور غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔
۱۳) طواف کرتے ہوئے نماز کی طرح ہاتھ باندھنا یا کمر پر ہاتھ رکھ کر چلنا یا گردن پر ہاتھ رکھ کر چلنا یا کسی کے گلے میں ہاتھ ڈال کر چلنا۔
۱۴) عورتوں کا ایسے وقت یا اتنے ہجوم میں طواف کرنا جب عورتوں کا جسم غیر مردوں کو یقیناً چھو جائے گا تو ایسے وقت عورتوں کا طواف کرنا حرام ہے۔

(اس مضمون کے سارے مسئلے ''معلم الحجاج'' سے لئے گئے ہیں۔)

طواف کا طریقہ ہم انشاء اللہ عمرہ کے بیان میں سیکھیں گے۔



حج کا سفر کس کے ذریعہ کریں..؟ (حج کمیٹی یا ٹور)

حج کا سفر حج کمیٹی کے ذریعہ کیا جائے یا ٹور سے؟ یہ ایک مشکل سوال ہے۔ میں آپ سے اِن دونوں کی حقیقت بیان کرتا ہوں۔ فیصلہ آپ خود کریں کہ سفر کس کے ذریعے کیا جائے۔

سعودی حکومت نے حاجیوں کی اچھی معیاری رہائش اور آسانی کے لئے مندرجہ ذیل قوانین بنائے ہیں:

۱) ہر حاجی کو رہنے کے لئے 1 میٹر×3.5 میٹر کی جگہ ملنی چاہئے۔
۲) ہر حاجی کو پلنگ، گدا، تکیہ اور کمبل معلم کی طرف سے ملنا چاہئے۔
۳) بس کا سارا انتظام مُعلّم کرے گا۔
۴) قیام گاہ میں گیس کا چولھا اور گیس پہلی بار مفت ملے گی۔
۵) ہر حاجی کو اُس کے کمرے کے باہر زم زم کا پانی پینے کے لئے ملے گا۔
۶) ہر بلڈنگ میں لفٹ ہوگی۔
۷) حاجی صاحبان صرف دو جگہ اپنا سامان اٹھائیں گے۔ ایک مکّہ میں بلڈنگ کی لفٹ سے اپنے پلنگ تک اور دوسری جگہ مدینہ میں بلڈنگ کے نیچے سے اپنے پلنگ تک۔ باقی ایرپورٹ، بس ڈپو یا ہر جگہ مُعلّم یا ایرپورٹ کے قلی سامان اُٹھائیں گے۔
۸) حج کمیٹی کے ذریعہ جانے ولوں کے لئے مکّہ شریف یا مدینہ منورہ پہنچنے پر پہلے ایک وقت کا کھانا مُعلّم کی طرف سے ہوگا۔ اسی طرح عرفات کے دِن بھی دوپہر کا کھانا مُعلّم کی طرف سے ہوگا۔

اُوپر لکھی ہوئی ساری ضروریات اور سہولتیں مہیا کرانے کا کام ٹور والے اور حج کمیٹی والے کس طرح انجام دیتے ہیں۔ اُس کا بیان مندرجہ ذیل ہے:

حَرم سے نزدیکی

حج کمیٹی:

حج کمیٹی نے حاجیوں کے رہائش گاہ کے تین گریڈ بنائے ہیں۔

(۱) فرسٹ گریڈ (درجہ اول) : فرسٹ گریڈ کی قیام گاہیں حرم سے ایک کلو میٹر کی دُوری پر ہوتی ہیں۔
(۲) سکینڈ گریڈ (درجہ دوم): سکینڈ گریڈ کی قیام گاہیں ایک کلو میٹر سے بھی زیادہ کی دوری پر ہوتی ہیں۔
(۳) تھرڈ گریڈ (درجہ سوم) : تھرڈ گریڈ کی قیام گاہیں دو سے تین کلو میٹر کی دوری پر ہوتی ہیں۔

حج کمیٹی والے اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ وعدے کے مطابق رہائش دیں۔ وہ اپنے وعدوں اور کوششوں میں ۹۰٪ کامیاب بھی ہوتے ہیں۔ البتہ کبھی کبھی رہائشی بلڈنگوں کی کمی کی وجہ سے کچھ حاجیوں کو وعدے کے مطابق رہائش نہیں ملتی۔

ٹور :

ٹور والے اکثر حاجیوں کا قیام بالکل حرم کے پاس ہی رکھتے ہیں۔ مگر ٹور والوں کے بھی گریڈ ہوتے ہیں۔ جو بالکل کم روپیوں پر حج کراتے ہیں، اُن کی قیام گاہیں بھی کمیٹی کی دوسری یا تیسری گریڈ کی طرح دور ہوتی ہیں۔ اور جو کم دام پر نزدیک کے ہوٹلوں میں حاجیوں کو رکھتے ہیں، وہ حج سے تین یا چار دن پہلے اور حج کے تین یا چار دن بعد تک عارضی طور پر حاجیوں کو اتنی دُور کے ہوٹلوں میں رکھتے ہیں کہ ٹیکسی یا بس کے ذریعہ حرم آنا جانا پڑتا ہے۔ یہ اس لئے کہ نزدیک کی ہوٹلوں میں رہائش حج کے ایّام کے دوران بہت زیادہ مہنگے ہوتے ہیں اور غیر ملکی امیر حاجی اُسے پہلے ہی سے بک کئے رہتے ہیں۔

مِنٰی میں خیمے مُعلّم کی طرف سے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی مُعلّم اور ٹور کا تال میل نہ ہونے کی وجہ سے ٹور کے حاجیوں کو مِنٰی میں خیمہ بھی نہیں مل پاتا۔ بیچارے حاجیوں کو دوسروں کے خیموں میں پانچ دن گزارنے پڑتے ہیں۔

حاجیوں کے رہنے کا معیار

حج کمیٹی:

سعودی حکومت کے قانون کے مطابق حاجی کسی بھی گریڈ کی رہائش والا ہو (یعنی رہائش پاس میں ہو یا دُور ہو) ہر ایک کو اوپر لکھے گئے معیار کے مطابق ساری سہولتیں دینا ضروری ہے اور حج کمیٹی والے اپنی پوری کوشش کرتے ہیں کہ اُس معیار کو پورا کریں اور حقیقت میں وہ اس کوشش میں ۹۰ رسے ۱۰۰ رفیصد کامیاب ہوجاتے ہیں۔

ٹور:

ٹور والوں کے لئے حج کا سفر ایک کاروبار ہے اور منافع حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے ٹور والے ہر جگہ روپیہ بچاتے ہیں، اور ساری سہولتیں آپ کے پیسہ کے مطابق ہوتی ہیں۔ درمیانی اور کم خرچ والے ٹورسٹ بہت سارے حاجیوں کو ایک ہی کمرے میں ٹھہراتے ہیں، وہ بھی کبھی کبھی بغیر پلنگ کے۔ اچھے ٹور والے ہر گریڈ کے حاجی کو رہائش پر اچھی سہولت دیتے ہیں۔ عام ٹور والے صرف لکژری (Luxury) یا ڈی لکس (Delux) وغیرہ گریڈ کے حاجیوں کو اچھی سہولتیں مہیا ہوتی ہیں۔

کھانا

حج کمیٹی:

حج کمیٹی تقریباً -/26000 روپیہ واپس دے کر اور قیام گاہ پر گیس اور چولھا وغیرہ دے کر بری الذمہ ہوجاتی ہے۔ حاجیوں کو خرید کر یا خود پکا کر کھانا ہوتا ہے۔ حاجی اپنی پسند آسانی اور بجٹ کے مطابق پکا کر یا خرید کر کھاتے ہیں۔

ٹور:

ٹور والے کوئی روپیہ واپس نہیں کرتے، کھانا ٹور کی طرف سے ہوتا ہے، اگر باورچی آپ کے وطن کا ہے اور کھانا بھی اچھا بناتا ہے تو خیریت ہے ورنہ چالیس دن مجبوراً جو کچھ ملے آپ کو کھانا پڑے گا۔ (میں ایک ایسے ٹور والے کو جانتا ہوں جس نے ۲۰۰۷ء میں حاجی عورتوں سے بھی کھانا پکوایا تھا) کچھ اچھے ٹور والے بہت اچھا کھانا دیتے ہیں۔

مسلک کا مسئلہ

حج کمیٹی:

حج کمیٹی سے جانے والے لوگ مختلف علاقوں کے اور مختلف مسلکوں پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے رہائش گاہ پر بھی ایک مسلک والوں کی اکثریت نہیں ہونے پاتی، مکان مالک کا خوف اور معلم کے آدمیوں کا ڈر بھی ہوتا ہے اس لئے سب اپنے کام سے کام رکھتے ہیں اور مسلکی بحث ومباحثوں میں نہیں اُلجھتے ہیں۔

ٹور:

ٹور میں اکثر لوگ گروپ بنا کر جاتے ہیں۔ ٹور آپریٹر کو بھی روپیہ اور خدمت کا موقع دے کر احسان مند بنا چکے ہوتے ہیں، ہوٹلوں میں معلم یا مکان مالک کا ڈر نہیں ہوتا اس لئے لوگ آپس میں بحث مباحثہ بہت کرتے ہیں۔ کچھ مسلک والے حرم شریف کے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، ان لوگوں کو حرم میں جماعت چھوٹ جانے کا ڈر تو ہوتا نہیں اس لئے کمرے یا رہائش کے ہال میں بہت وقت گزارتے ہیں مجلس کرتے ہیں، تقریریں کراتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دوسرے مسلک والوں کو چالیس دن گزارنا

مشکل ہوجاتا ہے۔

ہوائی سفر

حج کمیٹی:

حج کمیٹی اپنی طرف سے پوری کوشش کرتی ہے کہ حاجیوں کو ذرّہ بھر تکلیف نہ ہو، اس لئے حاجیوں کی ساری فلائٹ ہندوستان سے سیدھے مکّہ شریف یا مدینہ منورہ کے لئے ہوتی ہے۔ حج کمیٹی سے جانے والے حاجیوں کو ہوائی سفر میں جو بھی تکالیف ہوتی ہیں وہ ان کی اپنی ہٹ دھرمی یا ناواقفیت یا پھر ائیر پورٹ کے عملہ اور ائیر انڈیا کی نکمی کارکردگی اور سیاست کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس میں حج کمیٹی کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔

ٹور :

حج کے دِنوں میں سعودی عرب کی ساری Direct فلائٹ پہلے سے ریزرو(Reserve) ہوتی ہیں۔ اسی لئے ٹور والوں کو اکثر Direct flight میں سیٹیں نہیں ملتی اسی لئے وہ ممبئی سے عرب کے کسی شہر کا پہلے ٹکٹ نکالتے ہیں پھر اسی شہر سے سعودی کی ٹکٹ نکالتے ہیں اس لئے اکثر حاجیوں کو کچھ گھنٹوں سے لے کر کچھ دِنوں تک عرب کے کسی ائیر پورٹ پر رہنا پڑتا ہے اور اگلی فلائٹ کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ ایک بہت تکلیف دہ مرحلہ ہوتا ہے۔ جانے اور آنے میں کچھ بڑے ٹور والے جب چارٹر فلائٹ بک کرتے ہیں تو یہ مسئلہ نہیں ہوتا ہے مگر چھوٹے ٹور والوں کے ساتھ پریشانی کا معاملہ ہوتا ہی ہے۔ یہ معاملہ حج پر جانے اور حج سے واپس آنے دونوں بار ہوتا ہے۔ اور دونوں بار (جاتے اور آتے وقت) جہاز بدلتے وقت اکثر سامان بھی چھوٹ جاتا ہے اور کئی مہینوں بعد ملتا ہے۔

دھوکہ دھی

حج کمیٹی:

حج کمیٹی سے اگر آپ کا نام قرعہ اندازی میں آ گیا تو آپ کا حج کے سفر پر جانا یقینی ہے۔

ٹور :

حج کے دِنوں میں حج کے ایک ویزے کی کالے بازار میں قیمت -/Rs.80000 سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لئے ایسے بھی واقعات ہوتے ہیں کہ ٹور والے حاجیوں سے پہلے پورے پیسے لے لیتے پھر حج سے کچھ دِنوں پہلے وہ سارے پیسے یہ کہہ کر لوٹا دیتے ہیں کہ ویزے کا انتظام نہیں ہو سکا۔ دراصل ہوتا یہ ہے کہ اگر وہ حاجی کو ہندوستان سے لے جا کر حج کرا کر واپس لاتے ہیں تو ایک حاجی پر -/30000 سے -/50000 تک منافع کماتے ہیں، جبکہ اگر وہ ویزا بیچ دیں تو بغیر محنت کے ہر ویزا پر -/80000 تک منافع ہوتا ہے۔ اس لئے دھوکہ باز ٹورسٹ کالے بازار میں ویزا بیچ کر حاجیوں کا پیسہ آخر دِنوں میں لوٹا دیتے ہیں۔

شکایت کس سے اور کہاں کریں؟

حج کمیٹی

- ہندوستان کی حدود کے اندر حج سے متعلق سارے انتظامات کی ذمہ داری 'حج کمیٹی آف انڈیا' کی ہے۔ مگر ہندوستان سے باہر حج سے متعلق سارے انتظامات حج کمیٹی آف انڈیا کی بجائے 'ہندوستانی حج مشن' نامی ادارہ کرتا ہے۔ یہ ادارہ ہندوستانی قونصلیٹ کی نگرانی میں کام کرتا ہے۔ اس لئے اگر آپ کو ہندوستان کے اندر کوئی شکایت ہو تو 'حج کمیٹی آف انڈیا' میں شکایت کریں۔ مگر ہندوستان کے باہر کوئی شکایت ہو تو ہندوستانی حج مشن کے دفتر میں شکایت کریں اور وہ بھی ہندوستان لوٹنے سے پہلے کریں۔ ہندوستانی حج مشن اور ہندوستانی سفارت خانہ (قونصلیٹ) کے پتے اور فون نمبر اس کتاب کے آخری صفحہ پر درج ہیں۔ حج کمیٹی کا پتہ مندرجہ ذیل ہے:

چیف ایکزیکیٹیو آفیسر، حج کمیٹی آف انڈیا

حج ہاؤس، ۷/اے پلٹن روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۰۱

ٹور:

Tourism ایک بہت بڑا اور اچھا کاروبار ہے۔ اس میں ٹور آپریٹر بہت ایمانداری کے ساتھ اپنے گاہکوں کو بہترین خدمات دیتے ہیں۔ مگر حاجیوں کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں ہوتا۔ وہ اس لئے کہ اکثر حاجی بھولے بھالے، نیک اور شریف ہوتے ہیں۔ چونکہ جیسے وہ خود نیک ہوتے ہیں ویسے ہی دوسروں کو بھی نیک سمجھتے ہیں اس لئے وہ ٹور آپریٹروں پر بھی پورا بھروسہ کرتے ہیں۔ اور اسی بھروسہ کا اکثر ٹور آپریٹر غلط فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ (کچھ ٹور والوں کا معیار بہترین ہے اور وہ کسی کو بھی کسی معاملہ میں شکایت کا موقع نہیں دیتے۔ مگر اکثر ٹور والوں سے حاجیوں کو شکایت رہتی ہے۔)

- ان ٹور والوں کا حج ٹور کے علاوہ اکثر اِمپورٹ ایکسپورٹ، Foreign Exchange، بیرونِ ممالک میں روزگار دلانے وغیرہ کے کاروبار ہوتے ہیں۔ یہ ایک پاورفُل لابی ہے۔ یا تو یہ خود بھائی ہوتے ہیں یا بھائی کے بھائی ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی شریف حاجی کی التجاء یا احتجاج کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اگر کسی کو ان سے شکایت ہو تو قانونی کاروائی کریں اور اس نیت سے کریں کہ انشاء اللہ آئندہ دوسرے حاجی ان کی شرارتوں سے محفوظ رہیں گے۔

ٹور آپریٹروں کا مندرجۂ ذیل دفتروں سے کسی نہ کسی طرح کا رشتہ یا رابطہ رہتا ہے۔ یہ ساری جگہیں عام حاجی کی پہنچ سے بالاتر ہیں۔ مگر خدا سے اُمید ہے کہ آپ کی شکایت پر کسی نہ کسی کے کان پر جوں ضرور رینگیں گی۔

ASSOCIATION OF ALL INDIA HAJ UMRAH TOUR ORGANISERS
Head Office: Post Box No. 17377, 2nd Floor,
Halima Manzil, 4th Gavthan Lane,
Opp. P. O. Andheri (West), MUMBAI - 400 058.
Phone Nos. : 26283011 - 26204886 - 26204887 - 26245572
Fax Nos. : 022 - 2628 8453 & 022 - 2623 6040
E-mail : info@aihutoa.com, chairman@aihutoa.com
Website: www.aihutoa.com

بنیادی طور سے یہ ٹور آپریٹرز کے مفاد کی حفاظت کے لئے بنائی گئی ایک اسوسی ایشن ہے۔ لیکن ہوسکتا ہے حاجیوں کی مسلسل شکایتیں پہنچنے پر یہ حاجیوں کے مفاد کے بارے میں بھی سنجیدہ ہوجائے۔

Ministry of External Affairs (MEA) Govt. of India.
Administrative Officer / Under Secretary (Haj Cell)
Akbar Bhavan, New Delhi
Email: aohaj@mea.gov.in
Website: http://meaindia.nic.in

یہ ہندوستانی حکومت کا ایک دفتر ہے۔ جہاں سارے ٹور آپریٹرز کو اپنے آپ کو رجسٹرڈ کروانا ہوتا ہے۔

Moassasa Mutawaffy Hujjaj (South Asian Countries),
Second Ring Road, AlRusaifa, Makkah Al-Mukarramah,
(Kingdom of Saudi Arabia) Tel: 5342144, Fax: 00966-2-5342182

یہ سعودی حکومت کا دفتر ہے جو جنوبی ایشیاء سے حج اور حاجیوں سے جُڑے معاملات پر نظر رکھتا ہے۔ ان کی نظر ٹور آپریٹروں پر بھی ہوتی ہے۔

آپ کی شکایت کا آخری پتہ پولس چوکی ہے۔ مگر وہاں قدم رکھنے سے پہلے ذرا اپنے آپ کا جائزہ لے لیں۔ کیونکہ یہاں کے قانون کچھ کچھ جنگل سے ملتے جلتے ہیں۔ وہاں جیت اسی کی ہوگی جس میں دیر تک اور دور تک لڑنے کی طاقت ہوگی۔

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

۱۸۶۸ء کا ایک بحری سفرِ حج

نواب سیّد صدیق حسن خانؒ 1832ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں اپنے بڑے بھائی کے پاس رہے۔ علماء سے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی۔ پھر چند سال کانپور اور فرخ آباد میں پڑھتے رہے۔ آخر میں مفتی صدرالدین خان صاحب صدرالصدور دہلی کے پاس حاضر ہو کر تکمیلِ علم کی۔ حدیث میں وہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور شوکانی کے شاگرد ہیں۔

1868ء میں حج کیا۔ اس سفر کے مختصر حالات انہوں نے اتحاف النبلا اور ایضاح المحجہ میں لکھے ہیں۔ فرماتے ہیں:

بندہ شرمندہ 13 دسمبر 1868ء (27 شعبان 1285 ھجری) بعد نماز ظہر گھر سے بہ ارادہ فریضۂ حج باہر نکلا۔ 24 دسمبر (19 رمضان) کو نمازِ عصر سے پہلے بمبئی سے فتح سُلطان نامی جہاز میں سوار ہوا۔ جب جہاز کا لنگر اُٹھایا گیا تو ہوا اچھی چل رہی تھی۔ اس لئے جہاز نے قریب ساٹھ مرحلے ایک دن میں طئے کر لیے۔ پھر ہوا رُک گئی۔ تین دن تک سر درد رہا اور قئے ہوتی رہی۔ چوتھے دن کچھ طبیعت سنبھلی۔ اس جہاز میں تین سو آدمی سوار تھے۔ ہم وضو اور غسل سمندر کے کھارے پانی سے کرتے اور کھانا پینا میٹھے پانی سے، جو ہم نے جہاز میں ساتھ رکھ لئے تھے۔ یکم جنوری 1869ء کو باب سکندر (باب المذہب) سے گذر رہوا۔ 10 جنوری کو جہاز حدیدہ میں لنگر انداز ہوا۔ ابھی ہمارے حساب سے اٹھائیس ہی تاریخ تھی کہ وہاں رویتِ ہلال ٹھہر گئی۔ چار و نا چار بندرگاہ کے لوگوں کے ساتھ اتفاق کرنا پڑا۔ عیدگاہ میں قریب دو ہزار لوگوں کے ساتھ نمازِ عید پڑھی۔ بقیہ قضاء روزے رکھے۔ اور دس شوال کو واپس جہاز پر آنا ہوا۔

جہاز چھ دن اور بندرگاہ میں لنگر انداز رہا۔ اور سترہ شوال کو لنگر اُٹھا۔ جب جہاز چلا، راہ میں پھر ہوا بند ہو گئی۔ تین دن تک جہاز وہیں کھڑا رہا۔ جب ہوا چلی تو رات کو ابر و باراں بھی آیا۔ جس سے دن کو جہاز جتنا سفر طئے کرتا، رات کو ہوا کی سمت مخالف ہونے کی وجہ پھر پلٹ آتا۔ ایسا کئی دن ہوتا رہا۔ کچھ نہ پوچھو کیا حال ہوا۔ نہ پانی باقی رہا نہ کھانا۔ صرف ایک وقت آدھ پاؤ کھچڑی اور دو گھونٹ پانی بمشکل ملتے تھے۔ دَم گھٹ کر ناک میں آ گیا۔ حصن حصین کا ختم کیا۔ ہوا چلی اور جہاز روانہ ہوا۔ ایک اندھیری رات میں جہاز کسی پہاڑ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ وہ طوفانی رات شبِ ہجر سے بھی زیادہ سیاہ، سخت و دراز تھی۔ سنیچر کے دن جہاز میں ذی قعدہ کا چاند دِکھائی دیا۔ چار ذی قعدہ کو یلم لم پہاڑی (میقات) کا سامنا ہوا۔ بعد نمازِ فجر نہا دھو کر عمرہ کا احرام باندھا۔ حجِ تمتع کی نیت کی۔ خدا خدا کر کے جہاز 21 فروری (9 ذی قعدہ) کو جدّہ بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا۔ جان میں جان آئی۔ حدیدہ سے جدہ کا سات دن کا بحری راستہ تقریباً ایک ماہ میں طئے ہوا۔ جدہ میں تین دن قیام رہا۔ ۱۴ رذی قعدہ کو محصول جمرک (ٹیکس) دے کر آگے بڑھے۔ آدھی رات کو اپنے ایک ساتھی سیّد ابوبکر کے ساتھ باب السلام سے مسجد الحرام میں داخل ہوئے۔

خانہ کعبہ پر نگاہ پڑتے ہی ساری تکلیفِ راہ و مصائبِ سفر و متاعبِ بحر و بر بھول گئے۔ اعمالِ عمرہ ترتیب وار ادا کئے۔ بھیڑ نہ ہونے کی وجہ سے حجرِ اسود کا بوسہ ہر چکّر میں بخوبی میسّر ہوا۔ سعی کے بعد شب حرم میں ہی بسر کی۔ صبح اوّل وقت میں مصلائے شافعی پر فجر کی نماز پڑھ کر منزل پر آنا ہوا۔ انتیس ذی قعدہ (13 مارچ) کو قاضی کے سامنے چاند دیکھنے کی شہادت گذری۔ مگر میں نے یا کسی مسافر نے چاند نہیں دیکھا۔

آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر منیٰ پیدل گئے، پھر وہاں سے عرفات تک سواری کے ذریعے گئے۔ عرفات میں قبل وقوف ساری حزف الاعظم پڑھی۔ بعد مغرب مزدلفہ کی طرف کوچ کیا۔ عرفات و منیٰ میں بہ اوقاتِ فرصت کتابت بھی کی۔ تیرہ ذی الحجہ کو منیٰ سے مکہ آنا ہوا۔ ۱۵ر صفر ۱۲۸۶ھ (27 مئی 1869ء) کو قافلہ مدینہ کی طرف چلا۔ خلافِ عادت بیس دن میں پہنچا۔ ایک ہفتہ قیام ہوا۔ مسجد نبویؐ مع زیارت مرقد مطہّر و دیگر مزارات بقیع و شُہداءِ اُحد وغیرہ مساجد و چاہ و مسجد وغیرہ میسّر آیا۔ واپسی میں خاص مدینہ سے عمرہ کا احرام باندھا۔ بارہ دن میں قافلہ مکہ پہنچا۔ اس وقت بھی نصف شب تھی۔ مطاف و سعی کو خالی پایا اور اس کو غنیمتِ بارد سمجھا۔ محلّہ ہندی میں قیام تھا۔ حرم میں آنے جانے کے لئے باب الزیارہ تھا۔

مکہ مدینہ میں کُل قیام تقریباً چار ماہ کا رہا۔ واپسی میں فیض الباری نامی جہاز ملا۔ اس میں نو سو آدمی سوار تھے۔ اس کا لنگر بھی حدیدہ میں تین دن رہا۔ اس بندرگاہ کا معبر نہایت بدتر ہے۔ وہاں سے چل کر عدن تک ایسی گرمی ہوئی کہ سارے بدن پر دانے ہوئے۔ عدن سے آگے بارش کا موسم ملا۔ قریب بمبئی طوفان نے جہاز کو تہ و بالا کرنا شروع کر دیا۔ طوفانی موجوں نے مسافروں کے اوسان خطا کر دیے۔ بائیس دن میں جدّہ سے بمبئی پہنچا۔ بارش کی وجہ سے بڑی مشکل سے جون کے دوسرے ہفتے میں بھوپال پہنچنا ہوا۔ ساری مدّت اس سفر کی سات ماہ ہے۔

یہ تھا اپنے زمانے کے ایک نواب کا حج کا سفر۔ پہلے زمانے میں نوابوں کو بھی حج کے سفر میں جو تکالیف ہوتی تھیں۔ اس نئے زمانے میں کیا اس کا ایک فیصد بھی کسی کو تکلیف ہوتی ہے؟ اس لئے اس مضمون کو کئی بار پڑھ کر ذہن نشین کر لیجئے۔ پھر آپ کے اپنے حج کے سفر میں اگر کوئی تکلیف ہوئی تو آپ شکایت کے بجائے اللہ کا شکر ادا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سفرِ حج آسان اور خیر و عافیت والا بنائے۔ اور آپ کو حج مبرور عطا کرے۔ آمین۔

-------------------(ختم شد)-------------------

آخری لفظ

- اس کتاب کا مقصد آپ کو حج کے سفر میں پیش آنے والی مشکلات سے آگاہ کرنا ہے جو الحمدللہ پورا ہوا۔
- آخر میں اپنا ایک اور مشاہدہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کرم اور فضل سے ہی حج کی توفیق ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اپنے کرم اور فضل سے سارے ارکان پورے کراتا ہے۔
- ہم اپنی طرف سے حج کی پوری تیاری کریں مگر حج کے سارے ارکان پورے ہونے اور حج مقبول ہونے کے لئے خدا کی ذات پر ہی بھروسہ رکھیں اور اسی سے ہر نماز میں حجِ مبرور کے لئے دعا کریں۔
- دُنیا کے لاکھوں دولت مند بغیر حج کئے انتقال کر گئے کیونکہ ان کو حج کی توفیق نہ ملی۔ اور ہر سال لاکھوں بوڑھے اور معذور لوگ حج کے سارے ارکان پورے کر کے فریضۂ حج بخوبی ادا کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ اس لئے حج کی پوری تیاری ضرور کریں مگر بھروسہ صرف اس کی ذات پر رکھیں اور اُسی سے مدد مانگیں۔
- حج عظیم ترین عبادت ہے۔ جسے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ بندے کے نہ صرف سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بلکہ اس کی دعائیں بھی قبول کرتا ہے۔ اس لئے اپنی دعاؤں میں اپنے ساتھ اپنے اہل و عیال، اپنے خاندان اور اُمّت مسلمہ کو مت بھولئے۔ اگر اس گناہ گار قمرالدین خان کو بھی یاد رکھیں گے تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔
- میں نے اب تک حج اور عمرہ کے ارکان کے بارے میں جو کتابیں پڑھیں اُن میں ''حج اور عمرہ فلاحی کے ہمراہ'' کتاب سب سے زیادہ مفید اور آسان معلوم ہوئی۔ حج سے پہلے آپ بھی اس کتاب کو ایک بار ضرور پڑھیے۔ (اس کتاب اور دیگر کتابوں کی تفصیلات صفحہ نمبر ۲ پر دی گئی ہیں۔)

▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼ ▼

جَنَّةُ الُبَقِیع کا ایك نایاب نقشه

جنت البقیع کا یہ ایک نایاب نقشہ ہے۔ سعودی حکومت نے قبروں پر سارے نشانات ہٹا دئے ہیں اور نہ کسی کو کسی قبر کی نشان دہی کی اِجازت ہے۔ اِس نقشہ کے ذریعے آپ حضرت عثمانؓ، اُمہات المومنین، حضرت حلیمہ اور دیگر محترم حضرات کے مزارات کی زیارت سے مشرف ہوسکتے ہیں۔

صفیہ بنت عبدالمطلب
(رسول اللہ کی پھوپھی)

حضرت ابوسعید الخذری

حضرت عثمان بن عفانؓ

بی بی حلیمہؓ

اُمہات المومنین، ازواج مطہرات

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ، حضرت سودہؓ، حضرت بنت زمعہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت اُم سلمہؓ،
حضرت صفیہؓ، حضرت جویریہؓ، حضرت اُم حبیبہؓ، حضرت زینب بنت خزیمہؓ، حضرت زینب بنت جحشؓ۔

شہدائے حرہ

حضرت ابراہیم بن محمد رسول اللہ

حضرت نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر

عقیل بن ابی طالب

حضرت امام مالکؒ

حضرت اُم کلثومؓ

حضرت رقیہؓ

حضرت زینبؓ

حضرت امام جعفر صادق

حضرت امام باقر

حضرت امام زین العابدین

حضرت امام حسن

حضرت سفیان بن حارثؓ

حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ

سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؓ

جنت البقیع کا دروازہ

حضرت صفیہؓ

حضرت عتیقہ

حضرت ام بینن

مسجد نبوی

عرفات میں مانگنے والی دعائیں اور وظیفے

﴿۱﴾	لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ،لا شَرِیْکَ لَکَ	زیادہ سے زیادہ پڑھیں
﴿۲﴾	لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لا شَرِیْکَ لَہ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط. وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیِیءِ قَدِیْرٌ ۵ؕ	زیادہ سے زیادہ پڑھیں
﴿۳﴾	قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُواً اَحَدٌ ۧ	سوبار پڑھیں
﴿۴﴾	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی آلِ مُحَمَّدٍ کَماَ صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵ؕ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمابَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْراھِیْمَ وَعَلٰٓی آلِ اِبْراھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵ؕ	سوبار پڑھیں
﴿۵﴾	اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ.	سوبار پڑھیں
﴿۶﴾	لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ.	سوبار پڑھیں
﴿۷﴾	لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ ا لظّٰلِمِیْنَ ط	سوبار پڑھیں
﴿۸﴾	یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ.	سوبار پڑھیں
﴿۹﴾	رَبَّنَآ آتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذابَ النَّارِ (البقرة : ۲۰۱)	سوبار پڑھیں
﴿۱۰﴾	رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُالرّٰحِمِیْنَ O (المومنون: ۱۱۸)	سوبار پڑھیں
﴿۱۱﴾	اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ.	سوبار پڑھیں
﴿۱۲﴾	اِن سورتوں کی بھی تلاوت کریں۔سورۃ یٰسں ،سورۃ رحمٰن ،سورۃ ملک ،سورۃ توبہ ،سورۃ واقعہ ،سورۃ فتح۔	
﴿۱۳﴾	زوال سے غروب آفتاب تک نماز اور تسبیحات میں مشغول رہیں۔خاص کر کے عصر کے بعد کھلے آسمان کے نیچے کھڑے ہوکر زیادہ سے زیادہ دعا مانگنے کی کوشش کریں۔ حج کی کتابوں میں عرفات کے دِن کے لئے بہت سی دعائیں لکھی ہوئی ہیں۔انہیں حج کی تعلیم کے وقت ہی پڑھ کر ذہن نشین کرلیں اور عرفات کے دِن اِن دعاؤں کو سمجھ کر عاجزی کے ساتھ اور رو کر خدا سے مانگیں۔جو بھی دعا آپ سمجھ کر مانگیں گے اثر رکھے گی۔	

نوٹ : اوپر جو کچھ وظیفے اور عبادت کا طریقہ بیان کیا گیا ہے وہ سنّت ، واجب یا فرض نہیں۔

عازمینِ حج کے لئے ضروری معلومات

کمیٹی آف انڈیا ممبران کے نام پتے ، ٹیلیفون اور موبائل نمبر

نام	پتہ	فون نمبر	موبائل نمبر
جناب حسن احمد (M.L.A) کارگذار چیئرمین، حج کمیٹی آف انڈیا	۱۸۷، ذاکر باغ، چوتھا منزلہ، سوریا ہوٹل کے سامنے، نیو فرینڈس کالونی، نئی دہلی	011-26928478	09810877887
پروفیسر علی کٹّی مسلیار وائس چیئرپرسن حج کمیٹی آف انڈیا	(آفس) قاضی منزل، پوسٹ تھروکڈ پن:679035 ڈسٹرکٹ ملپورم (کیرلہ) (رہائش) پوسٹ پتی کڈ ڈسٹرکٹ ملپورم (کیرلہ)	04933-235917 (رہائش) 04933-239245 (فیکس) 04933-237083 04933-239320 04933-239322	09447630238

ہندوستانی سفارت خانہ ریاض اور ہندوستانی قونصلیٹ جنرل جدّہ اور ہندوستانی حج آفس مکّۃ المکرّمہ اور مدینۃ المنورہ کے دفتروں کے پتے، افسروں کے نام اور ٹیلیفون نمبر، عازمینِ حج کی سہولت کے لئے درجِ ذیل ہیں:

نام اورعهده	پته	فون نمبر	فیکس نمبر
ہندوستانی سفارت خانہ، ریاض	بی۔ا۔ڈپلومیٹک کوارٹر، پوسٹ باکس نمبر ۹۴۳۸۷، ریاض، ۱۱۶۹۳	02-488-4144 02-488-4691	02-488-4750
جناب ایم۔او۔ایچ فاروق (سفیرِ ہند برائے سعودی عربیہ)	″	02-488-4098	02-488-4750
ہندوستانی قونصلیٹ جنرل، جدّہ	عمارت، بغشان اور برادرس، المیر اکارپیٹ کے قریب، مدینہ روڈ، شرفیہ ڈسٹرکٹ، پوسٹ باکس نمبر ۹۵۲، جدّہ۔۲۱۴۲۱	02-652-0104 02-652-0112 02-651-7581 (PBX)	02-653-3964
جناب سعید احمد بابا (قونصل جنرل)	″	02-652-0072	02-653-3964
جناب بی۔ایس۔مبارک (قونصل جنرل)	″	02-652-0084	02-652-0084
جناب سُبرامنیم دکشنا مورتھی وائس قونصل (ح)	″	02-651-0514	02-651-0514
حج سیکشن	″	02-653-3032	02-653-3032

ہندوستانی حج مشن اور شفا خانہ مکۃ المکرمہ:			
ہندوستانی حج مشن اور شفا خانہ مکۃ المکرمہ:	پوسٹ باکس نمبر ۵۷۸۱، نزد دفتر مصر الطیران، جرول قصلہ، مکۃ المکرّمہ	02-560-3570 02-542-7303 02-560-4270 02-560-3780	02-560-3380
جناب سی۔ایم۔محمد حارث، انچارج حج مشن، مکۃ المکرّمہ	″	02-560-3570	02-560-3380
جناب عرفان الرحمٰن نائب ویلفیئر اسسٹنٹ	″	02-560-3690	02-560-3690
میڈیکل آفیسر، انچارج انڈین میڈیکل مشن، مکۃ المکرّمہ		02-560-3690	02-560-3690
ہندوستانی حج آفس اور شفا خانہ ، مدینۃ المنورہ			
نائب حج آفیسر انچارج ہندوستانی حج دفتر، مدینۃ المنورہ	نیشنل کمپنی کے عقب میں، القدس ہوٹل کے قریب، شارعِ متین، مدینۃ المنورہ	04-838-0025 04-834-4715	04-838-7549
میڈیکل آفیسر، انچارج ہندوستانی شفاخانہ، مدینۃ المنورہ	″	″	″
عارضی ہندوستانی دفتر، حج ٹرمینل، جدّہ			
نائب حج آفیسر	کنگ عبدالعزیز انٹرنیشنل ایئرپورٹ، حج ٹرمینل، جدّہ	02-696-8156 02-696-8157	02-696-8158
میڈیکل آفیسر انچارج	″	″	″
منسٹری آف حج شیشہ مکۃ المکرمہ			
منسٹری آف حج	شیشہ، مکۃ المکرّمہ	02-558-7600 02-557-2022	02-557-2933
ڈائریکٹر جنرل منسٹری آف حج	کنگ عبدالعزیز ایئرپورٹ، حج ٹرمینل، جدّہ	02-685-8271	02-685-8272
جناب فاروق ابوزید چیئرمین مکتب الوکلاء الموحد	سعودی بزنس سینٹر، پانچواں منزلہ، مدینہ روڈ، شراریہ ڈسٹرکٹ، جدّہ	02-652-6370 02-652-6362 02-652-6376	02-652-6420
مکتب الوکلاء الموحد جنوب ایشیائی مؤسسہ، مکۃ المکرّمہ	حج ٹرمینل جدّہ، رُصفیہ، پوسٹ باکس نمبر ۳۰۹، مکۃ المکرّمہ	02-85-8344 02-534-4444	02-685-8344 02-532-2222
ذکی حریری انچارج ہندوستانی حجاج		02-534-4444 (Ext. 316)	02-534-4444 (Ext. 317)

نقابات سیارات (جنرل کار سینڈیکیٹ)	نزھاتی سلامہ مکۃ المکرّمہ	02-545-5454 02-5435035	02-543-3819
سیکریٹری ٹو چیئرمین		02-543-1435 (Ext. 11)	02-543-1435 (Ext. 18)
عبداللہ یمانی وائس چیئرمین		0555506527	02-543-3819

مکۃ المکرمہ میں رباط

جناب ابی علی سیف الدین ناظر بوہریہ رباط	اجیاد مسافی مکۃ المکرّمہ	02-572-8352 0503508430 0501469272	02-572-8352
جناب محمد احمد ناظر آرکوٹ رباط	اجیاد السعد مکۃ المکرّمہ	02-574-6027	02-574-1812
ٹونک رباط (وقف امداد اللہ حفیظ محمد امین)	حفایر، مکۃ المکرّمہ		
جناب محمد حسین محمد شریف ناظر حیدرآباد رباط	مسفلہ منشیا، مکۃ	02-539-3414 0505625281	02-539-3413

مدینۃ المنورہ میں رباط

بوہرہ رباط	محمد الیاس (قربان روڈ)	04-815-7737 0504348359	04-822-7862
بھوپال رباط	ابراہیم (اجیاد)	04-824-2297 0504502631	04-824-3598
ٹونک رباط	جمال الدین، عبدالعزیز (ہندوستانی حج آفس کے قریب)	0508518477 0503633564	04-836-4641

مکۃ المکرمہ/ حرم شریف کے پولیس اسٹیشن کے فون نمبر

حرم شریف	حرم شریف، مکۃ المکرّمہ	02-574-6005	
حرم شریف پولیس اسٹیشن	حرم شریف، مکۃ المکرّمہ	02-575-0200	02-574-9602
حرم شریف کے قریب پولیس اسٹیشن	اجیاد، مکۃ المکرّمہ	02-534-1165	

مکۃ المکرمہ میں حرم شریف کے قریبی اسپتالوں کے پتے

اجیاد اسپتال	اجیاد	02-573-0070	02-574-3116
کنگ عبدالعزیز اسپتال	الزاھر	02-544-2400	02-542-4449 02-544-0024
کنگ فیصل اسپتال	شیشہ	02-556-6411	02-557-4350
النور اسپتال	عزیزیہ جنوبیہ	02-566-5000	02-565-6842
حراجنرل اسپتال	مسجد عائشہ (تنعیم)	02-520-1604 02-520-3535	02-520-0333
منسٹری آف ہیلتھ	محلّہ ظہیر جوازات کے سامنے	02-545-7774	02-542-2696

مدینۃ المنورہ میں ہیلتھ آفیسرز 04-837-0600

ڈائریکٹر آف ہیلتھ	ڈاکٹر عبدالقادرالطیب (مطار روڈ، مدینۃ المنورہ)	04-837-0600	04-845-5094
ڈائریکٹر آف حج مشن	جناب عبدالعزیز جاد		04-836-4426

مدینۃ المنورہ میں اسپتالوں کے فون نمبر

کنگ فہد اسپتال		04-846-1500 04-846-0900 04-846-0145	04-846-1160
زچہ بچہ اسپتال		04-836-1000	
احد اسپتال		04-830-0016	
سینے کا اسپتال		04-826-6639	
المیقات اسپتال		08-840-1631	

مکۃالمکرمہ میں ہوٹل/ سعودی عربین ائیر لائن

اجیاد مکہ ہوٹل	اجیاد	02-572-0500	02-574-6061
ہلٹن ہوٹل	حرم شریف کے پاس	02-537-3800	02-537-6500
نظمہ وفا	مسفلہ	02-574-8922	02-574-6343
سعودی عربین ایئرلائن	حرم شریف کے پاس	02-537-7044	02-537-8434

مدینۃ المنورہ کے کچھ اہم محکموں کے ٹیلی فون نمبر

منسٹری آف حج (سات مساجد کے سامنے)

ڈائریکٹر جنرل	حسن بن حمید بکری	04-826-8593	04-826-8793
اسسٹنٹ ڈائریکٹر	محمد بن رحمٰن البجاوی	04-822-6108 04-821-2320	04-826-8793

نیشنل ادلہ محکمہ (04-8260088) سلطان روڈ، مدینۃ المنورہ

چیئرمین بورڈ آف ایڈمنسٹریشن	جناب یوسف بن احمد حوالہ	04-826-0275 04-826-0300	04-825-5048
چیئرمین ہاؤسنگ کمیٹی	جناب فتح الرحمٰن ابوالجود	//	//
ممبر	جناب جمال دبور	//	//
ممبر	جناب محمد علی بن اسماعیل مسلوخ	//	//
آفس مینیجر	جناب احمد اے الدکن	04-826-0088	04-825-5048

مکتب الهند

چیئرمین	جناب زین العابدین برزنجی (انڈین حج آفس کے قریب میں)	04-838-4742 04-838-6598	04-838-4742
ڈپٹی چیئرمین	جناب حمید بخش		

مدینہ یونیورسٹی

PRO		0504340663	

ڈائریکٹوریٹ آف مسجدِ نبوی (04-823-2400/04-825-0888)

ڈائریکٹر آف پولس	محمد البراق	04-823-0930	04-822-937

کِنگ فہد قرآن پرنٹنگ پریس (04-834-3651) (تبوک روڈ)

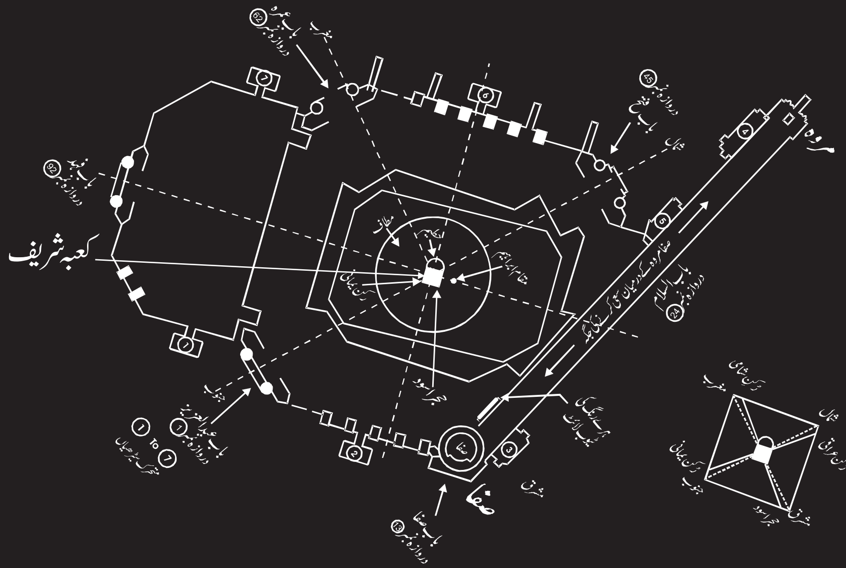
انجینیر	جناب خالد	04-847-4476	04-847-1456

قربانی اور حج کے مسائل پوچھنے کے لئے مدرسہ صولتیہ سے رابطہ قائم کریں:
فون نمبر: 02-542-5105

اس صفحہ پر آپ حج کے دوران ضروری پتے اور معلومات نوٹ کیا کریں:



خانہ کعبہ، مسجدِ حرام، اور مسعیٰ کی تصویر (آسمان سے حرم شریف اس طرح نظر آئے گا)



خانہ کعبہ، مسجدِ حرام اور مسعیٰ کا نقشہ (آسمان سے حرم شریف اس طرح نظر آئے گا)


اَلْقَلَم پبلیکیشنز
AL-QALAM Publications

344گلی گڑھیا، بازار مٹیا محل، جامع مسجد، دھلی.6
Phone: 011-2324, 2326 1481, Fax : 2324 1481 (On Demand)
E-mail: alqalam_publications@hotmail.com